بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ

کہ

کتاب مستطاب!

تحفۂ رشیدیہ

یعنی

خمسۂ ضروریہ

جس میں کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے نہایت ضروری احکام
مسائل عام فہم انداز میں مختصر طور پر تحریر کئے گئے ہیں

مرتبہ و مؤلفہ

سید حمید شاہ خطیب جامع مسجد گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور

حسب فرمائش

خان عبدالرشید خان صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور

و

اراکین مجلس منتظمہ مسجد کمیٹی مغربی پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور

فیروز سنز ٹرسٹ لاہور نے

... خان پرنٹر فیروز پرنٹنگ ورکس ۳۰۵ سرکلر روڈ لاہور

سے

چھپوا کر شائع کیا

(بار اول ۲۰۰۰)

331

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ

کہ

کتاب مستطاب!

تحفۂ رشیدیہ

یعنی

خمسۂ ضروریہ

جس میں کلمہ طیبّہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے نہایت ضروری احکام و مسائل عام فہم انداز میں مختصر طور پر تحریر کئے گئے ہیں

مرتبہ و مؤلفہ

سیّد حمید شاہ خطیب جامع مسجد گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور

حسب فرمائش

خان عبد الرشید خان صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور

اراکین مجلس منتظمہ مسجد کمیٹی مغربی پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور

فیروز سنز ٹرسٹ لاہور نے

باہتمام عبد الحمید خان پرنٹر فیروز پرنٹنگ ورکس ۶۵-۳ سرکلر روڈ لاہور

سے

چھپوا کر شائع کیا

(بار اوّل ۲۰۰۰)

Marfat.com

تہدیہ

52876

مَیں اِس کتاب کو جنابِ مُحترم خانصاحب مولینا
مولوی حاجی فیروزُالدّین خان صاحب مرحُوم و مغفور
مالک فیروز پرنٹنگ ورکس لاہور کے نامِ نامی و اسمِ گرامی
کے ساتھ
(کہ آپ ایک سچّے مخلِص مذہبی اور اسلامی خِدمت گزار تھے)

مُعنوَن کرتا ہُوں

تاکہ اِس کا اجر اُن کی رُوح پُر فتوح کو خورسند کرے

سیّد حمید شاہ عُفِیَ عَنہ

Marfat.com

تقریظ

مغرب زدہ دور میں جبکہ مادہ پرستی اور لادینی کا سیلاب اُمڈا چلا آتا ہے
مذہبیات اور اسلامیات کی طرف خاص توجہ دینا اور پھر مسائل کے
متعلق فقیہانہ تفحّص سے کام لینا جلّ وعلیٰ مجدہٗ کی خاص توفیقات میں سے ہے

قران السعدین

مولانا مولوی سید حمید شاہ صاحب خطیب جامع گورنمنٹ پریس و حضرت مولینا مولوی عبدالعزیز
صاحب امام جامع مذکور کی یک جا ساعی جمیلہ نتائج کے لحاظ سے قران السعدین سے کم
نہیں جو تحفۂ رشیدیہ کے جمع کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں آپ نے ادق اور پیچیدہ
مسائل کو کچھ ایسا سادہ اور صاف بیان کیا ہے کہ معمولی استعداد کا بچہ بھی نہایت
آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے خدا آپ کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

غلام محمد ترنم

مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل، زبدۃ الاطباء
سابق پرنسپل جامعہ اسلامیہ امرتسر ملحقہ پنجاب یونیورسٹی
اورینٹل کالج خطیب جامع سول سیکرٹریٹ لاہور

Marfat.com

تقریظ عالم نبیل فاضل جلیل رئیس المناظرین سند المحدثین استاذ العلماء حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولینا مولوی سید ابو البرکات سید احمد صاحب قبلہ مفتی و ناظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الحی القیوم و دامنہ العز و المبقا لا نعبد و لا نستعین الا ایاہ و الصلوۃ و السلام الاتمان الاکملان علی سید الانبیا سند الاصفیا محمد ن المصطفے و علی الہ و صحبہ البررۃ التقی و علی الائمۃ الہدیٰ الذین قاموا بنصرۃ دین المصطفےٰ اما بعد فقیر نے کتاب مستطاب تحفۂ رشیدیہ مؤلفہ برادر دینی و یقینی محب سنت عدو بدعت مروج احکام شریعت مولوی سید حمید شاہ صاحب شیرازی ثم لاہوری سلمہ العلی القوی کو از اول تا آخر خود مؤلف سے سنا اور بعض مقامات میں مشورہ دیا۔ اس کتاب میں نماز روزہ وغیرہ کے عام مسائل جن کی روزانہ ہر نمازی کو ضرورت رہتی ہے نہایت آسان اور سلیس اردو میں بغرض فائدہ رسانی ہر خاص و عام جمع فرما کر عام مسلمانوں پر احسان فرمایا اس مجموعہ میں وہ مسائل بھی ملیں گے جو بڑے بڑے فتاوی اور کتب فقہ میں مل سکتے ہیں اور چھوٹے رسائل جو عام مل جاتے ہیں ان مسائل سے خالی ہیں۔ مؤلف سلمہٗ نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں کامل محنت و جانفشانی سے یہ گلدستہ تیار کیا ہے اور خوبی یہ ہے کہ کوئی مسئلہ غیر مفتیٰ بہ اور کوئی قول ضعیف درج نہیں کیا۔ مولیٰ تعالیٰ مؤلف سلمہ کو ان کی محنت کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور اس کتاب سے مسلمانوں کو متمتع ہونے کی توفیق دے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر مسلمان اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں گے تو ان کی نماز ہر قسم کے نقائص سے محفوظ ہوگی۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے

خادم الحدیث

فقیر قادری ابو البرکات سید احمد غفرلہٗ

مفتی و ناظم دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور

Marfat.com

تقریظ فاضل ملیمی عالم لوذعی سید المحدثین عمدۃ المتکلمین حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولینا مولوی قاری ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب قادری رضوی الوری خطیب جامع مسجد وزیر خان وصدر مرکزی جمعیۃ العلماء کل پاکستان لاہور

الحمد و بہ نستعین۔ والصلٰوۃ والسلام علی النبی الامین تحفہ رشیدیہ مؤلفہ اعزالاخص محبِ خالص جناب مولینا سید حمید شاہ صاحب سلمہ الحمید کا میں نے سرسری مطالعہ کیا۔ میں اپنی مطالعہ کی ذمہ داری کے تحت عرض کرونگا کہ موجودہ بے مائگی علم و زبان کے زمانہ میں ایسی سلیس مذہبی کتاب کی اشد ضرورت تھی جو ممدوح سلمہٗ نے پوری فرمادی جزاہ اللہ خیر الجزا۔ پھر عبارت سلیس عام فہم اور مختصر ہونے کی وجہ میں حفظِ مسائل میں یہ مؤلف بالخصوص معین ثابت ہوگا۔ میں محبِ محترم شاہ صاحب کو اس خدمتِ جلیلہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کہ اللہ تعالےٰ اس کتاب کو مقبولِ عوام و خواص بنائے۔ آخر میں مضمونِ جہاد پر جس شان سے زورِ قلم ظاہر فرمایا ہے وہ بھی لائقِ صد تحسین ہے خدا اس کے مطالعہ کرنے والوں کو توفیق عمل رفیق فرمائے۔ آمین بحرمت النبی الامین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد
خطیب مسجد وزیر خان صدر جمعیۃ العلما
کل پاکستان۔ لاہور

ذخیرہ

Marfat.com

فہرس مضامین کتاب تحفۂ رشیدیہ

مضمون		صفحہ
سرورق		
تہدیہ		
تقاریظ		
فہرست مضامین		
دیباچہ		
پنجوقتہ نماز کی فرضیت قرآن اور حدیث میں		۱
ایمان کی تعریف		۴
اسلام کا پہلا رکن		
توحید و رسالت		۷
ایمان مجمل		
ایمان مفصل		
شش کلمات باترجمہ		۸
اسلام کسے کہتے ہیں		۱۰
پہلا اصول یا بناء اسلام	کلمہ طیبہ	۱۲
دوسرا اصول	نماز	
تیسرا اصول	روزہ	
چوتھا اصول	حج	۱۳
پانچواں اصول	زکوٰۃ	
طہارت		
غسل کے اقسام		
فرض غسل		۱۴
واجب غسل		
سنت غسل		
مستحب غسل		

مضمون	صفحہ
جنابت	
حیض	
نفاس	
جنابت کے شرائط	
حیض کی مدت اور شرائط	
نفاس کی مدت اور شرائط	
طہر کی مدت	۱۵
حیض و نفاس کے احکام و مسائل	
غسل کے فرائض	
غسل کی ترکیب	
وضو	۱۶
وضو کے فرائض	
وضو کی ترکیب	
مسواک کا فائدہ اور ثواب	
مسواک کرنے کا مسنون طریقہ	
نواقض وضو	۱۷
وضو کی دعائیں	۱۸
تیمم کا بیان قرآن کریم میں	۲۰
تیمم کی تعریف	
تیمم کی اجازت	
تیمم کے فرائض معہ طریقہ	۲۱
نواقض تیمم	
تیمم کے ضروری مسائل و احکام	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اسلام کا دوسرا رکن - نماز	۲۳
نماز کی شرائط - فرائض و واجبات معہ ضروری مسائل	
نماز کے فرائض	
شرائطِ نماز	
فرائض یا ارکانِ نماز	۲۴
نماز کے واجبات	۲۵
نماز کی سنن	
نماز کے مفسدات	
مکروہات نماز	۲۶
سجدۂ سہو	۲۷
سجدۂ تلاوت	۲۸
ضروری ہدایات	۲۹
اذان کا طریقہ	۳۰
اذان و اقامت کے مسائل	۳۱
اذان کے بعد کی دعا	۳۲
نقشہ تعداد رکعات نماز	۳۳
اوقات نماز پنجگانہ	۳۴
سارے سال کی عصر کی نمازوں کے اوقات (شروع وقت)	۳۶
نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنے کا شرف	۳۸
ترکِ جماعت کے عذر	۳۹
نماز باجماعت کے احکام مسائل	۴۰
امامت کا بیان	۴۳
نماز کی اقتدا کی شرطیں	۴۴

مضمون	صفحہ
نابالغ کی امامت	۴۴
امام کے اوصاف	۴۵
صفوں کی ترتیب	۴۶
نماز کی نیتوں کا بیان	۴۸
نماز کی ترکیب معہ ترجمہ اور ضروری مسائل	۴۹
پہلا فرض تکبیر تحریمہ	
دوسرا فرض قیام اور اس کا طریقہ	
ثناء	۵۰
تعوذ - تسمیہ	
منفرد کی نماز کے مسائل	
مسبوق کی نماز کا طریقہ	۵۱
تیسرا فرض قرأت	۵۵
سورۃ فاتحہ	
سورۃ اخلاص	۵۶
چوتھا فرض رکوع	
رکوع کے مسائل اور تسبیح	۵۷
تسبیح - تحمید	
پانچواں فرض سجدہ	۵۸
چھٹا فرض تشہد (آخری قعدہ)	۵۹
تشہد کے مسائل	۶۰
درود شریف	۶۱
دعا	
ساتواں فرض خروج بصنعہ	۶۲
فرضوں کے بعد کی دعا سلام	۶۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تسبیح فاطمہؓ	۶۳
آیتہ الکرسی	۶۴
دعائے قنوت مع مسائل	
عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ	۶۵
تکبیر تشریق	۶۶
مسافر کی نماز اور سفر کے مسائل	۶۹
سفر و حضر کی قضا نمازوں کا بیان	۷۰
عیادت یعنی بیمار پرسی کا بیان	۷۱
میت کے احکام	۷۴
نماز جنازہ اور اُس کے پڑھنے کا طریقہ	
جنازہ کے مسائل	۷۵
غسلِ میت اور تجہیز و تکفین کے مسائل	۷۷
تعزیت کے مسائل	۸۴
ماتم اور سوگ کے مسائل	۸۵
اسلام کا تیسرا رکن - روزہ	۸۶
فرضیت روزہ قرآن و حدیث سے	
فضیلت رمضان المبارک	
قرآن کریم کی سالگرہ	۸۸
شب قدر	۸۹
اعتکاف	
روزہ کے احکام و مسائل	۹۰
وہ امور جن سے روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں	۹۱
وہ امور جن سے صرف روزے کی قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں	۹۱
مکروہات روزہ	۹۲
وہ امور جن سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے	۹۳
وہ امور جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے اور پھر قضا لازم ہے	
صدقہ فطر اور اس کے مسائل	۹۴
قضا روزوں کا رکھنا	۹۶
مسائل تراویح	۹۷
قضاء عمری	۱۰۱
فضائل صلوٰۃ التسبیح	۱۰۲
ادائیگی کی ترکیب	۱۰۳
اسلام کا چوتھا رکن - حج	۱۰۴
حج کی حقیقت	
حج کیوں کرنا چاہیئے	۱۰۵
حج سے کیا نتائج مرتب ہوتے ہیں	۱۰۸
حاجی سے مصافحہ کرنے اور دعا کرانے کے بیان میں	۱۰۹
حج کے شرائط وجوب	۱۱۰
حج کے شرائطِ ادا	
حج کے فرائض	۱۱۱
حج کے واجبات	
احرام باندھنے کا طریقہ اور ارکان	۱۱۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ممنوعات احرام	١١٢
قربانی کی یادگار	
قربانی کے احکام و مسائل	١١٤
اسلام کا پانچواں رکن۔ زکوٰۃ	
زکوٰۃ کی اہمیت و فرضیت	١١٦
اسباب زکوٰۃ۔ یعنی جن چیزوں پر زکوٰۃ کا حکم عاید ہوتا ہے	١١٨
نصاب زکوٰۃ و عُشر	١١٩
نقشۂ زکوٰۃ و نصاب معہ مسائل	١١٩
مصارف زکوٰۃ	١٢٠
جن جگہوں پر مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں	١٢٠
الجہاد فی الاسلام	
جہاد اور اس کے اغراض و مقاصد	١٢١
جہاد کی اہمیت	١٢٤
فرضیت جہاد	١٢٦
جہاد کے فضائل اور مجاہدین اسلام کی شان	١٢٧

مضمون	صفحہ
جہاد کی ترغیب	١٣٠
تمنائے شہادت	١٣١
حیاۃ فی القصاص	١٣٣
متفرق مسائل ضروریہ	١٤٢
پیدائش۔ عقیقہ	١٤٢
نام رکھنا	١٤٣
ختنہ	"
نکاح۔ شرائط نکاح	١٤٤
نکاح کا مستحب طریقہ اور مسائل طلاق	١٤٥
قمری مہینوں کے نام	١٤٦
حروف ابجد	١٤٧
مختلف سورتیں	١٤٨
مختلف دعائیں	١٥١

Marfat.com

دیباچہ

عرضِ حال مع سببِ تالیف :-

نماز ایک اہم فریضہ ہے جو ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے نماز کے ذریعے انسان اپنے خالق و مالک اور معبودِ حقیقی کے سامنے اپنی عبودیت کا اقرار و اظہار کرتا ہے۔ بالغ ہو جانے کے بعد مسلمان کیلئے دنیا میں سب باتوں سے مقدم اور سب کاموں سے زیادہ ضروری کام پنجوقتہ نماز کی ادائگی ہے۔ یہی ایک عمل ہے جس سے مسلمان دیگر اقوامِ عالم میں ممیز کیا جاتا ہے خلقتِ انسان کا مقصد معرفتِ الٰہی ہے اور اس معرفت کو حاصل کرنے کا ذریعہ صرف نماز ہے اسی لئے نماز کو مومن کی معراج کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنے اہم اور اس قدر ضروری فرض کی ادائیگی کے لئے بعض شرائط کا ہونا بھی لازمی تھا کیونکہ خدائے ذوالجلال کی بارگاہ بے نیاز میں حاضری بعض قیود و شرائط کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے عقلِ سلیم کا تقاضہ ہے کہ ایسے اہم فریضہ کی ادائیگی سے پہلے ہر مسلمان اُن قواعد و ضوابط کو اچھی طرح سمجھ لے تاکہ یہ فرض بوجوہ احسن ادا ہو سکے۔

تجربہ شاہد ہے کہ سینکڑوں مسلمان جو برسوں سے نمازیں ادا کر رہے ہیں اور نماز پڑھتے پڑھتے بوڑھے بھی ہو گئے ہیں اِن میں سے اکثر صحیح طریقہ سے نماز ادا نہیں کرتے حالانکہ بعض ایسی غلطیاں ہیں جو نماز کی حالت میں انسان سے عمداً یا سہواً سرزد ہو جائیں تو نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے اور اس طرح نماز پڑھنے والا عمر بھر نماز پڑھنے کے باوجود ادائے مقصد سے محروم رہتا ہے اس لئے اِن تمام مفسدات کو معلوم کرنا اور ان سے بچنے کے لیے صحیح ارکان و شرائط یعنی نماز کے فرائض و واجبات کا جاننا ازحد ضروری ہے۔

علمائے کرام اور فقہائے عظام نے بڑی محنتوں اور کوششوں سے ایسے تمام ضروری مسائل کو قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ سے اخذ کر کے کتب فقہ میں درج کر دیا ہے لیکن آج کے مسلمانوں میں اتنی بھی استعداد نہیں کہ ان مسائل کو سمجھ ہی سکیں چہ جائیکہ زبانی یاد کریں بعض خوش ذوق علمائے کرام نے بھی اگرچہ نماز کے مسائل کو اختصار کے

Marfat.com

ساتھ چھوٹے چھوٹے رسالوں میں ترتیب دیکر عام فہم کرنے کی کوشش کی ہے مگر ان میں بھی بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں۔ بلکہ بعض نہایت ضروری مسائل کی طرف اُنہوں نے توجہ ہی نہیں دی۔ اس ضرورت کا احساس میرے محترم حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی قبلہ نے کیا اور فرمایا کہ ایک مکمل اور جامع کتاب جس میں نماز کے ادا کرنے کی ترکیب اور ہر قسم کے دیگر ضروری مسائل درج ہوں اور جو عام فہم سلیس اور مختصر بھی ہوں اور اس کا پڑھنا یاد کرنا بچوں تک کو بھی گراں بار نہ ہو۔ طرز جدید پر مرتب کر کے عوام کے سامنے بغرض اشاعت وتبلیغ پیش کیا جائے۔

مولانا موصوف نہایت شریف کم گو۔ متقی۔ پابندِ شریعت اور عالم باعمل ہیں اب پنجاب گورنمنٹ پریس کی ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ پریس کی نماز کمیٹی نے حضرت مولانا کے تبحر علمی شرافت طبع اور اتقا کی بنا پر عرصہ دراز سے آپ کو اپنا پیش امام مقرر کر رکھا ہے۔ دولتِ خداداد پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد گورنمنٹ پریس میں صحیح اسلامی شان پیدا ہو چکی ہے۔ پریس کا سارا اسٹاف پابندِ صوم و صلوٰۃ ہے۔ کوئی ایک فرد بھی بے نمازی نہیں رہا۔ اس کامیابی کا سہرا مولانا موصوف کے علاوہ جناب محترم خان عبدالرشید خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس کے سر پر ہے جو خود بھی پابندِ صوم وصلوٰۃ ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا ہی دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے مسجد واقع گورنمنٹ پریس کی کافی توسیع ہو چکی ہے اور نماز جمعہ نہایت اہتمام سے ادا کی جاتی ہے۔ پریس کے قرب وجوار سے بھی نمازی آ کر یہاں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اور مستقل طور پر خاصہ مجمع ہو جاتا ہے۔ چونکہ خاکسار خود بھی پنجاب گورنمنٹ پریس ہی کا ایک پرانا ملازم ہے اس لئے نماز کمیٹی نے جمعہ کی خطابت کے فرائض خاکسار کو تفویض کر رکھے ہیں۔ اگرچہ اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کی بنا پر خاکسار اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا مگر حضرت مولانا کی اعانت اور جملہ اسٹاف خصوصاً خان صاحب موصوف کی حوصلہ افزائی سے اس بارِ گراں کو اُٹھانے کا ذمہ لے لیا اور آج تک اس فرض کو نباہ رہا ہوں۔

Marfat.com

جناب خان صاحب ممدوح کی خواہش تھی کہ اب چونکہ ہر شخص پابندی سے نماز ادا کرتا ہے اس لئے ان کو صحیح طریقہ نماز بھی سکھانا ضروری ہے چنانچہ یہ تجویز کی گئی کہ نماز جمعہ کے علاوہ ہر نماز ظہر کے بعد روزانہ پندرہ منٹ میں صرف نماز کے مسائل ہی بیان کئے جائیں اور اس طریقہ سے عوام کو سنائے جائیں کہ ساتھ ساتھ اُن کو یاد بھی ہو جائیں چنانچہ یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا اور نہایت اہتمام سے اس کو روزانہ سامعین تک بذریعہ لاؤڈ سپیکر پہنچایا گیا اس مختصر مگر جامع کتاب کو خان صاحب موصوف اور دیگر مقتدر ارکان نماز کمیٹی کی فرمائش پر مرتب کیا گیا ہے اس میں تمام ضروری مسائل مثلاً غسل اور وضو کا صحیح طریقہ۔ نماز کے فرائض۔ واجبات اور مفسدات وغیرہ وغیرہ کا مفصل بیان بالکل سادہ زبان میں کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے مسائل ذہن نشین کر سکے علاوہ ازیں ایمان کی تعریف۔ اسلام کے صحیح معنی معہ دیگر بنائے اسلام یعنی روزہ، حج اور زکوٰۃ کے نہایت ضروری احکام و مسائل بھی اس کتاب میں مختصراً درج کئے گئے ہیں الحمد للہ کہ یہ نہایت ضروری اور مفید عام وخاص کتاب خان صاحب موصوف کی معرفت "فیروز سنز ٹرسٹ" کی مساعی جمیلہ اور صرف زرِ کثیر کے بعد زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آج ہدیۂ ناظرین ہے۔ خداوند تعالیٰ انہیں اس کارِ خیر کے لئے اپنے خزانۂ رحمت سے اجرِ عظیم اور کاروبار میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ اُمید ہے کہ ناظرین خود بھی اس سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھائیں گے اور اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب اور دوست و احباب کو بھی مستفیض فرمائیں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت کو قبول فرما کر ہم سب کو ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

معہذا جملہ ناظرین سے مخلصانہ درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی علمی ادبی سقم ملاحظہ فرمائیں تو از راہِ کرم نوازی خادم کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کر دی جائے

خادم العلماء

سید حمید شاہ عفی عنہٗ۔ خطیب جامع مسجد مغربی پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجوقتہ نماز کی فرضیت قرآن و حدیث میں

نماز کو عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔ لغت میں صلوٰۃ کے معنی دعا کرنا تعظیم کرنا، آگ جلانا، آگ سے ٹیڑھی لکڑی کو سینک کر سیدھا کرنا وغیرہ ہیں اور اسلامی شریعت میں ایک خاص ترکیب سے عبادت کا نام ہے اور عربی محاورات میں یہ لازمی امر ہے کہ لغوی اور شرعی معانی میں ایک مناسبت ہو۔ پس یہاں جس قدر صلوٰۃ کے معنی لغوی ہیں وہ معنی صلوٰۃ شرعی میں ہونا لازمی ہے تو جسقدر معنی لغت میں صلوٰۃ کے ہیں وہ صلوٰۃ شرعی یعنی نماز میں بھی موجود ہیں۔ مثلاً دعا کرنا خدا کی تعظیم کرنا، عشق الٰہی کی آگ بھڑکانا۔ اپنے ٹیڑھے اور بُرے اخلاق کو عشق الٰہی کی آگ میں سینک کر درست اور سیدھا کرنا۔

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ جل مجدہٗ العظیم نے پانچ نمازیں ہر مسلمان مرد، عورت، غلام، آزاد، عاقل، بالغ پر فرض فرمائی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ :-

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ ۝ یعنی نماز پڑھو اللہ تعالیٰ کے لئے مغرب اور عشا کی اور صبح کی اور عصر و ظہر کی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ قرآن پاک میں پانچ نمازوں کا ثبوت کہاں ہے تو آپ نے یہی آیت کریمہ پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ تُمْسُوْنَ سے مراد مغرب اور عشا کی نمازیں اور تُصْبِحُوْنَ سے صبح کی نماز اور عَشِیًّا سے عصر کی نماز اور تُظْہِرُوْنَ سے ظہر کی نمازیں ہیں اس کے سوا اور بھی نماز کی تاکید قرآن پاک میں جا بجا فرمائی گئی ہے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ۔۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ - اِنَّ

Marfat.com

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۝ وغیرہ

احادیث مبارکہ میں حضور سرورِ دوعالم حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کی تاکید اور فضیلت بیان فرمائی ہے :-

اَلصَّلٰوۃُ عَلَمُ الْاِیْمَانِ عہ - نماز ایمان کی نشانی ہے۔ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ ۔ اس کا ایمان کامل نہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے نماز کو قائم کیا اُس نے دین کو قائم کیا اور جسنے نماز چھوڑدی اُسنے دین کو ڈھادیا۔ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ صَلٰوۃَ الْخَمْسِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ وَعَلٰی کُلِّ حُرٍّ وَّعَبْدٍ تحقیق اللہ تعالٰے نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد اور غلام پر۔ مَنْ دَاوَمَ عَلٰی صَلٰوۃِ الْخَمْسِ حَلَّ لَہُ الْجِنَانُ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ النِّیْرَانِ جوکوئی پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اُس کے لئے جنت حلال اور دوزخ حرام ہوجاتی ہے۔

نماز کو دوسرے ارکان اسلامی پر ایک خاص فضیلت حاصل ہے کیونکہ اسلام کے تمام فرائض زمین پر فرض ہوئے اور نماز معراج شریف کی مبارک رات میں ساتویں آسمان سے بھی اوپر جاکر فرض ہوئی۔ جس قدر اہتمام نماز کی فرضیت کا ہوا دوسری کسی عبادت کا نہیں۔ قرآن پاک میں دیگر فرائض یعنی روزہ، حج اور زکوٰۃ کی اتنی تاکید نہیں فرمائی گئی جتنی نماز کی تاکید فرمائی ہے۔ کہیں تو نماز پڑھنے کا صریح حکم ہے کہیں نمازیوں کی تعریف کی گئی ہے۔ کہیں نمازیوں کے ثواب کا ذکر۔ کہیں نماز نہ پڑھنے والوں پر عذاب کا بیان۔ نماز کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ یہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں کفار کو شرکت حاصل نہیں۔ حالانکہ دیگر فرائض میں کافر بھی شریک ہیں مگر ان کی عبادت درحقیقت عبادت نہیں۔ جیسے کفارِ عرب بھی حج کرتے تھے۔ محرّم وغیرہ کا روزہ رکھتے تھے اور خیرات بھی جو زکوٰۃ کی ہم شکل ہے دیا کرتے تھے۔ قبول اسلام کے بعد مسلمان بھی قدرے اصلاح کے بعد انہیں افعال میں شریک ہوئے البتہ

عہ لِکُلِّ شَیْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ (منیۃ المصلی) عبدالعزیز عفا اللہ عنہ

Marfat.com

نماز کفار قریش میں نہ تھی یہ ایک بالکل نیا طریقہ عبادت کا تھا۔ جس کی حقیقت کفار بالکل نہ جانتے تھے اور چونکہ یہ ایک نہایت عظیم الشان عمل تھا اس لئے قرآن پاک میں جا بجا اس پر زور دیا گیا اور تاکید فرمائی گئی ہے تاکہ ہر ایک مسلمان اس کو نہایت ضروری سمجھ کر بجالائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلوٰۃِ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ محبوب کی پسندیدہ چیز کو عاشق اپنی آنکھوں کی پتلی بناتے ہیں اسی بنا پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دم واپسیں یہ وصیت تھی اَیُّہَا النَّاسُ اَلصَّلوٰۃِ لوگو! نماز کی خوب حفاظت کرنا۔ ساری عمر شریف میں خود بھی نماز کی اعلیٰ درجہ حفاظت کی اور پھر دنیا سے تشریف لے جانے کے آخری وقت میں بھی امت کو اس کی حفاظت کے لئے تاکید فرمائی +

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب نماز میں اللہ اکبر کہتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا پیدائش کے وقت تھا اس کے بعد جب سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھتا ہے تو اس کے ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور اس کی قبر میں وسعت ہوتی ہے پھر جب اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتا ہے تو اس پر موت کی سختی آسان ہو جاتی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے چار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ چار ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور چار ہزار درجے بلند ہوتے ہیں پھر الحمد شریف پڑھنے سے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ رکوع سے کوہ احد کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے اسکے بعد سبحان ربی العظیم پڑھنے سے وہ اجر ملتا ہے جو خدا کی نازل کردہ تمام کتابیں پڑھنے سے ملتا ہے پھر جس وقت بندہ سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو گویا قرآن کے حرفوں کے برابر غلام آزاد کرتا ہے جب سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکے لئے تمام انسانوں شیطانوں اور جنوں کی تعداد کے برابر اسکی نیکیاں لکھتا ہے جب التحیات پڑھنے بیٹھتا ہے تو جہاد کرنیوالوں کا ثواب اللہ تعالیٰ اسکے لئے لکھتا ہے اخیر میں جب سلام پھیر کر فارغ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکے لئے دوزخ کے دروازے بند کر کے آٹھوں جنتوں کے دروازے کھول دیتا ہے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

Marfat.com

اِیمان کی تعریف

ایمان کے معنی ماننا۔ جاننا اور دِل میں یقین کامل رکھنا۔ سب سے پہلے انسان کو خدا کی ہستی کا پُورا پُورا یقین ہونا چاہیئے کیونکہ جو شخص خدا کی ہستی کا ہی قائل نہیں وہ اطاعت کس کی کرے گا۔ اس کے ساتھ خدا کی صفات کا جاننا بھی ضروری ہے۔ جب تک صفات کا علم نہ ہو۔ انسان شرک سے بچ ہی نہیں سکتا۔ خدا کے علیم و خبیر اور بصیر ہونے کی صفت پر ایمان ہونے سے ہی ایک اِنسان اُس کی نافرمانی سے بچ سکتا ہے۔ پھر یہ کہ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ خدا کن باتوں کو پسند کرتا ہے۔ کن سے ناراض ہوتا ہے تاکہ خدا کی پسندیدگی کو اختیار اور ناپسندیدگی سے پرہیز کیا جائے اور انسان کو خدائی قانون اور اُس کے ضابطے کی پُوری پُوری واقفیت ہو اور اس پر پُورا یقین ہو کہ یہی خدائی قانون ہے اور اس کی پیروی سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ خدا کی مرضی کے خلاف چلنے اور اس کے قانون کی خلاف ورزی کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے اور اس کی سزا کتنی ہے اور فرمانبرداری کرنے سے کیا انعام ملتا ہے اس کے لئے آخرت کی زندگی پر ایمان اور یقین رکھنا ضروری ہے اور خدا کی عدالت میں پیش ہونے اور وہاں اطاعت کا اِنعام اور نافرمانی کی سزا پانے کا پُورا پُورا علم اور یقین ہو۔ جو شخص آخرت کی زندگی سے ناواقف یا جاہل ہے وہ تو اِطاعت اور معصیت دونو کو بے نتیجہ سمجھتا ہے۔ اِس کے نزدیک تو اطاعت کرنے والا اور نہ کرنے والا دونو برابر رہیں گے کیونکہ اس کے نزدیک ہر شخص مر کر فنا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص سے کیا اُمید ہو سکتی ہے کہ وہ اطاعت کی پابندیوں اور تکلیفوں کو برداشت کر کے گناہوں سے

Marfat.com

مکمل پرہیز کرے گا جن سے اسے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہی نہیں۔
اسی علم اور یقین کا نام ایمان ہے۔ ایمان کے معنے جاننے اور ماننے کے ہیں جو شخص خدا کی وحدانیت اور اس کی جملہ صفات۔ اس کے تمام قوانین اور اس کی جزا و سزا کو جانے اور دل سے یقین رکھے اس کو مومن کہتے ہیں۔ اور ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان مسلم یعنی خدا کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائے
اب آپ سمجھ گئے کہ ایمان کے بغیر کوئی انسان مسلم نہیں بن سکتا۔ اسلام اور ایمان کا تعلق وہی ہے جو درخت کا تعلق بیج سے ہوتا ہے۔ بیج کے بغیر تو درخت پیدا ہی نہیں ہوگا البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ بیج زمین میں بو یا جائے مگر زمین خراب ہونے کی وجہ سے یا آب و ہوا اچھی نہ ملنے کی وجہ سے درخت ناقص نکلے بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص سرے سے ایمان ہی نہ رکھتا ہو تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ مسلم ہو البتہ یہ ممکن ہے کہ کسی کے دل میں تو ایمان ہو مگر طبیعت کی کمزوری یا ناقص تعلیم و تربیت اور صحبتِ بد کے اثر سے وہ پورا اور پکا مسلم نہ ہو۔
ایمان اور اسلام کے لحاظ سے تمام انسانوں کے چار درجے ہوسکتے ہیں :-

۱ وہ جو ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا ایمان انہیں خدا کے احکام کا پورا مطیع بنا دیتا ہے۔ جس بات کو خدا ناپسند کرتا ہے وہ اس سے اس طرح بچتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص آگ کو ہاتھ لگانے سے بچتا ہے اور جن باتوں کو خدا پسند کرتا ہے وہ اس کو ایسے شوق سے کرتے ہیں جیسے کوئی شخص دولت کمانے کے لئے شوق سے کام کرتا ہے یہ اصلی مسلمان ہے۔

۲ وہ جو ایمان تو رکھتے ہیں مگر ان کا ایمان اتنا طاقتور نہیں کہ انہیں پوری طرح خدا کا فرمانبردار بنا دے یہ اگرچہ کم تر درجے کے لوگ ہیں مگر بہر حال مسلمان ہیں۔ یہ اگر نافرمانی کرتے ہیں تو اپنے جرم کے لحاظ سے سزا کے مستحق ہیں مگر ان کی حیثیت مجرم کی ہے باغی کی نہیں

Marfat.com

اس لئے کہ یہ بادشاہ کو بادشاہ مانتے ہیں اور اس کے قانون کو قانون تسلیم کرتے ہیں۔

۳۔ وہ جو ایمان نہیں رکھتے مگر بظاہر ایسے عمل کرتے ہیں جو خدائی قانون کے مطابق نظر آتے ہیں یہ دراصل باغی ہیں۔ اِن کا ظاہری عمل حقیقت میں خدا کی اِطاعت اور فرمانبرداری نہیں ہے اس لئے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اِن کی مثال ایسے شخص کی ہے جو بادشاہ کو بادشاہ نہیں مانتا اور اس کے قانون کو قانون تسلیم نہیں کرتا یہ شخص اگرچہ بظاہر ایسا عمل کر رہا ہو جو قانون کے خلاف نہ ہو تو تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بادشاہ کا وفادار ہے اور اس کے قانون کا پیرو ہے اس کا شمار تو بہر حال باغیوں میں ہی ہوگا۔

۴۔ جو ایمان بھی نہیں رکھتے اور عمل کے لحاظ سے بھی شریر اور بدکار ہیں۔ یہ سب سے بدتر درجے کے لوگ ہیں کیونکہ یہ باغی بھی ہیں اور مفسد بھی۔

انسانی طبقوں کی اس تقسیم سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ایمان پر ہی دراصل انسان کی کامیابی اور نجات کا انحصار ہے۔ اسلام خواہ کامل ہو یا ناقص صرف ایمان کے بیج سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں ایمان نہ ہوگا وہاں اسلام کے بجائے کفر پیدا ہوگا۔ جس کے دوسرے معنی خدا سے بغاوت کے ہیں خواہ وہ بدتر درجہ کی بغاوت ہو یا کمتر درجہ کی۔

Marfat.com

اسلام کا پہلا رُکن

توحید اور رسالت

۱ توحید۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جاننا۔

۲ رسالت۔ جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا اور برحق رسول ماننا اور جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہیں اُس کی دِل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنا۔

ایمان کی دو قسمیں ہیں :۔

ایمان مجمل ۔ ایمان مفصّل

ایمان مجمل :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نام سے موصوف ہے اور جیسی کہ اُسکی صفتیں ہیں میں نے

جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ م بِالْقَلْبِ م

اُس کے سب حکم قبول کئے زبان سے اقرار کرکے اور دِل کی تصدیق کے ساتھ۔

ایمان مفصّل :۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے تمام فرشتوں پر اور اُسکی سب

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ

کتابوں پر اور اس کے سب رسُولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اللہ کی طرف سے اچھی

تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

اور بُری تقدیر پر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

شش کلمات

۱- کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود لائق عبادت کے سوائے اللہ تعالیٰ کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

۲- کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں

۳- کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت نہ قوت مگر اللہ تعالیٰ کے لئے جو بڑی عظمت والا ہے

۴ کلمہ توحید - لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ایک ہے اُس کا کوئی ساجھی نہیں - اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے تعریف وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو کبھی موت نہیں آئیگی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے -

Marfat.com

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر ممکن پر قادر ہے

۵ کلمۂ استغفار - اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ

میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے جو کہ میرا پالنے والا ہے۔

ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً

ہر اس گناہ سے جو کہ میں نے جان بوجھ کر یا غلطی سے چھپ کر یا اعلانیہ کیا

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَ

اور رجوع کرتا ہوں میں اس کی طرف اس گناہ سے جو کہ میرے علم میں ہے اور

مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

اس گناہ سے جو کہ میرے علم میں نہیں بے شک تو پوشیدہ امور کا جاننے والا ہے

وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَ

اور تو عیبوں کو چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور نہیں کوئی

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پناہ نہ قوت مگر اللہ کے لئے جو عظمت والا ہے۔

۶ - کلمۂ ردِ کفر - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شریک بناؤں

بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا

تیرا کسی چیز کو اور میں جانتا بھی ہوں اس کو اور میں معافی مانگتا ہوں اس بات سے

اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ

جو کہ میرے علم میں نہیں۔ میں نے توبہ کی اس امر سے اور بیزار ہوا کفر اور شرک سے

وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغل خوری سے اور بری باتوں

وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سے اور تہمت سے اور سب گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ

کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

Marfat.com

اِسلام کسے کہتے ہیں

اسلام کے معنی فرمانبرداری اور اطاعت کے ہیں اور الاسلام کے معنی خاص فرمانبرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور اولی الامر یعنی اطاعت مسلمان حاکمِ وقت کی۔ اِن تینوں فرمانبرداریوں کے مجموعے کا نام اسلام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:- بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ یعنی اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے، اُس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے۔ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے جس کی محبت ذاتی ایسی صفائی پر مبنی ہو وہی عند اللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں۔

دنیا کی ہر ایک چیز خواہ وہ جمادات سے ہو یا نباتات سے یا حیوانات سے اس کی نشو و ارتقا ایک خاص نہج اور طریقہ سے ہو رہی ہے اور اِس کی زندگی کا ایک پروگرام مقرر ہو چکا ہے جسے طے کرنے پر وہ مجبور ہے اور وہ قدرت کے قانون اور ضابطہ کی اس قدر پابند ہے کہ دِن رات کے چوبیس گھنٹوں میں اس کی ایک حرکت بھی قانونِ فطرت اور ضابطہ کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ سورج، چاند، ستارے زمین وغیرہ کے لئے جو طریقہ مقرر کیا جا چکا ہے وہ اِس سے سرِمُو انحراف نہیں کر سکتے۔ حیوانات کی پیدائش

Marfat.com

پرورش - جینے مرنے کا جو طریقہ مقرر کیا گیا ہے - اس کے خلاف پردہ قادر نہیں ہیں - خود انسان اپنی حالت پر غور کرے اور دیکھے کہ مسلم ، کافر ، مشرک ، یہودی ، عیسائی غرضیکہ ہر قوم فطری طور پر ایک قانون اور ضابطہ کی پابند ہے - جو طریقہ پیدائش کا مسلم کے ہاں ہے وہی دوسرے مذاہب کے ہاں موجود ہے جو ضابطہ حیات انسانی کے لئے مقرر ہے اُس کے مطابق تمام انسان زندگی بسر کر رہے ہیں - انسانی اعضاء کو جن کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے آپ اُس کے خلاف کوئی کام اِن سے نہیں لے سکتے - کان ناک کا کام نہیں کر سکتا اور آنکھ زبان کا کام نہیں دے سکتی - ہاتھوں سے پاؤں کا کام لینا خلاف قانون فطرت ہوگا تو ثابت ہوا کہ دنیا کی ہر چیز فطری طور پر ایک قانون اور ایک ضابطہ کی فرمانبردار اور مطیع ہے اور ان قوانین وضوابط کے بنانے والا رَبُّ العٰلمِین واحکم الحاکمین ہے جس کے حکم کے سامنے تمام نباتات ، جمادات اور حیوانات سرِ تسلیم خم کئے ہُوئے ہیں اور اس لحاظ سے ساری کائنات مسلم ہے اور مسلم ہونے پر مجبور ہے وہ بدبخت انسان بھی جو خدا کے سوا کسی درخت یا پتھر یا کسی دیوتا کو پوج رہا ہے فطری طور پر مسلم ہی ہے کیونکہ اس کا جینا مرنا ، پیدا ہونا ایک ہی قانون فطرت کے ماتحت ہے لیکن انسان کو چونکہ اللہ تعالےٰ نے عقل دی ہے سوچنے سمجھنے کی قوت دی ہے اس عقل اور اختیار سے وہ ایک چیز کو مانتا ہے اور دوسری کا انکار کر دیتا ہے اپنے اِرادے سے ایک چیز اختیار کرتا ہے اور دُوسری کو رد کر دیتا ہے تو وہ دنیا کی دوسری چیزوں کی مانند مقررہ قانون کا پابند نہیں کیا گیا بلکہ اِسے اپنی رائے اور اپنے عمل میں اِنتخاب کی آزادی بخشی گئی ہے - اب ایک طرف تو وہ مسلم ہونے پر مجبور ہے - دُوسری طرف مسلم ہونا اس کے اختیار میں دے دیا گیا ہے - اگر اس نے اپنے اختیار کو صحیح طور پر اِستعمال کیا اور اپنے گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہو کر اپنے خالق کو پہچان لیا اور اپنا آقا اور مالک تسلیم

Marfat.com

کرلیا اور زندگی کے دُوسرے شعبوں میں اس کے بنائے ہوئے قانون اور ضابطہ کی پابندی کرلی اور پُورا پُورا فرمانبردار بن گیا تو یہ صحیح معنوں میں مسلم ہو گیا اور اس کا اسلام بھی مکمل ۔ اس قانون کو تسلیم کرکے اس نے قانون بنانے والے کے سامنے سرِ نیاز جھکا دیا ہے اور اللہ کا پُورا پُورا فرمانبردار انسان بن گیا ہے اسی فرمانبرداری اور اطاعت کا نام اسلام ہے اسلام کی بنیاد اِن پانچ اصُولوں پر استوار کی گئی ہے :۔

کلمہ طیبہ نماز روزہ حج زکوٰۃ

پہلا اصُول یا بناءِ اسلام

۱ کلمہ طیبہ ۔ یہ کلمہ طیبہ تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھنا فرض ہے ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نہیں کوئی معبود لائق عبادت کے سوائے اللہ تعالیٰ کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں ۔

دوسرا اصول

۲ نماز ۔ ہر بالغ مسلمان پر (مرد ہو یا عورت) دن میں پانچ مرتبہ اپنے وقت پر نماز ادا کرنا فرض ہے ۔ اس لئے قرآن کریم میں (وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ) نماز کو قائم کرنے کا حکم کئی سَو بار آیا ہے ۔ حدیث پاک میں بھی اس کی بڑی تاکیدیں آئی ہیں ۔ چنانچہ نماز کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ۔ جس نے نماز کو فرض نہ جان کر چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا

تیسرا اصول

۳ روزہ ۔ روزے تمام سال کے اندر ایک ماہ یعنی رمضان شریف کے فرض ہیں ۔

Marfat.com

چوتھا اصول

۴ حج۔ صاحب استطاعت کے لئے تمام عمر میں ایک دفعہ حج بیت اللہ شریف کرنا فرض ہے۔

پانچواں اصول

۵ زکوٰۃ۔ صاحب نصاب کے لئے (جس کے پاس ۵۲½ تولے چاندی یا ۷½ تولے سونا یا اتنی قیمت کا مالِ تجارت ہو اور اس پر پورا ایک سال گزر جائے) تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے (یعنی ۲½ فیصدی

طہارت

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ ھُوَ اَذًی لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (پارہ ۲ - البقرۃ رکوع ۱۲

ترجمہ۔ اے ہمارے محبوب! آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہولیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو

غسل

غسل کے اقسام

غسل کی چار قسمیں ہیں:-

فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب

فرض غسل کی تین قسمیں ہیں:-

غسل جنابت۔ غسل بعد انقطاع حیض۔ غسل بعد انقطاع نفاس

واجب غسل کی صرف دو قسمیں ہیں :۔

(۱) زندوں پر مُردے کو غسل دینا (۲) بدن کے کسی حصہ پر اگر نجاست لگ جائے اور مقامِ نجاست معلوم نہ ہو سکے تو سارے بدن کا غسل واجب ہے

سنّت غسل کے اقسام :۔

جمعہ کی نماز کے لئے ، عیدین کی نماز کے لئے۔ احرامِ حج یا عمرہ کے لئے عرفات میں ٹھہرنے کے لئے اور کفر سے اسلام میں داخل ہونے وقت غسل کرنا سنت ہے ۔

مستحب غسل۔ مندرجہ بالا ضروریات اور اوقات کے علاوہ غسل کرنا مستحب ہے ۔

جنابت۔ شریعت میں جنابت اس ناپاکی کو کہتے ہیں جو منی نکلنے یا ادخالِ حشفہ کے بعد تمام بدن پر حکماً پیدا ہو جاتی ہے ۔

حیض۔ اس خون کو کہتے ہیں جو عورت کے رحم سے ہر ماہ خارج ہوتا ہے

نفاس۔ وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے ۔

جنابت کے شرائط۔ زندہ اور بالغ مرد یا عورت کے قُبل یا دُبر میں دخول حشفہ ہو جائے خواہ انزال ہو یا نہ ۔ لیکن جانور ، مُردہ مَرد یا عورت اور نابالغ سے وطی کرنے میں انزال ہونا شرط ہے بغیر انزال کے جنابت نہیں ہوتی ۔ انزال کے وقت ضروری ہے کہ منی اُچھل کر اور شہوت سے نکلے ۔ خواہ مرد یا عورت سے صرف چھونے یا دیکھنے سے ہو خواہ سوتے میں ہو یا جاگتے ہیں

حیض کی مدت اور شرائط۔ خونِ حیض تین رات دن یعنی 72 گھنٹہ سے کم اور دس رات دِن سے زائد نہیں ہوتا۔ اگر اس مدت سے کم و بیش ہو تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔ جس سے غسل واجب نہیں ہوتا اور

Marfat.com

نہ ہی یہ نماز اور روزہ سے مانع ہے کیونکہ استخاضہ ایک بیماری ہے

نفاس کی مدّت اور شرائط - نفاس کی کم از کم کوئی مدت معین نہیں ہاں زیادہ سے زیادہ چالیس دن کی حد مقرر ہے - چالیس دن سے زیادہ نفاس نہیں ہوتا بلکہ بیماری ہے - نفاس کے سلسلہ میں عورتوں کی عادت کا اعتبار ہے - چالیس روز کے بعد یا اندر جس دن نفاس بند ہو جائے - غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے -

طُہر کی مدّت - کم از کم پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں - بعض عورتوں کو تمام عمر بھر طہر رہتا ہے اور ایک ماہ میں دو بار حیض ہونا بھی ممکن ہے -

حیض و نفاس کے احکام و مسائل - حیض و نفاس والی عورتوں کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں :-

نماز پڑھنا - روزہ رکھنا - طواف کعبہ کرنا مسجد میں داخل ہونا قرآن شریف پڑھنا یا ہاتھ لگانا -

مسئلہ - حیض و نفاس کی حالت میں مرد کو اپنی بیوی سے مجامعت کرنا شرعاً حرام اور ناجائز ہے - ویسے بھی ان ایام میں عورت سے ہم بستری کرنا حکمت کے اصول کے سخت خلاف ہے اور اس سے کئی قسم کی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جنکا علاج مشکل ہوتا ہے -

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں :-

(۱) غرغرہ کرنا یعنی منہ میں پانی ڈالنا اس طرح کہ منہ کا ہر حصہ گلے تک دھل جائے -

۲ - ناک میں نرم بانسہ تک پانی ڈالنا -

۳ تمام جسم پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا اس طرح کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے -

غسل کی ترکیب - جو شخص غسل کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ پہلے دونو ہاتھ پونہچوں تک دھوئے اس کے بعد استنجا کرے پھر اگر نجاست

Marfat.com

حقیقیہ کہیں بدن پر لگی ہو تو اُس کو دھو ڈالے۔ بعدہٗ پُورا وضو کرے لیکن کلی کے بجائے غرغرہ کرے (اگر روزہ دار نہ ہو) اس کے بعد تین بار تمام جسم پر پانی ڈالے اور اس طرح مل کر دھوئے کہ ایک بال بھی خشک نہ رہے +

وضو

وضو کے فرائض۔ وضو کے چار فرض ہیں (۱) منہ کا دھونا (۲) دونو ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونو پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا

وضو کی ترکیب مسنون۔ وضو کرتے وقت یہ نیت کرنی چاہیئے کہ میں یہ وضو خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب حاصل کرنے کے لئے فلاں نماز کے واسطے کرتا ہوں۔ بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے دونو ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر مسواک کرے اس کے بعد تین دفعہ کُلی کرنا چاہیئے اِس طرح کہ پانی حلق تک پہنچ جائے اگر روزہ دار ہو تو احتیاط کرے کہ پانی حلق میں نہ جائے۔ پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ پھر تین بار منہ کا دھونا (سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے لے کر دوسرے کان کی لَو تک مُنہ کا حدود اربعہ ہے) پھر تین تین بار دونو بازو کہنیوں سمیت دھونا۔ سارے سر کا مسح اور کانوں اور گردن کا مسح ایک بار کرنا۔ آخر میں دونو پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین بار دھونا۔ ہر عضو کا پہلے دایاں پھر بایاں دھونا

مِسواک کا ثواب اور فائدہ } حدیث شریف میں وارد ہے اَلصَّلٰوۃُ بِسِوَاکٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃٍ بِغَیْرِ سِوَاکٍ ۔ یعنی جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے اس کا ثواب ان ستر نمازوں سے زیادہ ہے جو بغیر مِسواک کئے پڑھی جائیں گویا

Marfat.com

بامسواک وضو اور نماز بے مسواک وضو اور نماز سے بدرجہا افضل ہے اور اسلئے بھی کہ مسواک کرنے سے دانت صاف رہتے ہیں۔ کسی قسم کا میل کچیل دانتوں میں جمع نہیں ہوسکتا اور دانت ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ مسواک کرنے سے آنکھوں میں روشنی جگر میں قوت معدہ میں طاقت اور دماغ میں صفائی پیدا ہوتی ہے۔

مسواک کرنے کا مسنون طریقہ

مسواک سیدھی ہو۔ ایک بالشت کے برابر ہو۔ دائیں ہاتھ میں پکڑی جائے۔ مسواک بے گرہ ہو۔ چھنگلی کے برابر ہو۔ دانتوں میں عرضاً کی جائے طولاً نہیں کم از کم تین تین مرتبہ دائیں بائیں طرف پھیرے اور کلی کے علاوہ تین بار جدید پانی استعمال کرے۔

نواقض وضو

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱ آگے یا پیچھے کی راہ سے کسی چیز کا نکلنا

۲ ان دونو راہوں کے سوا کسی اور جگہ سے خون یا پیپ کا اتنا نکلنا کہ وہ اپنی جگہ سے بہ نکلے اور اس جگہ تک پہنچ سکے جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہو۔ چاہے بہنے اور وہاں تک پہنچنے سے پہلے نکلتے ہی پونچھ دیا جائے۔

۳ منہ یا دانت سے اتنا خون نکل آئے کہ تھوک پر غالب آجائے۔

۴ منہ بھر کے قے ہونا جس میں پت یا کھانا یا پانی یا جما ہوا خون نکلے۔

۵ نماز کے اندر کسی رکن میں اس طرح سونا کہ زمین پر گر جائے۔

۶ کروٹ لے کر یا چت سونا۔

۷ کسی چیز کے سہارے سونا۔ اس طرح کہ اگر سہارا ہٹا لیا جائے تو گر پڑے ۸ بے ہوشی ۹۔ نشہ ۱۰۔ جنون

۱۱ نماز کے اندر کھل کھلا کر ہنسنا۔

وضو کے درمیان اور بعد کی مسنون دعائیں :-

ہر عضو دھوتے وقت علیحدہ علیحدہ دعا پڑھنی مسنون ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے :-

ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کہ عظمت والا ہے اللہ کا شکر ہے دین اسلام پر کاربند ہونے پر دین اسلام سچا دین ہے اور کفر جھوٹا۔

کلی کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

اے اللہ! قرآن کریم پڑھنے میں میری مدد فرما اور مدد فرما اپنے ذکر کرنے اور شکر کرنے میں اور اپنی اچھی عبادت میں

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور مجھے دوزخ کی بو نہ سنگھا۔

منہ دھونے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ج

اے اللہ! میرا چہرہ اُس دن سفید فرما دے جس دن کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے۔

دایاں ہاتھ دھونے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اے اللہ! میرا اعمال نامہ میرے سیدھے ہاتھ میں دے اور مجھ سے حساب کتاب آسان طور پر لے۔

بایاں ہاتھ دھونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ

Marfat.com

بِشِمَالِی وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِی۔

اے اللہ میرا اعمالنامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دے اور نہ میرے پیچھے سے۔

سر کا مسح کرنے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے نیچے سایہ دے اُسدن جسدن کہ سوائے تیرے عرش کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا

کانوں کا مسح کرنے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو کہ تیرے احکام سنتے ہیں اور اس پر پورا پورا اچھا عمل کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرنے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! میری گردن کو دوزخ کی آگ سے نجات دے۔

دایاں پاؤں دھونے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ ...... یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

اے اللہ! میرے قدموں کو پل صراط پر مضبوط فرما۔ جسدن اس جگہ قدم ڈگمگائیں گے۔

بایاں پاؤں دھونے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

اے اللہ! میرے گناہوں کو بخشدے اور میری کوشش کو کامیاب کردے اور میری تجارت میں نفع دے

وضو کے بعد سورۃ قدر اور کلمہ شہادت پڑھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاک لوگوں میں

Marfat.com

وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
سے بنا دے۔ تیری ذات پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ میں گواہی دیتا
اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ
ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری
طرف رجوع کرتا ہوں۔

تیمّم کا بیان قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ

ترجمہ۔ اور اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر صحت ہو) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور تمہیں پانی میسر نہ آسکے تو تیمّم کر لو پاک مٹی سے۔ یعنی مسح کرو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا

تیمّم کی تعریف } تیمم شرعاً اُن دو ضربوں کو کہتے ہیں جو پاک کرنے والی مٹی یا کوئی چیز جنس زمین پر طہارت حاصل کرنے کو ماری جائیں۔

تیمّم کی اجازت } جب کوئی شخص پانی پر قدرت نہ رکھے یا کم از کم ایک کوس کے فاصلہ پر پانی ہو یا پانی تو پاس ہے مگر ڈرتا ہے کہ اگر اس پانی سے وضو کر لیا تو خود یا اس کی سواری کا جانور پیاسا رہے گا یا پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہے یا کنواں ہے مگر پانی نکالنے کا سامان نہیں۔ یا پانی قیمتاً ملتا ہے مگر اس کے پاس اتنی قیمت نہیں یا پانی موجود ہے مگر ایسا بیمار ہے کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو بیماری زیادہ ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں تیمّم کر لے اگر بے وضو ہے تو وضو کرنے کی نیت سے تیمم کرے اور

Marfat.com

اگر غسل کی بھی حاجت ہے تو دونو کی نیت کرے۔

تیمم کے فرائض معہ طریقہ } تیمم میں تین فرض ہیں۔ (۱) پہلے نیت کرنا۔ اس طرح کہ قصد کرتا ہوں میں تیمم کا یعنی بجائے پانی کے مٹی سے وضو (یا وضو اور غسل دونو) کرتا ہوں نماز ادا کرنے کے لئے (۲) منہ کا مسح کرنا۔ یعنی دونو ہاتھوں کو پاک زمین پر ایک بار مارے اور مسح کرے تمام منہ کا سر کے بال جمنے کی جگہ سے ٹھوڈی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ (۳) دونو ہاتھوں کو پھر پاک زمین پر مارے اور دونو ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے۔ اس طریقہ سے کہ چھنگلیا کی طرف سے بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں معہ تھوڑی ہتھیلی کے اور ظاہر سیدھے ہاتھ کے انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک۔ بعد اس کے شہادت کی انگلی اور انگوٹھا۔ باقی ہتھیلی سے باطن ہاتھ کا مسح کرے انگلیوں کے سرے تک اور اسی طرح پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرے انگلیوں کے سرے تک۔ اگر انگلیوں کے اندر غبار نہ پہنچا ہو تو خلال کرنا واجب ہے بلکہ تیسری بار پھر ہاتھ زمین پر مار کر خلال کرے۔

نواقض تیمم } جب تک تیمم رہے ایک ہی تیمم سے فرض، سنت، نفل جو چاہے ادا کرے جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہی تیمم کو توڑتی ہے پانی پر قادر ہونا بھی ناقض تیمم ہے۔ مثلاً بیمار تھا اب تندرست ہوگیا۔ جنگل میں تھا اب پانی میسر آگیا اگر بے وضو تھا تو وضو کرے اور غسل کی حاجت ہے تو غسل کرے۔

مسئلہ۔ عیدین یا نماز جنازہ کے لئے اگرچہ پانی موجود ہو لیکن اس گمان پر کہ اگر وضو کرے گا تو نماز نہ ملے گی تو تیمم جائز ہے مگر بادشاہ اور ولی میت کے لئے جائز نہیں اس واسطے کہ ان دونو کو نماز جانے کا خوف نہیں لوگ ان کا انتظار کریں گے اور جمعہ کی نماز اور وقتی نماز کے فوت ہو جانے کی دہشت سے پانی پر قدرت رکھتے ہوئے تیمم جائز نہیں کیونکہ ہر دو کا بدل نماز ظہر یا

Marfat.com

قضا موجود ہے۔

مسئلہ۔ جس شخص کا بہت سا بدن زخمی ہو اور تھوڑا اچھا ہو تو اس حالت میں تیمم کرلے اور اس اچھے بدن کو نہ دھوئے اور اگر بہت سا بدن اچھا ہے اور تھوڑا زخمی تو تمام اچھے بدن کو دھوئے اور زخم پر تر ہاتھ سے مسح کرے خواہ غسل کرنا ہو۔ خواہ وضو۔

مسئلہ۔ مندرجہ ذیل چیزوں پر تیمم کرنا درست ہے۔ زمین پاک اور جو کچھ زمین کی جنس سے ہے جیسے خاک، پتھر، کچی پکی اینٹ، ریت، سرمہ ہڑتال، گیہوں اور جو کے ایسے ڈھیر پر جس پر گرد و غبار جما ہوا ہو۔ گرد آلود کپڑے پر۔ بغیر صاف کئے ہوئے چاندی اور سونے کے ڈلے پر۔ زیور یا صاف شدہ چاندی سونے کے ڈلے پر تیمم جائز نہیں۔ راکھ پر بھی تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ۔ ایک مٹی سے ایک آدمی کئی مرتبہ یا ایک جماعت مل کر تیمم کرسکتے ہیں۔ یعنی مختلف آدمی ایک مٹی سے تیمم کرسکتے ہیں۔ تیمم کرنے سے مٹی مستعمل نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ جس پانی سے وضو کیا جائے۔ اس کو جمع کرکے دوبارہ وضو کرنا ناجائز ہے۔

52876

Marfat.com

اِسْلام کا دُوسْرا رُکن۔ نماز

نماز کی شرائط۔ فرائض اور واجبات مع ضروری مسائل

نماز کے فرائض۔ نماز کے فرائض دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو نماز سے باہر ہیں۔ اِن کو شرائط نماز کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نماز کے اندر ہیں۔ اِن کو ارکان نماز کہتے ہیں۔

شرائطِ نماز۔ طہارت ۔ ستر عورت ۔ استقبال قبلہ
وقت ۔ نیّت ۔ تکبیر تحریمہ

۱ طہارت۔ یعنی بدن پر کوئی ظاہری نجاست لگی ہو تو اُس کو دھونا۔ وضو کرنا۔ اگر غسل کی حاجت ہو تو غسل کرنا۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ (مسائل طہارت صفحہ ۱۳ تا ۲۲ بالتفصیل بیان ہو چکے ہیں)

۲ ستر عورت۔ کم از کم بدن کا اتنا حصہ جو ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہے[1] ڈھانکنا فرض ہے۔

۳ استقبالِ قبلہ۔ نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا

۴ وقت۔ نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرنا۔ نماز کی فرضیت صرف وقت ہونے پر موقوف ہے۔

۵ نیت۔ یعنی دل میں یہ سمجھنا کہ میں فلاں وقت کی نماز فرض، سنّت، وتر یا نفل ادا کرتا ہوں۔ اگر دل کی نیت کے یہ الفاظ زبان سے بھی ادا کر دئے جائیں تو مستحب ہے مگر دل کی نیت کا زیادہ اعتبار ہے اگر ظہر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی اور زبان سے جلدی میں عصر کا لفظ نکل گیا۔ یا فرض کی نیت دل میں تھی اور زبان سے لفظ سنّت نکل گیا یا

[1] عورت کا ستر عورت سر کے بالوں سے لیکر پاؤں تک ہے۔ عورت نماز میں چہرہ ہاتھ پاؤں کھول سکتی ہے

Marfat.com

چار رکعت کی بجائے دو یا تین رکعت زبان سے نکل گئیں تو ان سب صورتوں میں نماز درست ہے۔

۶ تکبیر تحریمہ - یہ نماز سے باہر کی آخری شرط ہے اور نماز کے اندر کا پہلا رکن ہے

مسئلہ - ان تمام شرائط میں سے اگر کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو نماز ہی نہ ہوگی۔ اس لئے نماز سے پہلے ان تمام شرائط کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

فرائض یا ارکان نماز

تکبیر تحریمہ قیام قرأت رکوع سجود

آخری قعدہ بمقدار تشہد خروج بصنعہ

۱ تکبیر تحریمہ - شرائط نماز میں سے آخری شرط اور ارکان نماز میں سے پہلا رکن ہے - اللہ تعالے کے حضور بہ نیت نماز رو بقبلہ ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھانا ہے۔ اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو تک چھو جائیں۔ تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ رو رہنا چاہیئے۔

۲ قیام - نماز کے اندر قیام فرض ہے - بغیر عذر شرعی اگر قیام نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی بیمار بھی جتنی دیر کھڑا ہو سکے کھڑا ہو کم از کم تکبیر تحریمہ تو کھڑا ہو کر کہے یا دیوار اور لکڑی کے سہارے ہی کھڑا ہو جائے اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو بیٹھ جائے

۳ قرأت - نماز میں قرآن کریم کا مطلق پڑھنا فرض ہے مگر منفرد نمازی کے لئے الحمد شریف کا پہلی دو رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی - فجر، مغرب، عشا کی فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں امام کا بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے

۴ رکوع - ہر رکعت میں ایک رکوع فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز باطل ہے۔

۵ سجود - ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں انمیں سے کوئی ایک رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

۶ آخری قعدہ - نماز کے اندر آخری قعدہ بقدر تشہد فرض ہے۔

۷ خروج بصنعہ - نماز کا خاتمہ سلام کے ساتھ واجب ہے۔

ف عورت صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائے

Marfat.com

نماز کے واجبات

واجباتِ نماز (۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۲) سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا (۳) ہر فرض کو اُس کے موقع پر ادا کرنا (۴) پہلا قعدہ کرنا (۵) دونوں قعدوں میں التحیات تشہد تک پڑھنا (۶) وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا (۷) ارکان نماز کو ترتیب سے ادا کرنا

نماز کی سنن

نماز کے اندر بیان کردہ فرائض اور واجبات کے علاوہ اور جو کچھ بھی پڑھا جاتا ہے وہ نماز کی سنن ہیں (یا مستحب)

نماز کے مفسدات

جن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وہ یہ ہیں :-

نادانستہ یا دانستہ بول اُٹھنا۔ خوشی یا رنج کے اظہار کے لئے آہ یا واہ کہنا۔ کسی دنیاوی رنج یا درد کی وجہ سے زور سے رونا۔ بے ضرورت کھنکارنا۔ یا گلا صاف کرنا کہ حروف پیدا ہو جائیں۔ قرآن سے دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنا۔ قبلہ کی طرف سے سینہ پھر جانا۔ کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ منہ میں کوئی چیز ڈال کر کھانا پینا۔ خواہ ایک تل یا ایک قطرہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ کوئی چیز پہلے سے منہ میں اٹک رہی ہو تو اگر چنے کے دانے کے برابر نہ ہو تو نگلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ اس کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ منہ میں پان وغیرہ رکھ کر نماز ادا کرنا جس سے پیک حلق میں اُترے مصیبت یا خوشخبری کے وقت انا للہ ..... یا الحمد للہ کہنا۔ نماز کے ہر رکن میں کم از کم تین بار عمل کثیر کرنا۔ یعنی ایک ہی رکن میں ہاتھ یا پاؤں سے تین بار ایسی حرکت کرنا کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے ⁂

Marfat.com

مکروہات نماز

بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ نماز کے اندر کئے جائیں تو نماز ٹوٹتی تو نہیں مگر اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے اور کرنے والے کے ذمے گناہ لازم آتا ہے۔ ایسے کاموں کو مکروہات نماز کہتے ہیں۔

مکروہات نماز۔ داڑھی، بدن یا کپڑوں وغیرہ سے کھیلنا، کنکریوں کو ہاتھ یا پاؤں سے ہٹانا۔ اگر کنکریوں کے سبب سجدہ میں مشکل ہو تو ہٹانے کے لئے ایک دو بار ہاتھ بڑھانا جائز ہے۔ انگلیاں چٹخانا۔ دائیں بائیں منہ موڑ کر دیکھنا۔ جلسے یا قعدہ میں بلا عذر دونو پاؤں کھڑے کرکے بیٹھنا۔ چار زانو بیٹھنا۔ کتے کی طرح بیٹھنا۔ سلام کے جواب میں ہاتھ اُٹھانا۔ کپڑے کو سمیٹنا۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں کسی کے ہنسانے یا نماز میں خلل ڈالنے کا احتمال ہو۔ یا جہاں کوئی شخص اس کی طرف منہ کئے بیٹھا ہو۔ تصویر والے کپڑے یا ایسے مصلے پر نماز پڑھنا جس پر تصویر کھچی ہو۔ دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے زیادہ لمبا کرنا کسی نماز میں پڑھنے کے لئے ایک ہی سورت مقرر کر لینا۔ کندھے پر رومال یا تولیہ ڈال کر نماز پڑھنا۔ چادر یا گلوبند کے دونو کناروں کو سامنے کی طرف لٹکا کر نماز پڑھنا۔ اگر گلے میں لپیٹ کر رکھا جائے تو جائز ہے اتنے میلے کچیلے کپڑے پہنکر نماز پڑھنا جن سے کسی کے ہاں جانے سے شرم محسوس ہو۔ پیشاب یا پاخانہ کے وسواس کی حالت میں نماز پڑھنا۔ سخت بھوک کی حالت میں کھانا سامنے ہو تو پہلے نماز پڑھنا۔ لیکن اگر نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو تو پہلے نماز ادا کرے۔ بلا ضرورت کھنکھارنا یا بلا ضرورت کسی چیز کے سہارے کھڑا ہونا۔ سورۃ ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا اور سورۃ کا وہاں پورا کرنا۔ پاؤں کی جگہ کی نسبت سجدے کی جگہ بلا ضرورت بالشت بھر سے اونچی ہونا

Marfat.com

سجدہ سہو

مسئلہ۔ ترکِ واجب۔ تکرارِ واجب۔ تقدیم واجب اور تاخیرِ فرض سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

مسئلہ۔ نماز کا کوئی فرض رہ جائے تو نماز ہی نہیں ہوتی اور نہ اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ دوبارا پڑھنی چاہیئے لیکن واجبات میں سے اگر کوئی ایک یا کئی رہ جائیں یا کوئی واجب آگے پیچھے ہوجائے یا نماز میں اتنی دیر سوچتے رہیں کہ تین بار سُبحان اللہ کہ سکیں یا چار رکعت نماز فرض یا سنّت میں درمیانی تشہد نہ پڑھ سکیں یا دو دفعہ پڑھ لیں یا غلطی سے درمیانی تشہد میں درود شریف کے الفاظ اللّٰھم صلّی علیٰ محمد تک یا اس سے زائد پڑھ لیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں پہلا قعدہ یاد نہ رہے اور تیسری رکعت کے لئے اُٹھتے اُٹھتے یاد آجائے تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو فوراً قعدہ کے لئے بیٹھ جانا چاہیئے۔ سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہوگیا تو اب قیام میں چلے جانا چاہیئے اور سجدہ سہو واجب ہوجائیگا۔

مسئلہ۔ اگر آخری قعدہ یاد نہ رہے اور قیام میں چلے جائیں تو سجدے سے پہلے پہلے جس وقت یاد آجائے فوراً بیٹھ جانا چاہیئے اور آخر میں سجدۂ سہو ادا کرنا چاہیئے۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو اب ساری نماز جاتی رہی۔ دوبارا ادا کرے۔ لیکن اگر اس پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی رکعت بھی شامل کرلے اور آخر میں سجدہ سہو ادا کرے تو نفلوں کا ثواب حاصل ہوجائیگا۔

مسئلہ۔ اگر آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار تک بیٹھ کر غلطی سے کھڑا ہوجائے تو سجدہ کرنے سے پیشتر اگر یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو ادا کرے۔ لیکن اگر اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو

Marfat.com

ایک اور رکعت اس کے ساتھ ضرور شامل کرے اور آخر میں سجدہ سہو ادا کرے اس صورت میں پہلی رکعتیں فرض اور بعد کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی شرعی غلطی یا سقم کی بنا پر دوبارہ جماعت کرائی جائے تو اس جماعت میں صرف وہی نمازی شریک ہو سکتے ہیں جو پہلی جماعت میں بھی شریک تھے کوئی نیا نمازی اس جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ اصل نماز تو ہو چکی اب یہ جماعت صرف پہلی ادا شدہ نماز کی غلطی کو درست کرنے کیلئے دہرائی جا رہی ہے۔

سجدہ سہو کا طریقہ } آخری قعدہ میں صرف تشہد تک پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر دو اور دو سجدے کر کے پھر قعدے میں بیٹھو اور پورا التحیات یعنی تشہد۔ درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوطرف سلام پھیر دو۔

سجدہ تلاوت

قرآن کریم میں چودہ آئتیں ایسی ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے ایک سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

طریقہ ادائیگی۔ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہ کر سجدے میں چلے جائیں اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور بس تشہد۔ درود۔ دعا یا سلام ضروری نہیں۔ تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھانے کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ نماز کی قرأت میں سجدے کی آئت پڑھی جائے تو اسی وقت سجدہ کر کے نماز پوری کرنی چاہیئے اگر نماز کے اندر سجدہ تلاوت نہ کیا جائے تو پھر اس کی ادائیگی کی اور کوئی صورت نہیں رہتی۔ استغفار کرے۔

مسئلہ۔ اگر نماز کے اندر کسی غیر نمازی سے آیت سجدہ سنے تو اس کی ادائیگی نماز کے بعد کر دے۔ نماز کے اندر اگر سجدہ کرے گا تو ادا نہ ہو گا مگر نماز بھی فاسد نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر امام سے ایسے آدمی نے آیت سجدہ سنی جو ابھی جماعت میں شریک نہیں ہوا تو اس پر بھی سجدہ واجب ہو گا۔ خواہ جماعت میں شریک ہونے سے پہلے ادا کرے خواہ نماز کے بعد

Marfat.com

ضروری ہدایات

ہر مُسلمان کو بہُت سی سُورتیں اور رکوع حفظ ہونے چاہئیں تاکہ ہر رکعت میں سورتیں بدل کر پڑھی جائیں۔ ایک ہی سُورت ہر رکعت میں پڑھنا مستحسن نہیں۔ پہلی رکعت میں جو سُورت پڑھی جائے دُوسری رکعت میں اس کے بعد کی سُورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہیئے اُوپر کی سورت پڑھنی مکروہ ہے اگر بھُول کر پڑھی جائے تو مضائقہ نہیں۔ ایک سورت شروع کر کے چھوڑ دینا اور دُوسری شروع کرنا مکروہ ہے اگر کسی کو نماز نہ آتی ہو تو اُس کو نماز معاف نہیں ہوجاتی۔ وہ اپنی نماز کے ہر رکن میں

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

پڑھتا رہے اور ساتھ ہی نماز سیکھتا جائے ورنہ گنہگار ہوگا۔

نوٹ :۔ عوام کی سہولت کے لئے صفحہ نمبر ۸۴ تا ۱۱۵ پر چند چھوٹی چھوٹی سورتیں معہ ترجمہ درج کردی گئی ہیں۔ ان کو ضرور یاد کرلیں۔

Marfat.com

اذان کا طریقہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ کے رسول ہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

نماز کے لئے حاضر ہو نماز کے لئے حاضر ہو

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

نجات پانے کے لئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ

صبح کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد دو بار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نماز نیند سے بہتر ہے ۔ نماز نیند سے بہتر ہے ۔
کے الفاظ زائد کہیں ۔

اقامت (تکبیر)

جو الفاظ اذان کے ہیں وہی اقامت کے ہیں ۔ البتہ اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔ کھڑی ہوگئی نماز ۔ کھڑی ہوگئی نماز ۔ کہنا چاہیئے ۔

Marfat.com

اذان و اقامت کے مسائل

مسئلہ - اذان سننے والے کو چاہیئے کہ مؤذن کی زبان سے جو الفاظ سُنتا جائے - اسی طرح کہتا جائے مگر جب "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه" سُنے تو اس کے جواب میں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے - جب مؤذن دوسری بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو چاہیئے اپنے دونو ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چومے اور آنکھوں پر رکھ کر کہے :- قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

مسئلہ - حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرا نام سُنکر انگوٹھے چومے اور آنکھوں پر لگاکر قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہے گا اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی اور میں قیامت کے دن اُسکی سفارش کرونگا ؏

مسئلہ - حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے اور قد قامت الصَّلٰوة کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے

مسئلہ - اذان کھڑے ہوکر کہنا چاہیئے - بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اذان کے وقت دنیا کی باتیں کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ سلام یا سلام کا جواب بھی نہ دے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اذان کے وقت دنیا کی باتوں میں مشغول ہوتا ہے اُس کا خاتمہ اچھا نہ ہوگا - اذان سنکر یہ دعا پڑھنے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا حقدار ہو جاتا ہے -

؏ یہ مسئلہ تفسیر روح البیان دیلمی - موضوعات کبیر - ردالمختار وغیرہ میں موجود ہیں - آدم علیہ السلام کی سنت صدیق اکبر کا فعل خضر علیہ السلام سے منقول ہے دیکھو منیر العینین نور العینین وغیرہ کتابیں ۱۲ مصح

Marfat.com

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ

الہی! تو پروردگار ہے اس کامل بلاوے کا اور اس نماز

الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا وَمَولٰنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ

کا جو قائم ہونے والی ہے حضرت سیدنا و مولٰنا محمد صلی اللہ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا

علیہ وسلم کو وسیلہ دے اور بزرگی اور بلند درجہ اور ان کو مقام

مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ

محمود میں کھڑا کر وہ مقام محمود جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور

الْقِیَامَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ہ بِرَحْمَتِکَ

ہمیں یوم قیامت شفاعت نصیب کر۔ بیشک تیرا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اپنی رحمت سے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

Marfat.com

نقشہ تعداد رکعات نماز

نام نماز	سنت قبل فرض	فرض	سنت بعد فرض	نفل	وتر واجب	[illegible]
فجر	۲ دو	۲ دو	۰	۰	۰	۴ چار
ظہر	۴ چار	۴ چار	۲ دو	۲ دو	۰	۱۲ بارہ
عصر	۴ چار غیر موکدہ	۴ چار	۰	۰	۰	۸ آٹھ
مغرب	۰	۳ تین	۲ دو	۲ دو	۰	۷ سات
عشا	۴ چار غیر موکدہ	۴ چار	۲ دو	۲ عہ	۳ واجب - ۲ نفل	۱۷ سترہ
تراویح	۰	۰	۲۰ بیس موکدہ	۰	۰	۲۰ بیس
تہجد	۰	۰	۰	دو تا ۱۲	۰	۱۲ بارہ
جمعہ	۴ چار	۲ دو باجماعت	۶ چھ	۲ دو	۰	۱۴ چودہ
عید الفطر	۰	۲ دو واجب	۰	۰	۰	۲ دو
عید الضحیٰ	۰	۲ دو واجب	۰	۰	۰	۲ دو

Marfat.com

اوقات نمازِ پنج گانہ

نمازِ فجر۔ صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک فجر کی نماز کا وقت ہے۔ صبح کو بہت سویرے مشرق کی طرف لمبی سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔ اس کے بعد پھر چوڑی چوڑی سفیدی پھیلتی جاتی ہے یہ صبح صادق ہے۔ اس وقت سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک فجر کی نماز کا وقت ہے۔ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک جب اچھی طرح روشنی ہو جائے تو نماز پڑھنی چاہیئے۔

نمازِ ظہر۔ دوپہر ڈھلنے سے ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ سایۂ اصلی نکال ڈالنے کے بعد اُس کے دو مثل تک ہو جائے۔

نوٹ:۔ دوپہر ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ جب سورج نکلتا ہے تو ہر چیز کا سایہ بہت لمبا ہوتا ہے۔ پھر جُوں جُوں سورج اُونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے۔ جب یہ گھٹاؤ ایک حد تک پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے وہ دوپہر کا وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

نمازِ عصر۔ ظہر کے بعد عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔ لیکن جب سورج زرد پڑ جائے اُس وقت عصر کی نماز مکروہ ہے اگر کسی سبب سے دیر ہو جائے اور سورج بھی ڈوبنے لگے تو بھی نماز شروع کر دے اور سورج ڈوبنے پر بھی تمام کر دے۔

Marfat.com

نمازمغرب ۔ سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کا وقت شروع ہوجاتا ہے ۔ اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ آسمان کے مغربی کنارے پر سفیدی رہے ۔ جس کو شفق کہتے ہیں ۔ لیکن مغرب کی نماز میں اتنی دیر کرنا مکروہ ہے کہ تارے نکل آئیں ۔ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے ۔

نمازعشاء ۔ اس کے بعد عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور صبح کاذب تک رہتا ہے ۔

مسئلہ ۔ ابر کے دن فجر اور مغرب کی نمازوں میں دیر کرنا اور عصر کی نمازیں جلدی کرنا مستحب ہے ۔ سورج نکلتے وقت اور نصف النہار یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز درست نہیں ۔ البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہیں پڑھی تو وہ سورج ڈوبتے وقت پڑھ سکتے ہیں ۔ ان تینوں وقتوں میں سجدہ مطلقاً حرام ہے ۔

مسئلہ ۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد نماز مغرب پڑھنے تک نفل ..... پڑھنے درست نہیں مگر قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں اور سجدہ تلاوت بھی کرسکتے ہیں ۔ (اور نماز جنازہ بھی) ۱۲ مصح

مسئلہ ۔ عشا کی نماز سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے ۔ ہاں کوئی مریض ہو یا سفر سے تھکا ماندہ ہو اور کسی کو کہدے کہ نماز کے وقت جگا دینا تب سونا درست ہے ۔

Marfat.com

سارے سال کی عصر کی نمازوں کے اوقات (شروع وقت)

تاریخ	جنوری		فروری		مارچ		اپریل		مئی		جون		جولائی		اگست		ستمبر		اکتوبر		نومبر		دسمبر	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۲	۴	۲۹	۴	۵۰	۵	۴	۵	۲۰	۵	۲۷	۵	۳۲	۵	۲۸	۵	۸	۴	۳۸	۴	۷	۳	۵۲
۲	″	″	″	۳۰	″	۵۱	″	۵	″		″	″	″	″	″	۲۷	″	۷	″	۳۷	۴	۶	″	″
۳	″	۳	″	۳۱	″	″	″	″	″	۲۱	″	″	″	″	″	۲۷	″	۶	″	۳۶	″	″	″	″
۴	″	″	″	″	″	۵۲	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۲۶	″	۵	″	۳۵	″	۵	″	″
۵	″	۴	″	۳۲	″	″	″	۶	″	۲۲	″	″	″	″	″	۲۶	″	۴	″	۳۴	″	۴	″	″
۶	″	۵	″	″	″	۵۳	″	″	″	″	″	۲۸	″	″	″	۲۵	″	۳	″	۳۳	″	″	″	″
۷	″	۶	″	۳۳	″	۵۳	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۲۴	″	۲	″	۳۲	″	۳	″	۵۳
۸	″	۷	″	۳۴	″	۵۴	″	۷	″	۲۳	″	″	″	″	″	۲۴	″	۱	″	۳۱		″	″	″
۹	″	۸	″	″	″	۵۵	″	″	″	″	″	″	″	۳۱	″	۲۳	″	۰	″	۳۰	″	۲	″	″
۱۰	″	۹	″	۳۵	″	″	″	۸	″	″	″	″	″	″	″	۲۲	۴	۵۹	″	۲۹	″		″	″
۱۱	″	″	″	۳۶	″	۵۶	″	″	″	″	″	۲۹	″	″	″	۲۲	″	۵۸	″	۲۸	″	۱	″	۵۴

Marfat.com

۱۲	۴	۱۰	۴	۳۷	۴	۵۶	۵	۸	۵	۲۳	۵	۲۹	۵	۳۱	۵	۳۱	۴	۵۷	۴	۴۷	۴	۰	۳	۵۴
۱۳	″	۱۱	″	۳۸	″	۵۷	″	۹	″	۲۴	″	″	″	″	″	۲۰	″	۵۶	″	۲۶	۳	۵۹	″	″
۱۴	″	۱۲	″	۳۹	″	۵۸	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۲۰	″	۵۵	″	۲۵	″	″	″	۵۵
۱۵	″	۱۳	″	۴۰	″	″	″	۱۰	″	″	″	″	″	″	″	۱۹	″	۵۴	″	۲۴	″	۵۸	″	″
۱۶	″	۱۴	″	۴۱	″	۵۹	″	″	″	″	″	۳۰	″	۳۰	″	″	″	۵۳	″	۲۳	″	″	″	″
۱۷	″	۱۵	″	″	″	″	″	۱۱	″	″	″	″	″	″	″	۱۸	″	۵۲	″	۲۲	″	۵۷	″	۵۶
۱۸	″	۱۶	″	۴۲	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۵۱	″	۲۱	″	″	″	″
۱۹	″	۱۷	″	۴۳	۵	۰	″	۱۲	″	۲۵	″	″	″	″	″	۱۷	″	۵۰	″	۲۰	″	۵۶	″	″
۲۰	″	۱۸	″	۴۴	″	۰	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۱۷	″	۴۹	″	۱۹	″	″	″	۵۷
۲۱	″	۱۹	″	۴۵	″	۰	″	۱۳	″	″	″	۳۱	″	″	″	۱۶	″	۴۸	″	۱۸	″	″	″	″
۲۲	″	۲۰	″	۴۶	″	۱	″	۱۴	″	″	″	″	″	۲۹	″	۱۵	″	۴۷	″	۱۷	″	۵۵	″	″
۲۳	″	۲۱	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۱۴	″	۴۶	″	۱۶	″	″	″	۵۸
۲۴	″	۲۲	″	۴۷	″	″	″	۱۵	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۴۵	″	۱۵	″	″	″	″
۲۵	″	۲۳	″	۴۸	″	۲	″	۱۶	″	″	″	″	″	″	″	۱۳	″	۴۴	″	۱۴	″	۵۴	″	″
۲۶	″	۲۴	″	۴۹	″	″	″	۱۷	″	۲۶	″	″	″	″	″	۱۲	″	۴۳	″	۱۳	″	″	″	۵۹
۲۷	″	۲۵	″	″	″	۳	″	″	″	″	″	″	″	″		۱۱	″	۴۲	″	۱۲	″	″	″	″
۲۸		″	″	۵۰	″	″	″	۱۸	″	″	″	۳۲	″	۲۸	″	″	″	۴۱	″	۱۱	″	۵۳	۴	″
۲۹	″	۲۶	۰	۰	″	″	″	۱۹	″	″	″	″	″	″	″	۱۰	″	۴۰	″	۱۰	″	″	″	۰
۳۰	″	۲۷	۰	۰	″	۴	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	″	۳۹	″	۹	″	″	″	۱
۳۱	″	۲۸	۰	۰	″	″	۰	۰	″	″	۰	۰	″	″	″	۹	۰	۰	″	۸	۰	۰	″	۱

Marfat.com

پنجگانہ نماز باجماعت پڑھنے کا شرف

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے :-
صَلٰوۃُ الجَمَاعَۃِ تَفضُلُ صَلٰوۃَ الفَذِّ بِسَبعٍ وَّ عِشرِینَ دَرَجَۃً ۔
نماز باجماعت پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجے بلند اور بڑھ کر ہے ۔ دوسری حدیث میں فرمایا :- اَلجَمَاعَۃُ مِن سُنَنِ الہُدٰی لَا یَتَخَلَّفُ عَنھَا اِلَّا المُنَافِقُ ۔
یعنی جماعت سنت موکدہ ہے ۔ منافق ہی اس کو ترک کرتا ہے ۔
ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ظہر کی نماز جماعت سے پڑھیگا خداتعالیٰ اس کے گناہ فجر سے اس وقت تک کے معاف فرمادیگا اور جب پھر عصر کی نماز باجماعت پڑھے گا تو اس وقت تک کے سب گناہ معاف کردے گا ۔ پھر اگر مغرب کی نماز باجماعت پڑھے گا تو اس وقت تک کے سب گناہ معاف کردے گا اور جب عشا کی نماز باجماعت پڑھے گا تو فجر سے اس وقت تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور اگر نماز فجر باجماعت پڑھے گا تو فجر تک کے گناہ بخش دیے جائیں گے یہی نمازیں وہ نیکیاں ہیں جن کی وجہ سے تمام برائیاں دور ہوجاتی ہیں ۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جماعت سے رہ جانے والا اگر جانتا کہ جماعت کے چلے جانے سے کیا نقصان ہوتا ہے تو گھسٹتا ہوا جماعت میں شامل ہوتا ۔ پھر فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں شمولیت کا کیا مرتبہ ہے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے ۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ دوسری صف پر بھی ؟ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اُس کے فرشتے صف اوّل پر درود بھیجتے ہیں ۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ! دوسری صف پر بھی ؟ پھر حضور نے فرمایا دوسری صف پر بھی ۔
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، کندھوں کو مقابل کرو اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہوجاتا ہے ۔ حدیث پاک میں ہے :-

Marfat.com

قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّی اَرٰکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ (مشکوٰۃ) پورا کرو صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے بھی (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ تھا کہ آپ آگے اور پیچھے یکساں دیکھتے تھے) فرمایا پہلے اوّل صف کو پورا کرو۔ پھر اس کو جو اس کے بعد ہو اور اسی طرح آخر تک اور اگر کچھ کمی رہے تو وہ پچھلی صف میں رہے۔ فرمایا دائیں طرف والے بائیں طرف والوں سے زیادہ مستحق ثواب ہیں مگر صف کی بائیں طرف کو اس نیت سے پُر کرنا کہ کمی باقی نہ رہے اور صف پوری ہو جائے دُگنے ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

دوسری جگہ حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ

فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ قسم ہے اس ذات مقدس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے خادموں کو لکڑیاں جمع کرنے کا۔ پس لکڑیاں جمع کی جائیں۔ پھر حکم کروں ایک شخص کو کہ وہ امامت کرے پھر میں جاؤں طرف اُن لوگوں کے جو حاضر نہیں ہیں۔ جماعت میں پس جلا دوں اُن کے گھروں کو۔"

اللہ اللہ!! رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین کا جماعت میں شامل نہ ہونے والوں پر اس قدر عتاب اور اظہار ناراضگی۔ مگر آخر شانِ رحمۃ للعالمینی غصہ اور عتاب پر غالب آئی اور پھر خود ہی فرمایا۔ کیا کروں گھروں میں تو عورتیں اور بچے بھی ہوں گے۔ جن پر جماعت میں شمولیت واجب نہیں۔ ان کی خاطر سے میں اپنے اس ارادے سے باز رہتا ہوں۔

ترک جماعت کے عذر

مذکورہ ذیل عذروں کی وجہ سے جماعت کا ترک کرنا گناہ نہیں ہے (۱) بیماری کی وجہ سے (۲) اپاہج ہونے کی وجہ سے (۳) شدید مینہ اور کیچڑ کی وجہ سے (۴) زیادہ سردی کی وجہ سے (۵) سخت اندھیرے کی وجہ سے

Marfat.com

(۶) رات کے وقت آندھی آنے کی وجہ سے (۷) زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے (۸) مریض کی خدمت کرنے کی وجہ سے (۹) مال کے چوری ہو جانے کے خوف سے (۱۰) ظالم کے ظلم اور خوف کی وجہ سے (۱۱) قافلے کے چلے جانے کے خوف سے (۱۲) پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کی حاجت شدید سے یہ سب ترک جماعت کے لئے معقول اور جائز عذر ہیں۔

نماز باجماعت کے احکام و مسائل

پنجوقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر جماعت ترک کرنا گناہ ہے۔ جمعہ اور عیدین کی نمازیں تو بغیر جماعت کے درست ہی نہیں۔ رمضان شریف میں وتروں کے لئے جماعت کرنی مستحب ہے۔ نماز تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے اگر کچھ لوگ جماعت سے پڑھ لیں اور کچھ نہ پڑھیں تو ترک جماعت کی ذمہ داری سے سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔ نفل نمازوں کی جماعت مکروہ ہے اگر خاص اہتمام و تداعی سے پڑھی جائیں

مسئلہ - عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی۔ جمعہ کی ہو یا عیدین کی۔ عورتیں جوان ہوں یا بوڑھی حدیث میں آیا ہے کہ عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا دالان میں پڑھنے سے بھی افضل۔

مسئلہ - اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہے اگرچہ لڑکا ہی ہے تو امام کے داہنی طرف برابر کھڑا ہو۔ اکیلے آدمی کو بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں۔ ان کا امام کے برابر کھڑے ہونا مکروہ ہے اور دو سے زیادہ مقتدیوں کا امام کے برابر کھڑے ہونا مکروہ تحریمی۔ اگر دو مقتدی ایک مرد اور ایک لڑکا ہیں تو دونو پیچھے کھڑے ہوں۔ اگر اکیلی عورت ہو تو وہ امام کے پیچھے کھڑی ہو برابر نہیں۔ اگر زیادہ عورتیں ہوں تو جب بھی یہی حکم ہے۔ اگر

Marfat.com

دو مقتدی ہوں یعنی ایک مرد اور ایک عورت تو مرد امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت ان کے پیچھے۔ اگر دو مرد اور ایک عورت مقتدی ہوں تو دونو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت سب سے پیچھے۔

مسئلہ۔ امام کے برابر کھڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کے پاؤں کا پنجہ امام کی ایڑی کے برابر ہو۔

مسئلہ۔ ایک شخص امام کے برابر جماعت میں کھڑا تھا۔ پھر ایک اور شخص آیا تو امام کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جائے اور آنے والا شخص پہلے مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا پہلا مقتدی خود بخود پیچھے ہٹ آئے یا دوسرا آنے والا اس سے پہلے مقتدی کو پیچھے کھینچ لے۔ خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ جس طرح مناسب ہو کریں مگر پہلے مقتدی کا پیچھے ہٹنا افضل ہے بشرطیکہ اکیلا ہو اگر دو ہوں تو امام آگے ہو جائے۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی کے کہنے یا آواز دینے سے امام آگے بڑھا یا مقتدی پیچھے ہٹا۔ اس خیال اور نیت سے کہ اس کی بات اور حکم مان لو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ امام کو چاہیئے کہ وسط میں کھڑا ہو اگر دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہوا تو خلاف سنت کیا۔ مقتدی کو چاہیئے کہ امام کے عین پیچھے کھڑا ہو۔

مسئلہ نماز کے اندر پہلی صف کو زیادہ فضیلت حاصل ہے پھر دوسری کو پھر تیسری کو۔ لیکن نماز جنازہ میں اس کے برعکس۔ یعنی آخری صف کو فضیلت اور پھر اس سے پہلے کی اور پھر اس سے پہلے کی۔

مسئلہ۔ اگر پہلی صف میں جگہ خالی ہو اور دوسری صف پوری ہو چکی ہو تو دوسری صف کو چیر کر پہلی صف میں خالی جگہ پُر کرے۔ کیونکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص صف کے خلاء کو پورا کرے گا اس کی مغفرت ہو جائیگی

Marfat.com

پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا منع ہے۔

مسئلہ۔ محلہ کی مسجد میں جس کے لئے امام مؤذن اور مقتدی مقرر ہوں امام مقررہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون نماز باجماعت پڑھ لی تو اب کسی دوسرے شخص یا امام کا صورت اولیٰ پر یعنی اذان و اقامت کے ساتھ دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے ہاں اگر اذان و اقامت کے بغیر جماعت ثانیہ ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔ جبکہ محراب سے دائیں یا بائیں یا پیچھے کی طرف ہٹ کر نماز ادا ہو (ہیئت بدلنے کے لئے امام کا محراب سے دائیں بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے) لیکن برخلاف اس کے شارع عام کی مسجد میں جہاں عوام اور مسافر لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اور اس میں کوئی امام یا مؤذن یا مقتدی خاص طور پر مقرر نہ ہوں تو اس مسجد میں اگرچہ نماز اولیٰ اذان و اقامت کے ساتھ ادا ہوئی ہو افضل یہ ہے کہ جو جماعت بھی آئے۔ نئی اقامت کے ساتھ نماز باجماعت قائم کرے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت نماز باجماعت میں مردوں کی صف میں شامل ہوگئی تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی ایک دائیں طرف والے کی۔ ایک بائیں طرف والے کی اور ایک پچھلے نمازی کی اور اگر دو عورتیں اسی طرح مردوں کی صف میں کھڑی ہو جائیں تو چار مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی دو تو دائیں بائیں والے اور دو پیچھے والوں کی اور اگر تین عورتیں ہوں تو دو دائیں بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین نمازیوں کی اور اگر عورتوں کی پوری صف کھڑی ہو جائے تو ان کے پیچھے جتنی صفیں نمازیوں کی ہوں گی ان سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر عورت ابتدائے نماز میں یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت سے ہی مردوں کی صف میں شامل ہو جائے اور دونوں کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو تو اس وقت مردوں کی نماز بطریق مذکورہ بالا فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے

Marfat.com

عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو صرف عورت کی نماز باطل ہوجائیگی

مسئلہ۔ مسجد کے متصل کوئی دالان وغیرہ ہو تو مقتدی اس میں اقتدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ امام کا حال اس سے مخفی نہ رہے یعنی تکبیرات وغیرہ سُن سکے

مسئلہ۔ جماعت جس طرح مسجدوں میں ہوتی ہے اسی طرح گھروں، دُکانوں، اور جنگل میں بھی ہو سکتی ہے لیکن مسجدوں میں جماعت کا ثواب تو مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ گھروں میں مسجد کا ثواب نہیں مل سکتا چنانچہ محلہ کی مسجد میں گھر کی نماز سے پچیس نمازوں کا زیادہ ثواب ہے اور جامع مسجد میں محلہ کی مسجد سے پانسو نمازوں کا زیادہ ثواب ہے بیت المقدس کی مسجد میں پانچ ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں ایک لاکھ پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مکہ معظمہ کی مسجد یعنی کعبہ شریف میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

امامت کا بیان

امامت سرداری کو کہتے ہیں اور امام کسی قوم کے پیشوا کو۔ امامت دو قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل امامت کبریٰ یعنی دین و دنیا کے مصالح کی حفاظت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہونا جسکو خلیفۃ المسلمین بھی کہتے ہیں۔ دوم۔ امامت صغریٰ یعنی نماز میں مقتدیوں کی چند شرائط کے ساتھ پیشوائی کرنا۔

نماز کی اقتدا کی شرطیں مقتدی اقتدا کی نیت بھی کرے۔ مقتدی اور امام کی جگہ ایک ہو۔ اگر امام سوار ہو اور مقتدی پیادہ یا مقتدی سوار ہو اور امام پیادہ یا امام ایک سواری پر اور مقتدی دوسری سواری پر یا امام ایک مکان میں اور مقتدی دوسرے مکان میں تو ان سب صورتوں میں چونکہ اتحاد مکانی نہیں اس لئے امامت صحیح نہیں

Marfat.com

مقتدی کے گمان میں امام کی نماز صحیح ہو اگر مقتدی کی دانست میں امام کی اپنی نماز صحیح نہیں تو امام کی امامت اور مقتدی کی اقتدا دونو صحیح نہیں۔ مقتدی امام کی حالت جان رہا ہو کہ اب امام رکوع میں گیا۔ اب سجدہ میں گیا۔ اب قیام میں ہے اور اب قعدہ میں خواہ خود دیکھ کر جانے یا سُن کر یا دوسروں کو دیکھ کر مقتدی کو امام کے مقیم یا مسافر ہونے کا علم ہو خواہ نماز سے پہلے یا بعد میں اگر ایسی صورت ہو کہ امام نے چار رکعت نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور مقتدیوں کو یہ معلوم نہیں کہ امام نے بھول کر سلام پھیرا یا سفر کی وجہ سے قصر ادا کی تو اقتدا صحیح نہیں

نابالغ کی امامت

مسئلہ۔ کسی نماز میں نابالغ کے پیچھے بالغ کی نماز صحیح نہیں۔ خواہ عید کی نماز ہو یا وتر یا نماز تراویح۔ کیونکہ نابالغ لڑکے کے ذمے کوئی نماز واجب نہیں۔ اس کو صرف عادت ڈالنے کے لئے قبل از بلوغ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے فرض ادا کرنے پر بھی نفلوں کا ثواب ملتا ہے اور نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والوں کا امام نہیں بن سکتا یہ صورت تو فرض نمازوں کی اقتدا کی ہے۔ باقی نفلوں میں بھی نابالغ کی امامت صحیح نہیں۔ کیونکہ بالغ کی نفل نماز نابالغ کی نفل نماز سے قوی تر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بالغ کی نماز نفل شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے اگر کسی وجہ سے نیت توڑ دے گا تو قضا کرنی لازم ہے۔ بہر صورت نابالغ لڑکے کی کسی نماز میں امامت نہیں نابالغ اگر سمجھ دار ہو تو صرف نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے۔

مسئلہ۔ مذکورہ ذیل اشخاص کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔

دائمی مجنون، مدہوش، نابالغ، عورت، خنثیٰ، معذور، شرابی، جواری، زانی، سود خور، بے نمازی، بدعقیدہ یعنی

فرقہ ہائے ضالہ جن کی گمراہی حدِ کفر تک پہنچ چکی ہے مثلاً دیوبندی (موہن ذات رسالت) وہابی ، مرزائی ، رافضی ، خارجی ، قدری ، جبری ، چکڑالوی وغیرہم

مسئلہ ۔ داڑھی منڈانے یا حد شرعی سے زیادہ کتروانے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے ۔ جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے ۔

عہ موہن توہین کرنیوالا ۱۲

امام کے اوصاف

جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی قیامت کی علامات میں سے ہے کہ باہم اہل مسجد بارِ امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے ۔ لیکن کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ اُن کو نماز پڑھا دے ۔ یعنی ایسا وقت آجائے گا کہ کسی میں امامت کی صلاحیت ہی نہ ہوگی ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل زیادہ جانتا ہو اور متقی ہو اور قرأت مسنونہ سے واقف ہو ۔ اگرچہ باقی علوم پر پوری قدرت نہ رکھتا ہو ۔ اس کے بعد جو قاری ہو یعنی علم تجوید جانتا ہو اس کے بعد وہ جو مشتبہ گناہوں سے بچتا ہو ۔ اگر ان تمام صفات میں کم از کم دو مسلمان مساوی ہوں تو ان میں سے خوش اخلاق کو ترجیح دیجائیگی اگر اس میں بھی مساوات ہو تو شرافت نسبی کو اولیٰ سمجھا جائیگا اور سید کی امامت افضل مانی جائے گی ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے متقی اور پرہیزگار امام کے پیچھے نماز پڑھی اُس نے گویا انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور جس نے کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھی اُس نے گویا میرے پیچھے نماز پڑھی ۔

مسئلہ ۔ کسی شخص کی امامت سے اگر مقتدی اور عوام شرعی بنا پر ناراض ہوں تو ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ۔ لیکن اگر مخالفت

Marfat.com

ذاتی یا دنیوی بنا پر ہو تو کراہت بالکل نہیں۔ ایسی مخالفت کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔

مسئلہ۔ نابینا کی امامت جائز ہے۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم امامت کرو۔

مسئلہ۔ امام کو چاہیئے کہ جماعت کے وقت مقتدیوں کی رعایت کرے اور قدرِ مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کرے کیونکہ مقتدیوں میں بعض بوڑھے، بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہیں اور بعض ضروری کام والے بھی۔ لیکن جس وقت اکیلا نماز پڑھے تو چاہے جس قدر دراز کرے۔

مسئلہ۔ عورت صرف عورتوں کی امامت کر سکتی ہے مگر وہ بھی بطور امام صف سے آگے کھڑی نہ ہو بلکہ صف کے اندر دُوسری عورتوں کے بالکل برابر عین وسط میں کھڑی ہو اگرچہ عورتوں کی جماعت اور امامت دونو مکروہ ہیں۔

مسئلہ۔ وضو کرنے والا تیمم کرنے والے کے پیچھے اور پاؤں دھونے والا پٹی یا موزوں پر مسح کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کر سکتا ہے اسی طرح کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ امام کا مسجد کے محراب کے بالکل اندر کی طرف یا مسجد کے دروازے کے اندر کی طرف کھڑا ہونا اور باقی مقتدیوں کا باہر یا صحن مسجد میں کھڑے ہونا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح امام اور مقتدیوں کا اتحاد مکانی نہیں ہوگا اس لیئے امام کو چاہیئے کہ امامت کے وقت محراب مسجد یا دروازۂ مسجد سے قدم باہر نکال کر کھڑا ہو تاکہ اتحاد مکانی ہو جائے۔

صفوں کی ترتیب } امامت کرانے سے پہلے لازم ہے کہ تمام صفوں کو برابر کرلیں۔ درمیان کے فاصلے بند کر دیں۔

Marfat.com

کندھے سے کندھا ملالیں اور قدم سے قدم برابر رکھیں۔ آگے پیچھے نہ ہوں۔
امام پہلی صف کے آگے عین وسط میں کھڑا ہو۔ اگر دائیں بائیں کھڑا ہوگا تو سنت کی مخالفت لازم آئے گی۔ پھر امام کے ٹھیک پیچھے وہ شخص کھڑا ہو۔ جو جماعت میں سب سے افضل ہو اور امامت کی اہلیت اور صلاحیت رکھتا ہو تاکہ وقت ضرورت وہ امام کی جگہ کھڑا ہو سکے۔

مسئلہ۔ اگر مندرجہ ذیل امور کو امام سہواً ترک کر دے تو مقتدی کو بھی ترک کرنا لازم ہے۔

عیدین کی تکبیریں۔ پہلا قعدہ۔ سجدہ تلاوت۔ سجدہ سہو اور دعائے قنوت

مسئلہ۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں مقتدی پر امام کی تابعداری لازم نہیں:۔

(۱) امام عیدین کی تکبیریں زائد کہ جائے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۲) امام نماز جنازہ میں چار سے زائد تکبیریں کہ دے تو مقتدی چار ہی کہیں۔

(۳) اگر امام کسی رکن میں زیادتی کرے مثلاً دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کرے ایک رکوع کی بجائے دو رکوع تو مقتدی ایسا نہ کریں۔

(۴) امام پانچویں رکعت کے لئے بھول کر کھڑا ہو گیا۔ اگر قعدہ اخیر کر چکا ہے تو مقتدی اس کے لوٹ آنے کا انتظار کریں اگر سجدہ کرنے سے پہلے امام لوٹ آئے تو مقتدی اس کے ساتھ ہی سلام پھیریں اور اس کے ساتھ ہی سجدہ سہو ادا کریں لیکن اگر امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو اب مقتدی خود سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر لیں۔ اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہ کیا تھا اور پھر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب امام اور مقتدی سب کی نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ مقتدیوں نے تشہد پڑھ کر ہی سلام پھیرا ہو۔

مسئلہ۔ مندرجہ ذیل امور کو اگر امام ترک کر دے تو مقتدی ضرور ادا کرے۔

(۱) اگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی ضرور اٹھائیں

(۲) امام تکبیرات انتقالی یعنی رکوع و سجود کی تکبیریں نہ کہے تو مقتدی ضرور کہیں

(۳) اگر امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو مقتدی ربنا لک الحمد ضرور کہیں۔

Marfat.com

نماز کی نیتوں کا بیان

مسئلہ - ہر نماز کی نیت اس طرح کرو۔ نیت کی میں نے اس نماز کی پڑھتا ہوں خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے۔

فرض - دو (تین یا چار) رکعت نماز فرض۔ فرض اللہ تعالیٰ کے۔ وقت نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب یا عشا منہ طرف کعبہ شریف کے (اگر امام کے ساتھ باجماعت پڑھے تو کہے پیچھے اس امام کے۔ عورت کے لئے جماعت ہی نہیں) اللہ اکبر کہتا ہوا دونو ہاتھوں کو اٹھائے اور کانوں کی لو سے لگا کر زیر ناف باندھ لے[1]۔

سنۃ - دو (یا جیسی نماز ہو) رکعت نماز سنت۔ متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت نماز فجر (یا جوبھی وقت ہو) منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

نفل - دو رکعت نماز نفل۔ منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

وتر - تین رکعت نماز وتر واجب اس رات کے منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر:

تراویح - دو رکعت نماز سنت تراویح منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

تہجد - دو رکعت نماز نفل تہجد منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

جمعہ - دو رکعت نماز فرض جمعہ منہ طرف کعبہ شریف کے پیچھے[2] اس امام کے اللہ اکبر

سنۃ قبل جمعہ - چار رکعت نماز سنت قبل جمعہ متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

سنۃ بعد جمعہ - چار رکعت نماز سنت بعد جمعہ متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

---

[1] عورت اللہ اکبر کہ کر دونو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاکر سینہ پر باندھیگی [2] عورت پر جمعہ فرض ہی نہیں تو جماعت کیسی۔ عورت جمعہ کے دن بھی اپنے گھر میں ہی ظہر کی نماز ادا کریگی۔

Marfat.com

سنت بعد جمعہ - دو رکعت نماز سنت بعد جمعہ متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

عیدین - دو رکعت نماز عید الفطر یا عید اضحیٰ واجب معہ چھ واجب تکبیروں کے منہ طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

نماز کی ترکیب مع ترجمہ اور ضروری مسائل

پہلا فرض - تکبیر تحریمہ

نیت کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونو ہاتھ کانوں کی لو[1] تک اٹھاؤ اور معاً ناف[2] کے نیچے باندھ لو۔ تکبیر کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑ کر باندھنا خلاف سنّت ہے -

دوسرا فرض - قیام

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ط

اللہ تعالیٰ کے حضور مودب کھڑے ہو جاؤ

اس طرح کہ نہ آگے کو جھکے نہ پیچھے کو اور نظر مقام سجدہ پر رہے۔ اس کے بعد یوں ثنا پڑھو :-

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

اے ہمارے اللہ! تو پاک ہے اور تمام خوبیوں کا مستحق ہے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند

---

[1] عورتیں صرف کندھے تک ہاتھ اٹھائیں [2] عورتیں سینہ پر ہاتھ باندھیں -

جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ہے تری شان اور نہیں کوئی معبود لائق عبادت کے سوائے تیرے

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں میں شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشش کرنیوالا نہایت مہربان ہے

مسئلہ۔ اگر اکیلے نماز فرض پڑھو تو پہلی رکعت میں ثنا۔ تعوذ۔ تسمیہ۔ الحمد۔ شریف اور کوئی سورت پڑھو اور دوسری رکعت میں صرف بسم اللہ الحمد شریف اور کوئی سورت ملا کر پڑھو۔ تین یا چار رکعت کی نماز ہو تو دو رکعت کے بعد التحیات، تشہد تک پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری و چوتھی رکعت میں صرف تسمیہ اور الحمد شریف پڑھو اگر وتروں یا دو سے زیادہ سنتوں کی نیت ہو تو باقی تمام رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد بھی سورت ملانا واجب ہے اگر چار غیر مؤکدہ سنتوں یا چار نفلوں کی نیت کی ہے تو دوسری رکعت کے بعد پورا التحیات مع تشہد۔ درود اور دعا کے پڑھو اور بغیر سلام پھیرے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور حسب سابق تیسری رکعت میں بھی ثنا یعنی سبحانک اللہ اور تعوذ یعنی اعوذ باللہ۔ تسمیہ یعنی بسم اللہ اور الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت پڑھو اور چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ اور الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھو اور اخیر میں پورا التحیات مع تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دو۔

مسئلہ۔ اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھو تو صرف ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم ....

Marfat.com

غیولثہ تک پڑھ کر چپ ہوجاؤ۔ کیونکہ تعوذ۔ تسمیہ۔ الحمد شریف اور قرأت امام کے ذمے ہے اگر جماعت میں شامل ہونے کے وقت امام نے قرأت شروع کردی تو اب ثنا بھی مت پڑھو بلکہ صرف تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ زیر ناف باندھ لو اور چپ چاپ قرأت کی طرف کان لگائے رکھو ظہر اور عصر کی نماز میں امام خفیہ پڑھتا ہے اس وقت اگر پہلی رکعت میں شامل ہو تو صرف ثنا پڑھ لو اور خاموش کھڑے رہو۔

مسئلہ۔ جس شخص کی کوئی رکعت یا رکعتیں جماعت سے رہ جائیں اور وہ بعد میں شریک ہوا ہو اُسے چاہیئے کہ امام کے نماز ختم کرنے اور دو نو طرف سلام پھیر دینے پر خود سلام نہ پھیرے بلکہ اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز کو اسی ترتیب کے ساتھ پورا کرے۔ جس ترتیب سے اُس کی رکعتیں رہ گئی تھیں مثلاً اگر صرف پہلی رکعت رہ گئی ہے تو اُٹھ کر سبحان اللھم۔ اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ کر نماز مکمل کرے۔ اگر چار رکعتوں والی نماز ہو اور امام کے ساتھ آخری رکعت ملی ہو تو باقی ماندہ اسی طریقہ سے ادا کرے۔ امام کے سلام پھیرنے پر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور سبحانک اللھم۔ اعوذ باللہ۔ بسم اللہ الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع کرے اور پھر دو سجدے کر کے التحیات میں تشہد تک پڑھے اور کھڑا ہو جائے یہ گنتی میں دو رکعتیں ہو گئیں اب تیسری رکعت شروع ہو گی اس میں صرف بسم اللہ۔ الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھو اور رکعت پوری کر کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے شروع میں بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھو یہ تمہاری آخری رکعت ہو گی۔ اب التحیات میں تشہد درود اور دعا کے ساتھ سلام پھیر دو۔

مسئلہ۔ اسی طریقہ سے تین رکعت والی نماز مغرب با جماعت ادا کرو۔ فرض کرو کہ امام کے ساتھ صرف ایک یعنی آخری رکعت ملی تو امام کے سلام پھیرنے پر کھڑے ہو جاؤ اور اپنی نماز کو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے

Marfat.com

سبحانک اللہ، اعوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ الحمد شریف اور کسی سورت کے ساتھ ادا کرو یہ تمہاری گنتی میں دوسری رکعت ہوگی مگر ترتیب میں پہلی۔ چونکہ گنتی میں دوسری رکعت ہے اس لئے تشہد تک التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس میں بسم اللہ الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھو اور رکوع و سجود کے بعد التحیات میں بیٹھ کر تشہد۔ درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دو۔

مسئلہ گنتی میں دو رکعت ہو جانے کے بعد التحیات کیلئے بیٹھنا واجب ہے

مسئلہ۔ فرضوں میں صرف پہلی دو رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے باقی تیسری اور چوتھی رکعت میں واجب نہیں لیکن جماعت کے ساتھ جب آپ مسبوق کی حیثیت میں شامل ہوں گے اور آپ کی ایک، دو یا تین رکعت رہ جائیں گی۔ تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد آپ اپنی نماز کو پہلی رکعت کی طرح سبحانک اللہ سے شروع کریں گے، کیونکہ ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ رکھا جائیگا یعنی جس قسم کی رکعت رہ گئی ہے۔ اسی طور پر اس کی ادائیگی ہوگی

مسئلہ۔ فرض کرو کہ مغرب کی نماز میں آپ ایسے موقع پر جماعت میں شامل ہوئے کہ امام دو رکعت ادا کر کے درمیانی قعدہ میں بیٹھا ہے تو آپ بھی تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر دوسری تکبیر کہتے ہوئے امام کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اگرچہ آپ کے بیٹھتے ہی امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے مگر آپ پر واجب ہے کہ التحیات تشہد تک پڑھ کر اٹھیں اور امام کے ساتھ شامل ہوں اگر اس وقت امام رکوع میں جا چکا ہے تو آپ بھی فوراً اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں یہ امام کی تیسری رکعت ہوگی مگر آپ کی صرف پہلی۔ اب امام تینوں رکعت پڑھ کر آخری قعدہ کرے گا اور التحیات۔ تشہد۔ درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیگا مگر آپ صرف تشہد تک پڑھ کر خاموش رہیں اور امام کے دونو طرف سلام پھیر دینے پر آپ اللہ اکبر

Marfat.com

کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیں۔ اب آپ کے ذمے ترتیب کے لحاظ سے پہلی دونو رکعت واجب الادا ہیں جماعت کے ساتھ آپ نے صرف تیسری رکعت پڑھی ہے یعنی تعداد کے لحاظ سے آپ نے صرف ایک رکعت تیسری ادا کی ہے لیکن التحیات امام کی متابعت میں دو دفعہ پڑھنا پڑا اب آپ اپنی نماز سبحانک اللہ اعوذ باللہ۔ بسم اللہ اور الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت ملا کر ادا کریں یہ گنتی میں دوسری رکعت ہوگی۔ اس لئے درمیانی قعدہ کریں اور التحیات تشہد تک پڑھیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں۔ اس میں بسم اللہ اور الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت ملا کر پڑھیں اور اپنی رکعت پوری کریں یہ تعداد میں آپ کی تیسری رکعت ہوگی۔ اس کے بعد التحیات۔ تشہد درود اور دعا کے ساتھ سلام پھیر دیں۔ اس طریقہ سے آپ کو تین رکعتوں میں چار دفعہ التحیات پڑھنا پڑا۔ دو دفعہ امام کی متابعت میں اور دو دفعہ ترتیب نماز کی خاطر۔

مسئلہ۔ درمیانی قعدہ میں التحیات صرف تشہد تک پڑھنا واجب ہے اگر اس سے زائد الفاظ مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہ دیا تو کوئی ہرج نہیں فوراً کھڑے ہوجاؤ لیکن اگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک کہ دیا تو اب سجدہ سہو لازم آئے گا۔

مسئلہ۔ اگر امام رکوع میں ہے تو پہلے کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہے دوسری دفعہ اللہ اکبر کہتے ہوئے امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو۔ اگر تکبیر رکوع کی نیت سے کہے اور پہلے تکبیر تحریمہ نہیں کہی تو بھی کافی ہے مگر بغیر قیام کئے صرف اللہ اکبر کہ کر رکوع میں شامل ہوگیا تو سرے سے نماز ہی نہ ہوئی۔

مسئلہ۔ جو شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوگیا۔ اُس کی رکعت مکمل ہوگئی اور جو رکوع میں شریک نہ ہوسکا اُس کی رکعت جاتی رہی۔

Marfat.com

مسئلہ۔ التحیات میں بایاں پاؤں بچھاکر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب ہو۔

مسئلہ۔ ایک شخص فرضوں سے پہلے کی سنتیں ادا کر رہا ہے کہ اتنے میں نماز جماعت کھڑی ہوگئی اگر اس نے ابھی پہلی رکعت کا رکوع نہیں کیا تو فوراً سلام پھیر دے اور جماعت میں شریک ہو جائے اگر پہلی رکعت پڑھ لی ہے تو اب دُوسری بھی مکمل کرے اور دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔ اگر تیسری رکعت میں ہے تو اب چاروں پُوری کرے۔

مسئلہ۔ نماز جماعت میں شریک ہونے کی خاطر اگر دو رکعت سنت پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا تو یہ دونو رکعت نفل شمار کی جائیں گی۔ بعد میں چاروں رکعت سنّت ادا کرنی چاہئیں افضل یہ ہے کہ نماز فرض کے بعد کی متصل دو سنّت پہلے ادا کرے اور بعد میں چار رکعت سنّت پڑھے۔

مسئلہ۔ نماز فجر کی پہلی دو سنتوں کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا فرمان مبارک یہ ہے کہ یہ دو سنتیں واجب کے قریب ہیں۔ اس لئے جب تک یہ گمان رہے کہ جماعت میں التحیات تک بھی شرکت میسّر آجائے گی۔ دو نو سنت قبل فجر ادا کرے اور اگر یہ گمان نہ ہو اور جماعت کے چلے جانے کا یقین ہو تو اب سنتوں کو چھوڑ دو اور جماعت میں شریک ہو جاؤ۔ فرضوں کی ادائیگی کے بعد ان دو رکعتوں کی واجبیت باقی نہیں رہتی بلکہ نفل ہو جاتے ہیں اور طلوع آفتاب تک اب کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ بعد طلوع آفتاب زوال سے پہلے پہلے پڑھ لے تو افضل ہے اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے،

مسئلہ۔ جماعت سے الگ اور دُور سنّت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو۔ صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں۔ افضل یہ ہے کہ اپنے گھر میں پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو

Marfat.com

تو اگر مسجد کے اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں سنت پڑھے اگر مسجد کے اندر اور باہر دو درجے نہ ہوں تو اس کے ستونوں کی آڑ میں پڑھے۔ صف کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنا بھی ناجائز ہے۔

تیسرا فرض۔ قرأت

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط

پڑھو قرآن کریم سے اتنا جتنا آسان ہو۔

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ

اللہ ہی کے لئے ہیں تمام تعریفیں جو کہ دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وہ بہت رحم والا

الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

نہایت مہربان ہے۔ مالک ہے روز قیامت کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور اس میں

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ

تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ پر

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

جن پر تو نے انعام کئے۔ ان لوگوں کی راہ پر نہیں جن پر تو نے عذاب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۝

نازل کیا اور نہ اُن لوگوں کی جو گمراہ ہوئے۔

مسئلہ۔ اگر امام ہو تو صبح اور مغرب اور عشا کی نماز میں بلند آواز سے پڑھے عصر اور ظہر کی نماز میں آہستہ۔ صرف فرضوں کی پہلی دو رکعت میں امام بلند آواز سے الحمد شریف اور سورت پڑھے گا اگر اکیلا پڑھتا ہو تو

Marfat.com

اس کو اختیار ہے کہ صبح اور مغرب اور عشا کی نمازوں میں فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ اکیلا نماز پڑھنے والا ظہر اور عصر کے سب فرضوں کی رکعتوں میں آہستہ پڑھے۔ امام سب تکبیریں یعنی اللہ اکبر اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ۔ امام ہو خواہ مقتدی ہو۔ خواہ اکیلا ہو بہر حال آمین آہستہ کہے آہستہ قرأت یا آہستہ آمین سے مراد کم از کم اتنی آواز ہے جو کہ خود سن سکے۔

مسئلہ۔ جمعہ، عیدین اور فرائض کی اوّل دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کسی سورت کا پڑھنا واجب ہے اور وتر اور سنت و نفل کی ہر رکعت میں فاتحہ اور کسی سورت کا پڑھنا واجب ہے۔

سورۃ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۵

تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

نہ کسی سے وہ پیدا ہوا اور اس کی کوئی برادری یا جوڑ نہیں ہے۔

چوتھا فرض رکوع

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

مسئلہ۔ قرأت کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور اتنا جھکو کہ سر اور کمر بالکل ایک ساتھ اور برابر ہو جائے۔ دونو ہاتھوں سے

اپنے گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لو۔ اُنگلیوں کا رُخ سیدھا رہے۔ بازو اور ٹانگیں بھی سیدھی رہیں۔ نگاہ پاؤں کی پُشت پر ہو اور نہایت خشوع وخضوع سے یہ تسبیح کم از کم تین بار پڑھو۔

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ؕ

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔

پھر یہ دعا کہتے ہوئے رکوع سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اسے قومہ کہتے ہیں اور اس دعا کا نام تسمیع ہے۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط

جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اللہ اس کی سنتا ہے

قومہ کی حالت میں تحمید کہو:۔

تحمید

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ؕ

اے میرے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے

مسئلہ۔ امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں۔

اگر اکیلے پڑھو تو دونوں تسبیح پڑھو:۔

Marfat.com

پانچواں فرض سجدہ

مسئلہ۔ قومہ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جاؤ۔ اس طرح کہ پہلے دونو گھٹنے زمین پر رکھو۔ پھر دونو ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی۔ اور سجدے سے اُٹھتے ہوئے اس کے برعکس۔ یعنی پیشانی پہلے پھر ناک پھر دونو ہاتھ پھر دونو گھٹنے زمین سے اُٹھاؤ۔ سجدے میں ان تمام اعضا کا دونو پاؤں سمیت زمین پر جمے رہنا فرض ہے اگر سجدے میں دونو پاؤں یا پیشانی سے کوئی ایک عضو بھی زمین سے اُٹھ گیا تو سجدہ نہ ہوگا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ بازوؤں کو زمین پر مت بچھاؤ۔ بازو پہلوؤں سے بھی الگ رکھو۔ ران پیٹ سے اور پنڈلی ران سے الگ رکھو[ل]۔ پیشانی دونو ہاتھوں کے درمیان رہے اور نظر ناک پر ہو۔

مسئلہ۔ سجدے میں نہایت خشوع اور خضوع سے کم از کم تین بار یہ تسبیح پڑھو:۔

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پاک ہے میرا رب نہایت عالیشان

مسئلہ۔ ایک سجدہ کرنے کے بعد سیدھے اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اس کو جلسہ کہتے ہیں۔ نظر مقام دل پر رہے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرو یہ ایک رکعت مکمل ہوئی۔ اب تکبیر کہتے ہوئے

[ل] عورت اس کے برعکس کرے یعنی زمین پر بازو بچھائے اور بازو اپنے پہلوؤں سے ملا رکھے۔ ران پیٹ سے اور پنڈلی ران سے ملائے رکھے عورت سجدے میں اپنے سیرن نہ اُٹھائے۔

Marfat.com

کھڑے ہو جاؤ اور دوسری رکعت حسب ہدایت بسم اللہ اور الحمد شریف سے شروع کرو۔ جب یہ رکعت بھی پوری ہو جائے تو قعدہ کرو اگر دو رکعت کی نماز ہے تو یہی آخری قعدہ ہے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو التحیات بقدر تشہد پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور باقی نماز پوری کر کے آخری قعدہ میں التحیات پڑھو:۔

چھٹا فرض۔ آخری قعدہ

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ

ہر قسم کی (مالی۔ لسانی۔ جسمانی) عبادتیں اور دعائیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لئے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ[1] اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

آپ پر سلام ہو۔ اے غیب کی خبریں دینے والے اور اللہ کی رحمتیں اور

---

[1] امام حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یعنی جب نمازی التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کو حاضر کرے اور حضور کا تصور دل میں جما کر السلام علیک ایہا النبی عرض کرے اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور کو پہنچتا ہے اور حضور اس کا تسلی بخش جواب اپنی شانِ کرم کے مطابق عطا فرماتے ہیں۔ درمختار میں جو فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب ہے لکھا ہے کہ نمازی تشہد کے الفاظ سے اس کے معانی مراد ہونے کا ارادہ کرے۔ انشاء کے طور پر گویا کہ نمازی اللہ تعالیٰ کی تحیت کرتا ہے اور اس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اس کے اولیاء پر اور اپنے اوپر سلام پیش کرتا ہے محض اخبار کا ارادہ نہ کرے۔ نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت میں السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ کی شرح میں ایک محبت بھری عبارت تحریر فرماتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ہمیشہ نمازداروں کے پیش نظر اور عبادت کرنے والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال و اوقات

Marfat.com

وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

برکتیں تجھ پر نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ

میں گواہی دیتا ہوں اِس بات کی کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں

(بقیہ نوٹ صفحہ ۵۹) میں اور خاص کر عبادت کی حالت میں اور اس کے اخیر میں کہ نورانیت وانکشاف زیادہ اور قوی تر ہوتا ہے۔ بعض عرفا نے فرمایا کہ ایہا النبی کا خطاب اسلئے ہے کہ حقیقت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم موجودات کے ہر ذرّے اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذوات میں موجود اور حاضر ہیں۔ لہٰذا نمازی کو چاہئے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ انوار قرب اور اسرار معرفت کے ساتھ مستفیض اور فائز ہو اور حضور خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تو نماز لقائے محبوب کا ایک موثق ذریعہ ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں کہ :۔

اے آنکہ در نماز نہ بینی جمال یار
فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازے قضا کند

یعنی جو نمازی نماز کے اندر اپنے مطلوب حقیقی کے وصال سے مشرف نہ ہوسکا اس کی نماز پر میرا عاشقانہ فتویٰ یہ ہے کہ وہ نماز قضا کرے۔

اللہ اللہ یہ تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ جیسے مقبولان بارگاہ کا مقام ہے ہم گنہگاران اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہی غنیمت ہے کہ نماز کے لئے پورے پورے خشوع اور خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں حاضری دیں اور تشہد کے مقام پر پہنچکر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کو اپنی تمام تر توجہ کا مرکز بنائیں اور پھر حضور کی خدمت میں غایت محبت اور عقیدت کے ساتھ سلام وتحیتہ کا نذرانہ پیش کریں کہ یہی حاصل نماز ہے

Marfat.com

درود شریف

ع
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

اے اللہ! رحمت نازل فرما۔ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے

مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ

سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جسطرح تو نے رحمت نازل فرمائی ہمارے

عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

آل پر! بے شک تو بڑی تعریفوں اور بزرگیوں والا ہے۔

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی

اے اللہ! برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار

اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جسطرح برکت نازل فرمائی ہمارے سردار ابراہیم علیہ السلام

پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بیشک تو بڑی تعریفوں اور بزرگیوں والا ہے

ع درود شریف میں آٹھ جگہ "سَیِّدِنَا" پڑھنا مستحب ہے۔ (درالمختار)
عموماً لوگ غافل ہیں ۱۲ مصحح۔

دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ

اے میرے پروردگار مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے

بقیہ نوٹ صفحہ ۵۹ و ۶۰) کسی عاشق صادق نے خوب کہا ہے کہ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

Marfat.com

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ

پروردگار! ہماری دعا کو قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے بخشدے اور میرے

لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

والدین کو بھی اور تمام مسلمانوں کو اُس دن جبکہ عملوں کا حساب ہونے لگے۔

ساتواں فرض۔ خروج بصنعہ

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

تم پر سلام ہو اور اللہ تعالےٰ کی رحمت

مسئلہ۔ تشہد۔ درود اور دعا کے بعد پہلے داہنی طرف سلام پھیرو۔ پھر بائیں طرف۔ اگر اکیلے نماز پڑھتے ہو تو دونو طرف کراماً کاتبین فرشتوں کی نیت کرو اگر امام کے ساتھ پڑھتے ہو تو کراماً کاتبین فرشتوں کی اور امام کی اور اُن لوگوں کی نیت کرو جو جماعت میں شریک ہیں۔

مسئلہ۔ جو شخص بعد میں آکر جماعت میں شامل ہوا ہے اور اُس کی کوئی رکعت رہ گئی ہے تو وہ امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے۔ امام کے دونو طرف سلام پھیرنے کے فوراً بعد کھڑا ہو جائے۔ اگر امام کے ساتھ قصداً سلام پھیریگا تو نماز فاسد ہو جائے گی اگر کچھ وقفہ کے بعد سلام پھیریگا تو سجدہ سہو لازم آئے گا۔ اگر امام کے ساتھ معاً سلام پھیر دیگا اور یاد آتے ہی فوراً کھڑا ہو جائیگا تو سجدہ سہو بھی نہ پڑے گا۔

مسئلہ۔ امام نے سجدہ سہو ادا کرنے کے لیے سلام پھیرا تو مسبوق سلام نہ پھیرے لیکن امام کے ساتھ سجدہ سہو میں ضرور شریک ہو۔ بعد نماز ختم کرنے کے دونو ہاتھ سینہ تک اُٹھا کر پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو اگر امام ہو تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا مانگے اور مقتدی سب آمین کہتے رہیں

Marfat.com

دعا کے ختم ہونے کے بعد دونو ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔
بعد نماز فرض کے یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔

فرضوں کے بعد کی دُعائیں

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ
اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور جو سلامتی ہے تجھ ہی سے ہے اور تیری طرف لوٹتی ہے۔
السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
سلامتی۔ زندہ رکھ ہم کو سلامتی کے ساتھ اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں۔
تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
برکت والا ہے تو اے ہمارے پروردگار اور بلند و بالا ہے تیری شان اے عزت اور بزرگی کے مالک۔

سب سے بہتر اور جامع دعا یہ ہے:-
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں نیکی کی توفیق دے اور آخرت میں بھی نیکی کی اور
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○
ہم کو دوزخ کے دردناک عذاب سے بچا۔

تسبیح فاطمہ } اس کے بعد آیۃ الکرسی پڑھو۔ پھر ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۴ بار اللہ اکبر۔ اس کو تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ اس کے بعد یہ پڑھو:-
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ
اللہ وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ زندہ قائم رہنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ

نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ کون ہے جو سفارش

ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

کرے اُس کے پاس مگر اس کی اجازت سے وہ جانتا ہے ان سب چیزوں کو جو ان کے

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ

سامنے ہیں اور جو ان کے بعد ہونے والی ہیں اور نہ کوئی احاطہ کر سکتا ہے کسی چیز کا اس کے

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

معلومات میں سے مگر جسقدر وہ چاہے۔ حاوی ہے اسکی کرسی آسمانوں اور زمینوں پر

وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

اور نہیں تھکا دیتی اُسکو حفاظت ان دونوں کی اور وہ غالب ہے۔ عظمت والا۔

دُعاے قنوت مع مسائل

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ

اے اللہ! ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے اور معافی چاہتے ہیں تجھ سے اور ایمان لائے ہیں

نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَ

تجھ پر اور بھروسہ رکھتے ہیں تجھ پر اور تعریف کرتے ہیں تیری اچھی اور شکر کرتے ہیں ہم تیرا اور

لَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ؕ اَللّٰهُمَّ

ناشکری نہیں کرتے ہم تیری اور ہم اس سے علیحدہ ہوتے ہیں اور بیزار ہیں جو نافرمانی کرتے

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ

ہیں تیری اے اللہ! تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے

وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور تیرے دربار میں حاضر ہوتے ہیں

وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

اور اُمیدوار ہیں تیری رحمت کے اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

Marfat.com

مسئلہ - دعائے قنوت صرف وتروں میں پڑھی جاتی ہے - وتروں کی نماز پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو فرض نمازوں کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ فرض کی صرف پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت ملائی جاتی ہے اور وتروں کی تینوں رکعتوں میں سورت ملانا واجب ہے اور تیسری رکعت میں سورت کے بعد دونو ہاتھ اللہ اکبر کہ کر کانوں تک اُٹھائے جاتے ہیں۔ پھر ہاتھوں کو زیر ناف باندھ کر یہ دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے - وتروں میں دعائے قنوت اور تکبیر قنوت دونو واجب ہیں اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو سورت اخلاص یعنی قل شریف یا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین بار پڑھے - دعائے قنوت بھی یاد کرنا چاہئے کیونکہ یہ رعایت مجبوری کے لئے ہے وتر صرف رمضان شریف میں باجماعت پڑھے جاتے ہیں - وتروں کے بعد یہ دعا تین مرتبہ بلند آواز سے پڑھو :-

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

پاک ہے وہ بادشاہ پاک ذات والا

اس کے بعد ایک بار کہے

رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

اے ہمارے رب اور اے فرشتوں اور روحوں کے رب

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے دونو ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہ کر ہاتھوں کو زیر ناف باندھ لو اور صرف سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ تک پڑھو پھر دو تکبیروں میں امام کے ساتھ اللہ اکبر کہ کر ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دو اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لو اور چپ چاپ کھڑے ہو جاؤ اب امام الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ کر ایک رکعت پوری کریگا۔

Marfat.com

لیکن دوسری رکعت میں امام الحمد شریف اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہے گا۔ ان تینوں تکبیروں میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو کانوں تک لیجا کر کھلا چھوڑ دو اور چوتھی دفعہ جب امام تکبیر کہے تو اسی حالت میں بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے امام کے ساتھ رکوع میں چلے جاؤ اور رکعت پوری کرو۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھیگا۔ خاموشی سے سنو۔ کیونکہ خطبہ سننا سنت ہے۔ بعدہٗ امام کے ساتھ دعا مانگ کر احباب سے مصافحہ اور معانقہ کرو کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور بڑھتی ہے۔

تکبیر تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

مسئلہ عید اضحیٰ / بقر عید } کی ۹ تاریخ کی فجر کے بعد سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک یعنی ۲۳ باجماعت فرض نمازوں میں ہر نماز جماعت کے بعد ایک دفعہ بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے راستہ میں عید الفطر کی نماز کے واسطے یہ تکبیر آہستہ کہتے ہوئے جانا اور عید اضحیٰ کے دن بلند آواز سے کہنا مستحب ہے۔ عید الفطر کی نماز دیر سے اور عید اضحیٰ کی جلدی پڑھنا مسنون ہے۔ عید الفطر کے دن قبل عیدگاہ جانے کے صدقۂ فطر دینا اور کوئی شیریں چیز کھانا اور عید اضحیٰ کے دن آکر کھانا مسنون ہے۔

Marfat.com

مسافر کی نماز اور سفر کے مسائل

مسافر وہ شخص ہے جس نے تین دن اور تین رات کی راہ اوسط چال سے چلنے کا ارادہ کیا ہو اور وہ شہر کی حدود سے نکل جائے۔ سفر کی مقدار ۳/۸ ۵۷ میل ہے اگر کسی نے مقدار سفر یعنی تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا ایک دن یا اس سے کم عرصے میں طے کر لیا ہے تو بھی وہ مسافر ہے اور اگر تین دن سے کم کی مسافت کو تین دنوں سے زیادہ میں طے کرے تو مسافر نہیں۔ سفر کے لئے ضروری ہے کہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اگر مسافر دو دن کی مسافت کی نیت سے نکلا اور منزل پر پہنچکر دوسری جگہ کا ارادہ کر لیا اور وہ بھی ۳ دن سے کم کی راہ تھی تو مسافر نہیں۔

مسئلہ۔ مسافر پر واجب ہے کہ سفر کے دوران چار فرضوں کی بجائے دوگانہ ادا کرے۔ اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ

(جب تم زمین پر سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نمازیں قصر کرو)

اور اگر قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کر لیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفلیں ہو گئیں مگر سلام میں تاخیر کرنے اور اللہ تعالیٰ کا انعام قبول نہ کرنے کے سبب سے گنہگار رہا اور اگر دوسری رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو فرض ادا ہی نہ ہوئے سب نفل ہو گئے۔ کیونکہ فرض کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور مسافر کی نماز کا دوسری رکعت کا قعدہ فرض ہے۔ سنتوں میں قصر نہیں وہ پوری پوری پڑھے۔ مسافر اگرچہ اپنے سفر میں گناہ کرنے والا ہو جب بھی نمازوں میں قصر کرے۔ مسافر جب تک اپنے شہر میں واپس نہ آئے یا کم از کم پندرہ دن تک رہنے کی نیت نہ کرے۔ نمازیں قصر کرنا ہی ضروری ہے۔ اگرچہ کل یا پرسوں جاتے جاتے سال گزر جائے

Marfat.com

اگر کوئی شخص ایک شہر یا گاؤں میں پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں پندرہ روز یہاں رہونگا تو وہ شخص مقیم ہے وہ نماز پوری پڑھے اگرچہ اسے پندرہ روز سے پہلے ہی سفر سے واپس آنا پڑے۔

مسئلہ۔ وقتی اور قضا نمازوں میں مقیم مسافر کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے اس طرح پر کہ امام کے سلام پھیر دینے پر اپنی دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھے اور ان دونو رکعتوں میں قرأت وغیرہ کچھ نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چُپ کھڑا رہے جیسا کہ امام کے پیچھے ہی پڑھتا ہے۔ امام کو چاہیئے کہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اگر شروع میں نہ کہا تو بعد میں کہ دے أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَإِنِّيْ مُسَافِرٌ یعنی تم لوگ اپنی نماز پوری کرلو۔ میں مسافر ہوں اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو پوری پڑھے اور اگر مقیم اور مسافر کی نماز قضا ہو جائے تو مسافر مقیم کے پیچھے ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وقت کے بعد مسافر کا فرض نہیں بدلتا اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت اور بعد وقت دونو صورتوں میں پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولےٰ واجب ہو گیا فرض نہ رہا اگر امام نے قعدہ اولیٰ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ سجدہ سہو واجب ہے اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔

مسئلہ۔ مسافر امام کے پیچھے اگر مقیم مسبوق کی ایک رکعت رہ جائے یا دو رکعتیں رہ جائیں تو مسبوق کو چاہیئے کہ وہ پہلے اپنی دو رکعتیں بغیر الحمد شریف اور قرأت کے پوری کرے جیسا کہ امام کے پیچھے ہی ادا کرتا ہے۔ اس کے بعد قعدہ کرے اور پھر اُٹھ کر جو رکعتیں ایک یا دو رہ گئی ہیں ویسے ہی ادا کرے جیسے مسبوق کا حکم ہے یعنی اگر ایک رکعت رہ گئی ہو تو اس میں ثنا، اعوذ، بسم اللہ، الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے اور اگر دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو ان میں ایک رکعت

Marfat.com

اسی طرح یعنی ثناء، اعوذ، بسم اللہ، الحمد شریف اور کوئی سورت اور دُوسری میں صرف بسم اللہ اور الحمد شریف اور کوئی سورت ملائے۔ بعدہٗ رکوع، سجدہ وغیرہ کر کے تشہد، درود، دعا کے ساتھ سلام پھیرے

مسئلہ۔ وطن دو قسم کے ہیں ایک وطن اصلی، دوسرا وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہوتی ہے جہاں اُس کی پیدائش ہوئی ہے یا اُس کے گھر کے لوگ رہتے ہیں یا کسی جگہ سکونت اختیار کرلی ہے اور یہ ارادہ کرلیا کہ یہاں سے وطن نہ جاؤنگا اور وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دِن یا اس سے زیادہ ٹھیرنے کا ارادہ کرلیا ہو۔

مسئلہ۔ ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسری جگہ وطن اصلی بنالیا تو پہلا اصلی وطن باطل ہو جائیگا، دونو وطنوں کے درمیان میں مدّت سفر کی ہو یا نہ ہو اگر پہلے اصلی وطن میں بال بچے اور مکان، اسباب وغیرہ موجود ہیں تو دونو وطن اصلی ہیں ورنہ پہلا باطل مگر وطن اصلی سفر کرنے سے باطل نہیں ہوتا یہاں تک کہ مسافر وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ نماز پوری پڑھے گا اگرچہ اقامت یعنی پندرہ روز رہنے کی نیّت نہ کی ہو۔

مسئلہ۔ اکثر ملازم پیشہ لوگ دُوسرے شہروں میں ملازمت کے باعث سکونت رکھتے ہیں اور مکان اسباب وغیرہ ان کا وطن اصلی میں ہوتا ہے اور بال بچوں کو کبھی لے آتے ہیں۔ کبھی چھوڑ آتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ جب وہ اصلی وطن میں داخل ہوں تو داخل ہوتے ہی نماز پوری پڑھیں۔

سفر و حضر کی قضا نمازوں کا بیان

سفر اور حضر دونو قضا نمازوں کو نہیں بدلتے یعنی اگر سفر کی قضا نمازیں ادا کریں تو قصر یعنی چار کے بجائے دو رکعتیں پڑھیں اگرچہ اسوقت

Marfat.com

سفر میں نہ ہو۔ اسی طرح حضر کی قضا نمازیں اگر سفر میں ادا کرنے کا موقع ہو تو پوری پڑھے ۔ حضر مقیم کی جگہ کو کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ عورت کی شادی ہوگئی اور وہ اب سسرال کے ہاں ہی رہنے لگ گئی تو میکا اُس کا اصلی وطن نہ رہا۔ جب کبھی میکے آئے تو جبتک پندرہ روز تک ٹھیرنے کی نیت نہ کرے قصر نماز ہی پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال کے ہاں عارضی طور پر جاتی ہے تو میکے آتے ہی سفر ختم ہوگیا۔ نماز پوری پڑھے ۔

مسئلہ۔ عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنا ناجائز ہے اگرچہ حج کو ہی کیوں نہ جانا ہو۔ نابالغ بچے کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی۔ ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا لازمی ہے۔ بلکہ محرم کے لئے بھی ضروری ہے کہ موجودہ حالات مدنظر رکھتے ہوئے احتیاط کرے کہ وہ سخت فاسق۔ بیباک اور غیر مامون نہ ہو ۔

عیادت یعنی بیمار پرسی کا بیان

مسئلہ۔ حضرت امیرالمومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جائے تو شام تک اس کیلئے ستّر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اگر شام کو جائے تو صبح تک اُس کے لئے ستّر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اُس کے لئے جنّت میں ایک باغ ہوگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو فرماتے کہ کوئی ہرج کی بات نہیں انشاءاللہ تعالیٰ

Marfat.com

تم کو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے اور فرماتے ہیں۔ افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اُٹھ آئے کہ اس میں مریض کے لیئے راحت ہے مثلاً مریض کو پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہے یا مریض نے گھر والوں سے کچھ مانگنا ہے یا مستورات پردے میں بیٹھی ہیں ان کو باہر آنا ہے اور کئی قسم کی مریض کے لیئے حاجتیں ہوتی ہیں لیکن وہ شرم کے سبب کچھ کہ نہیں سکتا۔ اس لئے شرعاً تاکید ہے کہ زیادہ دیر نہ بیٹھے ہاں وہ شخص بیٹھ سکتا ہے جس کے ذمے مریض کی خدمت ہو۔

مسئلہ ۔ عیادت یعنی بیمار پرسی کرنا سنت ہے۔ احادیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں :۔

(۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی عیادت کرنا
(۳) جنازہ کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا
(۵) چھینکنے والے کا جواب دینا

چھینکنے والا الحمد اللہ کہے تو سننے والا یرحمک اللہ کہے پھر چھینکنے والا یَھدِیکُمُ اللہُ وَیُصلِحُ بالکُم کہے۔

مسئلہ ۔ اگر کسی شخص نے آکر کسی دوسرے مسلمان کا سلام پہنچایا تو اس کے جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلَام کی بجائے عَلَیکَ وَعَلَیہِ السَّلَام کہنا چاہیئے تاکہ سلام لانے والا بھی محروم نہ رہے اور سلام بھیجنے والے کو بھی سلام کا جواب مل جائے۔

میّت کے احکام

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ دنیا میں ایسے رہ جیسے مسافر بلکہ راہ گذار اور موت کو کثرت سے یاد کرو۔ کیونکہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کو عارضی بنا دیتی ہے مگر کسی مصیبت

Marfat.com

پر موت کی آرزو نہ کرو کہ اس کی ممانعت آئی ہے زیادہ سے زیادہ یوں کہے کہ الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے نیک گمان رکھے اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ رُوح قبض ہونے کا بڑا نازک وقت ہے کہ اس پر سارے عملوں کا دارومدار ہے بلکہ تمام نتائج اُخروی اسی پر مرتب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہی ہے اور شیطان لعین ہمیشہ ایمان لینے کی فکر میں رہتا ہے ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ جس مسلمان کا آخری کلام کلمہ طیبہ ہوا وہ جنت میں داخل ہُوا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم فرماتے ہیں کہ راہ خدا میں جہاد کیا کرو کہ سختی وقت نزع کی ضرب شمشیر سے ہزار درجہ زیادہ ہے

مسئلہ۔ جب موت کی علامتیں پائی جائیں تو چاہیئے کہ بیمار از سر نو توبہ کرے۔ اگر اس پر کسی کا حق ہو تو اسے ادا کرے اگر کسی سے دُشمنی ہو تو صلح کرے لبوں کو پست کرے۔ ناخن ترشوائے۔ سنّت طریقہ یہ ہے کہ بیمار کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں اور اس کے نزدیک بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھیں اور کلمہ شہادت پڑھنے کا اس کو حکم نہ کریں کہ شاید تنگ دلی اور بے خبری سے کہیں انکار نہ کر دے۔ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی اور بات کی تو پھر تلقین کریں تاکہ اس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو۔ تلقین کرنے والے کوئی نیک آدمی ہوں کیونکہ اس وقت نیک اور پرہیزگار آدمیوں کا ہونا بہت اچھا ہے اور اس کے پاس سورۃ یٰسین کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ جب رُوح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑہ کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں

Marfat.com

میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

مسئلہ۔ میّت کے ذمّے اگر قرض ہو تو جلد سے جلد ادا کر دیں۔ حدیث میں ہے کہ میّت اپنے قرض میں مقیّد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی رُوح معلّق رہتی ہے جب تک قرض ادا نہ کیا جائے۔ میّت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً ہرج نہیں۔

مسئلہ۔ غسل، کفن، دفن میں جلدی چاہیئے کہ حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید آئی ہے اَلْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ یعنی جلدی شیطان سے ہوتی ہے مگر تین جگہ جلدی کرنا ضروری ہے۔ ایک تجہیز و تکفین میّت میں دوسرے لڑکی بالغہ کے نکاح میں جب کفو ملے۔ تیسرے ادائے قرض میں۔ اگر میّت صالح اور نیک عمل ہو تو کہتی ہے قَدِّمُوْنِیْ۔ قَدِّمُوْنِیْ یعنی مجھے آگے لے چلو۔ اگر میّت بدکردار ہے تو اس طرح کہتی ہے اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِیْ یعنی تم مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ اس کی یہ بات سوائے جن و بشر کے باقی ہر چیز سنتی ہے۔

مسئلہ۔ پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیوں کی کثرت ہو جائے اور اس کے لئے دُعا کریں اور نماز پڑھیں کہ ان پر حق ہے۔

مسئلہ۔ جنازے کا سامنے موجود ہونا یعنی کل حصّہ یا اکثر یا نصف مع سر کے سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب میّت کی نماز نہیں ہو سکتی یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصوصیات سے ہے کہ آپ نے نجاشی بادشاہ کا جنازہ باعتبار ہماری نگاہوں کے غائبانہ ادا فرمایا۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دنیا و مافیہا کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ - جنازہ خواہ زمین پر رکھا ہو یا ہاتھوں پر ہو لیکن قریب ہو اور اگر جانور پر رکھا ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ جنازہ مصلے کے آگے قبلہ کی طرف ہو اگر مصلے کے پیچھے ہو نماز صحیح نہ ہوگی۔

نماز جنازہ اور اس کے پڑھنے کا طریقہ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی

اے اللہ میں تجھ کو تری پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں اور تری تعریف کے ساتھ اور مبارک

جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

ہے ترا نام اور بلند ہے تری شان اور بزرگ ہے تری تعریف اور ترے سوا کوئی سچا معبود نہیں

یہاں بغیر ہاتھ اٹھائے

تکبیر اللہ اکبر کہو پھر پڑھو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج -

وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرمائی۔ رحم کیا

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بیشک تو بڑی تعریفوں والا اور بزرگیوں والا ہے۔ اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہو اور پڑھو -

بالغ میت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

اے اللہ بخشدے انکو جو ہم میں سے زندہ ہیں اور جو مرگئے اور جو موجود ہیں اور جو غائب ہیں اور

Marfat.com

وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور مردوں کو اور عورتوں کو اے اللہ! تو جسے ہم میں سے زندہ رکھے تو

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

اسکو اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو ہم میں سے موت دے تو اُسے ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ

اے اللہ اس لڑکے کو ہمارے لئے پیش رو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ

اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

بنا اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا

اے اللہ! اس لڑکی کو ہمارے لئے پیش رو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا اور اس کی سفارش قبول فرما

جنازے کے مسائل

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور سب لوگ ایک صف یا تین یا پانچ یا سات یعنی طاق صفیں بنا کر یہ نیت کریں چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دعا واسطے اس حاضر

میت کے اور منہ طرف قبلہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر" یہ نیت کرکے دونو ہاتھ مثلِ تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور ثنا پڑھے پھر دوسری دفعہ صرف زبان سے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ اُٹھائے۔ اس کے بعد درود شریف پڑھے پھر تیسری دفعہ بھی زبان سے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ اُٹھائے اگر میت بالغ ہے خواہ مرد ہو یا عورت تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا الخ اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو تو یہ دُعا پڑھو اللھم اجعلہ لنا فرطاً الخ اگر میت نابالغہ لڑکی کی ہو تو یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اجعلھا لنا فرطاً اس دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہو مگر اس دفعہ بھی ہاتھ نہ اُٹھاؤ۔ تکبیر کے بعد سلام پھیر دو جس طرح کہ نماز میں پھیرتے ہیں نماز جنازہ کے بعد سب لوگ بیٹھ کر گیارہ دفعہ قل شریف اور ایک بار الحمد شریف پڑھ کر میت کی رُوح کو بخش دیں۔ پھر ولی کو لازم ہے کہ حاضرین کو اذنِ عام کہ دے کہ اگر کسی صاحب کو کوئی کام ہو تو اُسے جانے کی اجازت ہے۔

مسئلہ۔ تکبیر و سلام کو امام بلند آواز سے کہے باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ اُٹھائیں پھر باقی تکبیروں میں ہاتھ نہ اُٹھائیں۔ نماز جنازہ میں قرآن شریف بنیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ۔ نماز جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس میت کی نماز تین صفوں نے پڑھی اُس کی مغفرت ہو جائے گی اگر کل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام بن جائے باقی تین پہلی صف میں دو دوسری صف میں ایک تیسری صف میں۔

مسئلہ۔ کئی جنازے ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز جائز ہے۔ یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرلی جائے۔ سب کی نماز جنازہ ہو جائے گی مگر افضل یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے۔

Marfat.com

مسئلہ۔ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا مطلقاً مکروہ تحریمہ ہے۔ خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ سب نمازی مسجد میں ہوں یا باہر۔ حدیث شریف میں نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔

مسئلہ۔ شارع عام اور دُوسرے کی زمین پر نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے جبکہ مالکِ زمین منع کرتا ہو۔

مسئلہ۔ مسلمان کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصّہ باہر آنے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کا غسل و کفن ہوگا اور اس کی نماز بھی پڑھی جائے گی۔ اس کا نام بھی رکھا جائیگا۔ ورنہ ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کے لئے غسل و کفن بطریقِ مسنون نہیں اور نہ ہی اس کی نمازِ جنازہ ہے۔

مسئلہ۔ جو شخص سمندر یعنی جہاز میں فوت ہوگیا تو اس کا غسل و کفن اور نمازِ جنازہ پڑھیں اور سمندر میں اس کو ڈال دیں یہی اس کی قبر ہے۔

مسئلہ۔ میت کو نہلانا فرضِ کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے غسل دیا تو سب سے فرض ساقط ہوگیا۔ نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اُٹھا۔ میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھے مثلاً چہرہ کا رنگ سیاہ ہوگیا یا بدبو آئی یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو

مسئلہ۔ میت کو کسی تختے پر لٹا کر کپڑے اُتاریں اور ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے بائیں ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر استنجا کرائے۔ پھر نماز کا سا وضو۔ یعنی پہلے منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ پھر سر کا مسح۔ پھر پاؤں۔ مگر میت کے وضو میں پہلے پہنچوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری نہیں۔ ہاں کوئی کپڑا یا روئی بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں کو صاف کر دیں

Marfat.com

اور داڑھی کے بالوں کو گل خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابن سے دھوئیں پھر بائیں کروٹ لٹا کر سر سے پاؤں تک پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی طرف کروٹ لٹا کر یونہی کریں۔ بعد اس کے بدن کو کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اس کے سر اور داڑھی پر خوشبو ملیں اور سجدہ کے عضو پر کافور ملیں کیونکہ خوشبو ملنا سنّت ہے۔ سجدہ کے عضو یہ ہیں پیشانی ناک اور دونو ہاتھ اور دونو قدم۔

مسئلہ۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اگر عورت مرجائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔ جہلا میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر اپنی عورت کے جنازے کو کندھا بھی نہ دے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ۔ میّت کے داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال اُتارنا یا اُکھاڑنا ناجائز، مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت میں دفن کردیں اگر ناخن یا بال تراش لئے تو کفن میں رکھ دیں۔

مسئلہ۔ میّت کے دونو ہاتھ کروٹوں میں رکھ دیں سینہ پر نہ رکھیں یہ کفار کا طریقہ ہے۔ بعض ناف کے نیچے رکھ دیتے ہیں۔ جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی جائز نہیں۔

مسئلہ۔ بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میّت کے غسل کے لئے کورے اور نئے گھڑے اور لوٹے لے آتے ہیں یہ کچھ ضروری نہیں گھر کے استعمال شدہ گھڑے اور لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد ان کو توڑ ڈالتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے اکثر کہ ان گھڑوں اور لوٹوں کو مسجد میں رکھ دیتے ہیں اگر یہ نیت ہو تو نمازیوں کو آرام پہنچیگا اور اس کا مُردے کو ثواب پہنچیگا تو یہ نیّت اچھی ہے اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نری حماقت اور بے وقوفی ہے

Marfat.com

مسئلہ - میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے اگر اس کو مقدور کفن نہ تھا تو خلق پر فرض ہے کہ اس کو کفن دیویں اگر بعضوں کو مقدور نہ ہو تو مقدور والوں سے کفن طلب کریں - اگر کفن نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے - کفن کے لئے سوال کرنا جائز ہے جو کپڑا آدمی کے لئے زندگی میں پہننا جائز ہے مرد ہو خواہ عورت تو اس کپڑے کا کفن دینا بھی جائز ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفناؤ - سفید کپڑا نیا ہو یا دُھلا ہوا - مرد کے لئے تین کپڑے سنت ہیں (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص اور عورت کے لئے پانچ تین تو یہ اور اوڑھنی اور سینہ بند - لفافہ اور ازار کی مقدار یہ ہے کہ سر کے بال سے قدم تک چھپا دے اور لفافہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونو طرف سے باندھ سکیں اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور آگے اور پیچھے دونو طرف سے برابر ہو اور یہ جو رواج ہے کہ کفنی پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلط ہے اوڑھنی دو گز لمبی اور ایک بالشت چوڑی ہو -

مسئلہ - مردے کو غسل دے کر کفن دینے کا طریقہ یہ ہے سب سے پہلے لفافہ بچھا دیں پھر اس کے اُوپر ازار پھر مُردے کو پیراہن پہنا کر ازار پر رکھیں اور آزار کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں تب اس کے بعد لفافہ بھی اسی طرح لپیٹیں اور عورت کو پہلے پیراہن پہنا دیں اور اس کے سر کے بالوں کو دو حصے کر کے اس کی چھاتی پر پیراہن کے اُوپر رکھ دیں پھر اس کے اوپر ازار اُڑھا دیں - پھر اس کے اوپر لفافہ لپیٹیں اور سینہ بند عورت کا سب کفنوں کے اوپر پہنا دیں - حدیث شریف میں ہے کہ مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے ہیں اور اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں -

مسئلہ - میت نے اگر مال چھوڑا تو کفن اس کے مال سے دینا جائز ہے اگر مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمے ہے - جس کے ذمے زندگی میں نفقہ تھا

اور اگر میت نے مال چھوڑا اور بعض وارث نابالغ ہیں تو سوائے کفن شرعی کے زیادہ خرچ کرنا ناجائز ہے اگر وارث سب بالغ ہوں اور سب نے اجازت دے دی ہو تو خرچ کرنا جائز ہے۔ مثلاً بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اُٹھایا۔ سنت طریقہ جنازہ اُٹھانے کا یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اُٹھائیں۔ ایک ایک پایہ چارپائی کا ایک ایک شخص اُٹھائے مگر اُٹھانے والے بہت ہوں تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ اُٹھانے والے مُردے کے داہنی طرف کے آگے کے پائے سے شروع کریں۔ اسی طرح چار پایوں کو کندھا دیں ۔ پہلے داہنی طرف آگے اور پیچھے پھر بائیں طرف آگے اور پیچھے اور ہر بار دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ جنازہ لے چلنے میں چارپائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے۔ اسباب کی طرح گردن پر یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ چھوٹے بچے کو اگر ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلیں تو کوئی حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازے کو ہاتھ پر لے چلے تو کوئی حرج نہیں۔ جنازے کو درمیانی چال سے لے جانا چاہیئے کہ میت کو جھٹکا نہ لگے اور جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔ دائیں بائیں کبھی نہ چلیں۔ جنازہ لے جانے میں سرہانہ آگے ہونا چاہیئے۔ موت اور احوالِ قبر کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ دنیا کی باتیں نہ کریں اور نہ ہنسیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ نے ایک شخص کو جنازے کے ساتھ ہنستا دیکھا تو فرمایا تو جنازے میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں

Marfat.com

اور بہ لحاظ زمانۂ حال کے اب علماء نے ذکرِ جہر کی بھی اجازت دیدی ہے
مسئلہ - جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے نہ ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے رہیں یونہی اگر کسی جگہ مسلمان بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اُٹھے اور چلا جائے جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔
مسئلہ - میّت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کسی نیک شخص کی ہو تو اُس کے جنازے کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اُسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد میّت کے ولی سے اجازت لے کر جانا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ جنازہ کے بعد ولی خود بخود عام لوگوں کو جانے کی اجازت دیدے تاکہ احتیاج اجازت رفع ہو جائے اور دفن کے بعد اجازت کی ضرورت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی جنتی شخص مرتا ہے تو خدائے تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ اس کے جنازہ اُٹھانے والوں اور جنازہ کے پیچھے چلنے والوں اور اس پر استغفار کرنے والوں کو عذاب کرے۔ جنازہ کے اُٹھانے میں کسی قسم کی حقارت نہیں اگرچہ عورت ہی کا جنازہ ہو۔
مسئلہ - جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر ایک شخص بھی پڑھ لیگا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے اور جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کہ نماز جنازہ فرض نہیں وہ کافر ہے۔ جمعہ اور عیدین کی طرح اس میں جماعت شرط نہیں۔ ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو فرض ادا ہو گیا۔
مسئلہ - جوتہ پہنکر نماز جنازہ پڑھنا یا جوتے کے اوپر پاؤں رکھ کر نماز پڑھنا

ناجائز ہے۔ جبکہ وہ ناپاک ہوں۔

مسئلہ ۔ نماز جنازہ کی بھی وہی شرطیں ہیں جو عام نماز فرض کی شرطیں ہیں یعنی (۱) طہارت، بدن پاک، کپڑے پاک جگہ پاک (۲) ستر عورت یعنی ناف سے لے کر گھٹنوں تک چھپانا (۳) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ (۴) نیت (وقت اس میں شرط نہیں۔ زوال [عہ] کے وقت کے سوا ہر وقت نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں) میت کے متعلق شرائط یہ ہیں:۔

(۱) میت کا مسلمان ہونا (۲) زندہ پیدا ہونا

مسئلہ ۔ نماز جنازہ میں دو رکن ہیں (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام (بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی تو نہ ہوئی)

مسئلہ ۔ نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا (۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود (۳) میت کے لئے دعا

مسئلہ ۔ چھوٹے بچے کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو بچہ مسلمان ہے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اگر دونو کافر ہیں تو نہیں۔ ہر ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگرچہ کتنا ہی گناہ کبیرہ کرنے والا ہو۔ اگر بغیر غسل کئے ہوئے نماز پڑھ لی تو نہ ہوئی غسل دے کر پھر پڑھیں۔ اگر میت کو قبر میں رکھ دیا گیا مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی تو قبر سے نکالکر غسل دے کر پھر نماز پڑھیں اگر مٹی ڈال دی گئی تو اب نہ نکالیں بلکہ میت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھیں۔

مسئلہ ۔ اگر میت بغیر جنازہ کے دفن کر دی گئی تو تین دن کے اندر اندر اس کی نماز جنازہ قبر پر پڑھی جائے گی۔ نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔

مسئلہ ۔ میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ میت کو زمین پر رکھ کر چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دینا جائز نہیں بلکہ مسنون طریقہ سے قبر کھودیں۔ جس جگہ انتقال ہوا اُسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیا علیہم السلام ہی کے لئے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔

عہ جنازہ اگر اوقات ثلاثہ (یعنی طلوع غروب زوال کے وقت) میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت اس صورت میں ہے کہ جنازہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا (عالمگیری درمختار) مصحح

Marfat.com

مسئلہ - جنازہ قبلہ کی طرف رکھنا مستحب ہے کہ مُردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اُتارا جائے اور عورت کا جنازہ اُتارنے والے محارم ہوں یہ نہ ہوں تو دیگر قریبی رشتہ دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اُتارنے میں مضائقہ نہیں مگر عورت کی میّت کو قبر میں اُتارتے وقت کپڑے سے قبر کے اِرد گرد دیوار بنالیں۔ میّت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

مسئلہ - قبر کے اندر پکی اینٹ لگانا منع ہے۔ میّت کو داہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور منہ قبلہ کو کردیں اور کفن کے بند کھول دیں اس کے بعد لحد کو بند کر کے مٹی ڈال دی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سر کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار مٹی ڈالتے وقت یہ دُعا پڑھیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اِسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا) دُوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے) تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اِسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے) باقی قبر کو اسی مٹی سے جو قبر سے نکلی ہے بھر دیں۔ اس سے زیادہ مٹی ڈالنی مکروہ ہے۔

مسئلہ - دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کردیا جائے۔ ان کے ٹھہرنے سے میّت کو راحت ہوتی ہے۔ اتنی دیر قرآن شریف اور میّت کے لئے دعا استغفار کریں۔

مسئلہ - قبر کے اوپر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبروں پر جوتیاں پہنکر جانا منع ہے۔ ایک شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبر پر جوتے پہنے دیکھا آپ نے فرمایا جوتے اُتار دے قبر والے کو ایذا نہ دے اور نہ وہ تجھے ایذا دے۔

مسئلہ - قبر میں عہد نامہ رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے مُنہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ درمختار میں کفن

پر عہد نامہ وغیرہ لکھنے کو بھی جائز رکھا ہے اور فرماتے ہیں۔ اس سے مغفرت کی اُمید ہے۔

مسئلہ۔ زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے۔ سب سے افضل دن جمعہ کا صبح کا وقت ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا اور ان سے برکات حاصل کرنا جائز ہے وہ اپنے زائرین کو نفع پہنچاتے ہیں۔

مسئلہ۔ زیارت قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی طرف سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو۔ سرہانے سے نہ آئے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اس کے بعد جو کچھ بھی یاد ہو قرآن کریم سے وہ پڑھے ان سب کا ثواب مُردوں کو پہنچائے تو مُردوں کی گنتی کے برابر پڑھنے والوں کو بھی ثواب ملیگا۔

مسئلہ۔ دفن کے بعد مُردوں کو تلقین کرنا اہلسنت کے نزدیک مشروع ہے یعنی صاحب قبر کے مواجہ میں کھڑا ہو کر یہ کہے اے فلاں! بیٹے فلاں کے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کرتے رہیں گے اور میت کا دل بہلے گا۔

تعزیت کے مسائل

اہل میت کو تسلی و تلقین صبر کرنا مسنون ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائیگا۔ تعزیت کی مدت موت کے دن سے تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے اس واسطے کہ غم تازہ ہوگا۔ مگر جب تعزیت کرنے والا موجود نہ ہو یا اُسے علم نہ ہو تو بعد میں حرج نہیں۔

مسئلہ۔ میت کے قریبی رشتہ دار یا ہمسائے اگر میت کے گھر والوں کے لئے کھانا لائیں تو بہتر ہے بلکہ انہیں اصرار کر کے کھلائیں تیجے وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثاء میں

Marfat.com

کوئی نابالغ نہ ہو اور سب اس بات پر رضامند ہوں ورنہ سخت حرام ہے اسی طرح اگر بعض ورثاء موجود نہ ہوں پھر بھی ناجائز ہے جو کچھ کرے اپنے مال سے کرے۔ تعزیت کے لئے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں انھیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے صرف پہلے دن میت والوں کے لئے کھانا بھیجنا سنّت ہے۔

ماتم اور سوگ کے مسائل

ماتم یا سوگ کے لئے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کے لئے ناجائز ہے۔ اسی طرح سیاہ بلّے لگانا کہ اس میں نصاریٰ یعنی عیسائیوں کی مشابہت ہے ناجائز ہے۔ گریبان پھاڑنا۔ مُنہ نوچنا۔ بال کھولنا۔ سر پر خاک ڈالنا سینہ کوبی۔ ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جہالت کے کام اور حرام ہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو کوئی ایسا کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

مسئلہ۔ تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں مگر عورت اپنے شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن تک ضرور سوگ کرے۔ بلند آواز سے رونا منع ہے اگر آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اللہ کے بندو! اپنے مُردے کو تکلیف نہ دو۔ جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی رونے لگتا ہے اگر تم تکلیف کے وقت صبر کرو گے اور ثواب کے طالب رہو گے تو سوائے جنّت کے تم پر میں کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔ جب کسی مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہے۔ اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہو گیا ہو تو اللہ تعالےٰ اس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ۔ شہید کو غسل نہ دیا جائے مگر نماز جنازہ پڑھی جائے اور شہید کو اس کے خون آلود کپڑوں سمیت دفن کیا جائے۔

Marfat.com

اِسلام کا تیسرا رکن

روزہ

فرضیتِ روزہ قرآن اور حدیث سے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (پ۲ رکوع ۷)

ترجمہ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ یعنی جو تم میں سے رمضان کو پائے وہ ضرور روزہ رکھے۔ روزے کی فرضیت قرآنِ کریم کی آیاتِ بالا سے ثابت ہے۔ اسی لئے حکم ہے کہ جو کوئی روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا روزہ رکھنے والوں کی تحقیر کرے یا یوں کہے کہ جس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو وہ روزہ رکھے ایسا شخص شریعت محمدیہ میں مسلمان نہیں رہتا۔ بسبب انکار اور تحقیرِ حکم قطعی الثبوت کلام اللہ کے۔ پس ایسے شخص کو چاہئے کہ توبہ کرے اور ازسرِنو تجدیدا اسلام کرے بلکہ ایسے کفریہ کلمات سے اُس کی بیوی بھی نکاح سے نکل جاتی ہے اس لئے دو گواہوں کے سامنے توبہ کرکے ازسرِنو نکاح کرے۔

فضیلت رمضان المبارک } حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری تاریخ شعبان المعظم میں وعظ فرمایا کہ اے لوگو!

Marfat.com

تم پر بڑی برکت والے مہینے نے سایہ ڈالا ہے اس مہینے میں ایک رات ہے جسے شب قدر کہتے ہیں جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ یعنی تراسی برس چار مہینے کی عبادت سے افضل ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور راتوں کا قیام سنت۔ اس مہینہ میں نفل عبادت کا ثواب فرض کے برابر ہوتا ہے۔ اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر۔ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو اپنی حیثیت کے مطابق روزہ افطار کرائے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جتنا ثواب روزہ افطار کرنے والے کو ملتا ہے اُتنا ہی ثواب اللہ جل شانہٗ روزہ افطار کرانے والے کو اپنے کرم سے عنایت فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان شریف میں مکر و فریب کو نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ اُس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ یعنی روزے سے بھوکا پیاسا رکھنا مقصود نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ تمہارے اندر خوفِ الٰہی پیدا ہو اور تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں تمام شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ شیاطین کی ہمہ گیر گرفت سے کمزور سے کمزور مسلمان بھی آزاد ہو جائے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں عموماً مسجدیں نمازیوں سے بھرپور رہتی ہیں اور ہر مسلمان مرد اور عورت کے دل میں خوفِ خدا اور چہرے پر اس کا نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے لیکن شیطان کے تسلط سے آزاد ہو جانے کے باوجود بعض مسلمان نمازیں نہیں پڑھتے، روزے نہیں رکھتے بلکہ کھلے بندوں بازاروں اور ہوٹلوں میں

Marfat.com

آزادانہ محو عیش وطرب رہتے ہیں اور منع کرنے والے کا بُری طرح مذاق اُڑاتے ہیں ایسے مسلمان خود انسان نما شیطان ہیں کیونکہ قرآن کریم میں شیاطین الجن والانس فرمایا گیا ہے اور شیاطین الجن تو اللہ تعالیٰ نے قید کر لئے مگر شیاطین الانس بے باک اور بے خوف دندناتے پھرتے ہیں۔

قَالَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ وَ اَخَّرُوْا السَّحُوْرَ

ترجمہ۔ ہمیشہ آدمی بھلائی میں رہیں گے۔ جب تک افطار میں جلدی اور سحری میں دیری کرتے رہیں گے۔

افطار میں اتنی دیر کرنا کہ ستارے نمودار ہو جائیں مکروہ ہے۔ سحری کا کھانا سنت ہے خواہ ایک گھونٹ پانی کا ہی پی لے۔ بعض کا خیال ہے کہ سحری نہ کھائی جائے تو روزہ ہی نہیں ہوتا یہ غلط ہے۔ سحری کھانا واجب یا فرض نہیں یہ تو صرف ہماری ہی آسانی کے لئے ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:۔

اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّ اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّ آخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النِّیْرَانِ

اس ماہ کے اول عشرہ میں نزولِ رحمت اور برکت، دوسرے عشرے میں مغفرت اور آخری عشرہ میں جہنم سے آزادی۔ مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ جہنم سے آزادی کا سرٹیفکیٹ ملنے کے بعد پھر نافرمانی اور مخالفت شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کر کے سامانِ جہنم فراہم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم کی سالگرہ

قرآن کریم کا نزول بھی رمضان مبارک میں ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ

لوح محفوظ سے سارا قرآن حکیم آسمان اول پر ایک ہی دفعہ نازل ہوا

Marfat.com

اس کے بعد تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوتا رہا۔

دنیا کا قاعدہ ہے کہ جس دن کوئی نعمت میسر ہو اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے سالگرہ منائی جاتی ہے۔ تمام مسلمانوں کے لئے قرآن کریم ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کے لئے اس کی سالگرہ ماہ رمضان المبارک میں منائی جاتی ہے۔ مسلمان رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور دن کو اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں روزہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ شکر نعمت میں روزہ رکھنا بھی اُمم سابقہ میں رائج تھا۔

شب قدر

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ کہ ہم نے یہ قرآن پاک شب قدر میں نازل فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر آخری عشرہ رمضان میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اکثر احادیث سے بھی ثابت ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب کو ہوتی ہے۔

اعتکاف

وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اعتکاف گوشہ نشینی کو کہتے ہیں۔ بیس رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک اعتکاف کرنا تمام مسلمانوں پر سنّت مؤکدہ کفایہ ہے۔ یعنی تمام شہر کے مسلمانوں سے یا تمام محلّہ کے مسلمانوں سے ایک شخص بھی اعتکاف کر لے تو تمام بری الذمہ ہو جائینگے اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جہاں پانچوں وقت نماز باجماعت ہوتی ہو مسجد کے علاوہ اور کسی جگہ جائز نہیں۔ بعد نیت اعتکاف حد مسجد سے باہر نکلنا بجز انسانی حاجتوں اور شرعی حاجتوں کے حرام ہو جاتا ہے انسانی

Marfat.com

حاجتیں یہ ہیں۔ پیشاب، پاخانہ (اگر نہانے کی حاجت ہو) تو غسل۔ استنجا اور وضو کرنا۔ اگر کوئی گھر سے مسجد میں کھانا لانے والا نہ ہو تو کھانا کھانے کے لئے بعد مغرب گھر تک جانا۔ بہتر یہ ہے کہ کھانا مسجد میں لا کر کھائے۔ حاجت شرعی میں نماز جمعہ داخل ہے۔ نماز جمعہ کو اس وقت جائے کہ وہاں جا کر چار سنتیں پڑھ کر خطبہ سن لے۔ بعدہٗ چھ رکعت سنت ادا کرلے۔

مسئلہ۔ عورتوں کے لئے مسجد میں اعتکاف بیٹھنا جائز نہیں۔ عورتیں اپنے گھروں میں بیٹھ سکتی ہیں۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ بیٹھے۔ اعتکاف میں چپ رہنا مکروہ ہے اللہ کا ذکر کرنا چاہئے۔ اعتکاف کی حالت میں عورت سے ہم بستری کرنا اعتکاف کو باطل کر دیتا ہے۔

مسئلہ۔ عید الفطر۔ عید اضحیٰ اور اس کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

احکام و مسائل روزہ

مسئلہ۔ ہر مسلمان مرد، عورت، عاقل، بالغ پر روزہ فرض ہے۔ حیض و نفاس والی عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں[1]۔ وہ اتنے روزے بعد رمضان قضا کرے۔

مسئلہ۔ سلامی کا روزہ تیس شعبان کو اس نیت سے رکھنا کہ اگر رمضان کا چاند ہو گیا تو یہ روزہ رمضان کا رکھونگا ورنہ نفلی روزہ ہو جائیگا ایسے روزہ کو سلامی کا روزہ کہتے ہیں اور یہ ناجائز ہے اور موجب نافرمانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

---

[1] اگر عورت اس صورت میں روزہ رکھیگی تو روزہ نہ ہوگا بلکہ اس کا یہ فعل حرام ہے۔

Marfat.com

مسئلہ ۔ وہ امور جن سے روزہ کی قضا اور کفارہ دونو لازم آتے ہیں :۔
قصداً کھانے پینے یا عورت سے جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس سے قضا اور کفارہ دونو لازم آتے ہیں ۔ لواطت سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور کفارہ دونو پر لازم آتا ہے ۔ بعد قضا کرنے اس روزے کے جو توڑا ہے کفارے کے روزے دو مہینے پے درپے رکھے ۔ یعنی ان دو مہینوں یا ساٹھ دِنوں میں ناغہ بالکل نہ ہو ۔ اگر کفارہ کے روزے شروع کرنے کے بعد کسی ایک دن ناغہ کر لیا اور روزہ نہ رکھا تو سب روزے نفلی ہو جائیں گے اور کفارہ کے روزے پھر سے شروع کرے البتہ اگر عورت کو ایاّم حیض آجائیں اور پاک ہوتے ہی پھر روزے شروع کردے تو از سرِنو شروع کرنے کی ضرورت نہیں یہ درمیانی فاصلہ معاف ہے ۔ لیکن پاک ہونے کے بعد اگر ایک دِن کی بھی تاخیر ہو گئی تو روزے دوبارہ نئے سرے سے رکھنے پڑیں گے اگر کفارہ کے روزوں کے درمیان میں نفاس کا وقت آجائے تو کفارہ باطل ہو جائیگا ۔ روزے نئے سرے سے رکھے ۔ اسی طرح سفر کی حالت میں کفارہ کے روزوں کو چھوڑنا کفارہ کو باطل کر دیتا ہے اس لئے کہ یہ دونو مواقع یعنی سفر اور نفاس کے اوقات اپنے اختیار اور علم میں ہیں ۔ ان موقعوں پر کفارہ کے روزے شروع نہ کرے

مسئلہ وہ امور جن سے روزہ کی صرف قضا لازم آتی ہے اور کفارہ نہیں :۔
قے کو قصداً حلق میں لوٹانا یا قصداً قے کرنا ۔ مُنہ بھر کے ہو یا نہ ہو ۔ جو چیز بطریق دوا کھائی جائے اور نہ بطریق غذا ۔ جیسے پتھر، مٹی، آٹا، خشک چاول ۔ اِن کے کھانے سے صرف قضا لازم آتی ہے ۔ بشرطیکہ ان چیزوں کے کھانے کی عادت نہ ہو اگر عادت رکھتا ہے تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا ۔ بغیر جماع کے اگر کسی اور طریق سے انزال ہو جائے ۔ مثلاً کسی نے بوسہ لے لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتوں میں قضا لازم آئے گی اگر انزال نہ ہو تو قضا بھی نہیں ۔ اس لئے جو شخص اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکتا ہو اس کو روزہ کی حالت میں عورت سے بوس و کنار ہونا مکروہ ہے

Marfat.com

اگر نفلی روزہ یا نذر کا روزہ بھی ٹوٹ گیا یا ضرورتاً انیما کرایا یا کان کے اندر دوائی ڈالی یا سر کے زخم میں دوائی لگوائی اور دماغ تک چلی گئی یا شکم کے زخم میں دوائی لگوائی اور پیٹ کے اندر چلی گئی یا رمضان میں بغیر نیت کئے روزے سے رہا یا حلق میں مینہ کی بوند یا اولا چلا گیا یا بہت سا پسینہ یا آنسو نگل گیا یا یہ گمان کرکے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے روزہ افطار کر لیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا یا یہ گمان کرکے کہ ابھی رات ہے سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا حالانکہ صبح ہو چکی تھی اگر بغیر عادت کے دانستہ حقہ یا سگرٹ یا چرٹ پیا یا منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر نگل گیا یا کلی کرتے وقت حلق سے پانی اُتر گیا یا کسی نے روزہ دار کو زبردستی افطار کرا دیا اِن سب صورتوں میں روزوں کی صرف قضا لازم ہے اگر حقہ وغیرہ پینے کی عادت تھی تو کفارہ بھی لازم آئے گا اگر کوئی مسافر اپنے گھر آگیا یا حیض ونفاس والی عورت پاک ہوگئی یا مجنون کو ہوش آگیا یا کوئی بیمار تھا تندرست ہو گیا یا کسی نے جبراً تڑوا دیا یا کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اِن سب صورتوں میں دِن کا جو کچھ حصّہ باقی رہتا ہے اُسے روزہ کی طرح گزارنا واجب ہے۔ رمضان کے بعد اس کی قضا کرے

مکروہات روزہ۔ روزے سے کسی کی غیبت کرنا۔ بلا ضرورت سخت بدخو اور ظالم حاکم کے خوف سے کسی چیز کا چکھ لینا یا کسی چیز کا چبانا بچہ اگر بھوک سے پریشان ہے اور اسے اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر کھلائی جائے تو بلا کراہت جائز ہے۔ متواتر دو روزے اس طریق سے رکھنا کہ اِن دونوں کے درمیان افطار نہ کرے مکروہ ہے صوم الصمت اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام دن چُپ رہے اور کسی سے کلام نہ کرے یہ صرف مجوس کا کام ہے روزہ دار کو بغیر ضرورت کے کلی کرنا بھی مکروہ ہے

مسئلہ۔ اِن تمام باتوں سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے:۔

Marfat.com

روزہ کی حالت میں بھول کر کھانا پینا یا جماع کرنا اور یاد آتے ہی فوراً باز آجانا یا سوتے ہوئے احتلام ہو جانا۔ کسی عورت کو دیکھ کر انزال ہو جانا سر یا منہ یا داڑھی یا بدن میں تیل لگانا یا مالش کرنا یا پچھنے لگوانا۔ صبح سے شام تک کسی وقت بھی سُرمہ لگانا اگرچہ سرمہ کا اثر حلق میں پہنچے۔ سنت سمجھ کر مسواک کرنا۔ اگرچہ مسواک تر ہو یا گرمی سے بچنے کو گیلا کپڑا اوڑھنا۔ سر پر پانی ڈالنا یا نہانا۔ البتہ گھبراہٹ کا اظہار مکروہ ہے۔ منہ میں دھوآں، غبار یا مکھی کا بے اختیار داخل ہو جانا (اگر روزہ دار دانستہ دھوآں منہ میں لے گا تو قضا لازم آئے گی) بلا اختیار قے کا آنا اور اسی طرح واپس حلق میں لوٹ جانا۔ خوشبو لگانا عطر ملنا۔ عطر یا پھول سونگھنا۔ جنابت کی حالت میں صبح کرنا بلکہ سارے دن بھی جنبی رہا تو روزہ فاسد نہ ہوا مگر اتنی دیر غسل نہ کرنا کہ نماز ہی قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں جنب ہوتا ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے آنکھ میں دوائی ڈالنے یا ٹیکہ لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر ٹیکہ نہ لگوانا افضل ہے۔

مسئلہ۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ توڑنا جائز ہے اور صرف قضا لازم آئے گی۔ غلبۂ ظن کے ساتھ یا طبیب متقی کے کہنے سے خوف زیادتی مرض کا ہو۔ کسی ظالم کی زبردستی سے بہ خوف جان و مال یا نقصان عضو ہو۔ جان پر آبننے سے سفر کرنا پڑے۔ حمل گرنے کے خوف سے یا جان تک نوبت پہنچ جانے سے یا دودھ پلانے والی کو بچے کے تلف ہو جانے کے خوف سے۔ شدت پیاس یا بھوک سے ہلاک ہو جانے کے خوف سے یا غازی رمضان میں دشمن کے مقابلے پر ہو اور روزے سے کمزور ہو جانے کا خوف ہو تو روزہ توڑ دینا افضل ہے۔ کیونکہ اس کی کمزوری کے سبب سے دین میں کمزوری واقع ہو گی۔

Marfat.com

قضا روزوں کا رکھنا

جو عورتیں حیض و نفاس میں ہوں اُن کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ بعد رمضان قضا کریں۔ اتنے ایام کی نمازیں معاف ہیں۔ ان کی قضا نہیں۔ مریض اور مسافر کو اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضا کرے لیکن اگر مریض اور مسافر روزہ رکھ سکتے ہوں تو روزہ رکھنا افضل ہے کیونکہ رمضان المبارک کے ایک روزہ کا مقابلہ ساری عمر کے باقی ایام کے روزے بھی نہیں کر سکتے۔

مسئلہ۔ شیخ فانی جس کو اپنی تندرستی کا علم نہ ہو یا ایسا بوڑھا جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ روزانہ ایک مسکین کو دو وقتہ پیٹ بھر کر کھانا کھلائے پھر بھی اگر تندرست ہو جائے تو روزوں کی قضا کرے ورنہ گنہگار ہوں گے۔ روزوں کی قضا سال بھر میں جب آسانی ہو کر سکتے ہیں۔ اس کی عام رخصت ہے۔

صدقہ فطر اور اس کے مسائل

مسئلہ۔ صدقہ فطر ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے جو نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو اور وہ مال اس کی حاجتِ اصلی سے زیادہ ہو۔ چاندی اور سونے اور مال تجارت پر اگرچہ پورا سال نہ گزرا ہو صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ بخلاف اس نصاب کے جس میں زکوٰۃ دینا واجب ہوتا ہے کیونکہ زکوٰۃ کے مال کو ایک برس سے پورا گزر جائے تو زکوٰۃ دینا فرض ہوتا ہے اور صدقہ فطر کے دینے میں یہ شرط نہیں جو شخص عیدالفطر کے دن صبح صادق کے وقت ½ ۵۲ تولہ چاندی یا ½ ۷ تولہ سونے کا مالک[1] ہو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے اور جو اس قدر مال کا مالک نہ ہو اس پر مستحب ہے

[1] یا کم از کم اتنا روپیہ نقد رکھتا ہو جس سے ½ ۵۲ تولے چاندی یا ½ ۷ تولے سونا خرید جا سکے

Marfat.com

اور ایسا ہی اور مالوں پر جن کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہے جیسے برتن ذاتی استعمال سے زائد۔ جیسے وہ گھر جو نہ اپنے رہنے کا ہے نہ تجارت کے لئے اگرچہ اِن پر زکوٰۃ فرض نہیں مگر صدقہ فطر واجب ہے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرکے عید کی نماز کو جائے اگر عید کے دِن سے پہلے یا بعد میں بھی صدقہ فطر ادا کر دیا جائے تو جائز ہے مگر دیر کرنا مکروہ ہے اور ایسے شخص پر جس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ و زکوٰۃ کا لینا حرام ہے۔

مسئلہ۔ جو شخص عید الفطر کی صبح ہونے سے پہلے مسلمان ہوا یا پیدا ہوا تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور جو شخص عید الفطر کی صبح ہونے سے پہلے فوت ہوا تو اس پر واجب نہیں۔ جو شخص عید الفطر کی صبح ہونے کے بعد مسلمان ہوا یا پیدا ہوا تو ان دونوں پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر ہر آدمی کی طرف سے سوا دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ادا کی جائے۔ صدقہ فطر مثل زکوٰۃ کے اپنی جز یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اسی طرح اپنی شاخ یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نواسہ، نواسی کو دینا جائز نہیں اور نہ بیوی کا خاوند کو دینا اور نہ خاوند کا بیوی کو دینا جائز۔ علاوہ بریں بہن، بھائی، پھوپھی، خالہ، ساس، سالی وغیرہ اگر محتاج ہوں تو ان سب کو دینا درست ہے

مسئلہ۔ ایک آدمی کا پورا صدقہ فطر ایک ہی مسکین کو دینا مستحب ہے اگر ایک آدمی کا صدقہ فطر دو چار مسکینوں کو دیدیا تو جائز ہے مگر مکروہ تنزیہہ ہے۔ صدقہ فطر کافروں کو دینا درست نہیں مثل زکوٰۃ کے۔ اگر دیدیا جائے تو واجب الادا رہیگا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مسافر یا مریض یا حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی یا کوئی اور کسی عذر سے رمضان کا روزہ نہ رکھے تو ان سب پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر کے ادا کرنے میں تین چیزوں کا فائدہ ہے (۱) روزہ کا قبول ہونا کیونکہ صدقہ فطر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ روزوں کے وہ نقائص جو لغو ورفث

Marfat.com

کی وجہ سے ہو گئے ہوں معاف کر دیتا ہے (۲) موت کی وجہ سے جان کنی کی تکلیف سے نجات پانا (۳) قبر کے عذاب سے بے وہشت ہونا۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر بے نماز اور بے روزہ دار مسلمان پر بھی اسی طرح واجب ہے۔جس طرح نمازی اور روزہ دار مسلمان پر۔

قضا روزوں کا رکھنا

قضا روزے لگا تار رکھنے شرط نہیں مگر مستحب ہے کہ جلدی سے جلدی قضا روزوں کو ادا کرے تاکہ کندھے سے واجب جلدی ساقط ہو جائے مریض اور مسافر اگر مرض اور سفر کی حالت میں فوت ہو جائیں تو ان کے ذمے روزوں کی قضا لازم نہیں اور اگر مریض مرض سے شفا پانے کے بعد فوت ہوا تو جتنے دن شفایاب رہا اُتنے دِنوں کے روزوں کا کفارہ اُس کی طرف سے دیا جائیگا کیونکہ اتنے دِنوں کے روزے اُسے قضا کرنے لازم تھے اور مسافر اگر مقیم ہونے کے بعد فوت ہوا تو جتنے دن مقیم رہا اتنے دِنوں کا کفارہ اُس کی طرف سے دیا جائیگا۔کیونکہ اقامت کے بعد اُسے روزے رکھنے لازم تھے مگر اس میں شرط ہے کہ وہ شخص مرتے وقت کسی سے وصیّت کر گیا ہو کہ میرے روزے کے بدلے صدقہ دینا اور اس نے جس قدر مال چھوڑا ہے اس کے مال کے تیسرے حصّے میں سے ادا کیا جائیگا۔

روزہ رکھنے کی نیت } وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
(ماہ رمضان کے کل کے روزے کی میں نے نیت کی۔

روزہ افطار کرنے کی نیت } اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ
الٰہی میں نے خاص تیرے ہی لیئے روزہ رکھا ہے اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

Marfat.com

مسائلِ تراویح

مسئلہ - بیس رکعت نماز تراویح عشا کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک وتروں سے پہلے اور وتروں کے بعد بھی رمضان کی چاند رات سے آخر تک جماعت کے ساتھ یا بغیر جماعت کے مردوں اور عورتوں دونوں کے واسطے سنّت موکّدہ ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تیئس رکعت کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے - بیس تراویح اور تین وتر - ان تیئس رکعت کے علاوہ زیادہ رکعت نوافل جماعت کے ساتھ تداعی سے پڑھنا مکروہ ہے یہ جائز ہے کہ فرض ایک امام پڑھائے اور تراویح دوسرا امام - بلکہ یہ سنّتِ عمر رضی اللہ عنہ ہے کہ آپ فرض اور وتر پڑھایا کرتے تھے اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ تراویح - یہ جو غیر مقلد آٹھ تراویح کی حجّت پیش کرتے ہیں صحیح نہیں یہ جو کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے آٹھ ہی تراویح پڑھی ہیں وہ تو حضور علیہ السلام ہمیشہ رمضان میں اور علاوہ رمضان کے بھی آٹھ رکعت تہجّد کے نفل پڑھا کرتے تھے فرض کیا جائے کہ یہ آٹھ تراویح ہی سمجھتے ہیں مگر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تو ہمیشہ بیس رکعت پر ہی مداومت فرمائی یہ تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں - اس حدیث سے تو اختلاف بھی رفع ہو جاتا ہے - جیسا کہ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں - عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ ط

میری سنّت کو لازم پکڑو اور میرے خلفاے راشدین کی سنت پر دانتوں کے کیلے جمادو -

اگر صحابہ کرام کی سنّت پر عمل کریں تو اختلاف رفع ہو سکتا ہے اسی سبب سے حضور علیہ السلام نے خلفائے راشدین کی سنّت پر عمل کرنے کی سخت

Marfat.com

تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جماعت سے تراویح پڑھائی تو اُس وقت بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ موجود تھے اور ہزاروں کی تعداد تھی۔ کسی نے اعتراض نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ تراویح پڑھا کرتے تھے اور آپ بیس تراویح کیوں پڑھتے ہیں؟ بلکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اگر اعتراض کیا تو صرف سمجھنے کی خاطر کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت پر مداومت نہیں فرمائی۔ آپ نے کیوں مداومت فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چند روز تراویح پڑھائی تو اس قدر ہجوم ہوا کہ مسجد میں جگہ باقی نہ رہی۔ تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ شریف سے باہر تشریف نہ لائے اور عذر بیان فرمایا کہ اگر میں اس نماز کو ہمیشہ ادا کروں تو یہ خوف ہے کہ تم سب پر کہیں نماز تراویح فرض نہ ہو جائے اور اس کا ادا کرنا تم پر مشکل ہو جائے اور اُمت پر شفقت کرتے ہوئے ہمیشہ نہ پڑھی اور خلفاے راشدین نے ہمیشہ ادا فرمائی۔ اس واسطے کہ وحی کا آنا تو منقطع ہو چکا ہے اب امکان فرض ہونے کا نہیں ہے۔

مسئلہ۔ تراویح کا وقت عشا کے فرضوں اور سنتوں کے بعد ہے اگر فرضوں سے پہلے تراویح پڑھی جائیں تو تراویح ادا نہ ہوگی۔ تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد بقدر چار رکعت بیٹھنا اور تسبیح و تہلیل یا درود شریف پڑھنا مستحب ہے اگر وتروں اور تراویح کے درمیان لوگوں کو ناگوار ہو تو نہ بیٹھیں اور جب بیس رکعت تمام پڑھ چکیں تو وتروں کو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ سوائے رمضان کے وتروں کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیئے اگر جماعت فرض میں کسی کو شرکت میسر نہ ہو اور وہ تنہا فرض پڑھے تو اس کو جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا جائز ہے اگر کسی نے جماعت سے بالکل تراویح نہیں پڑھی تو وہ وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے اگر تارک جماعت فرض اور تراویح یا فقط تارک جماعت فرض جماعت کے ساتھ وتر پڑھے گا تو مرتکب

Marfat.com

فعل مکروہ ہوگا۔ اگرچہ وتر ادا ہوجائیں گے۔

مسئلہ۔ اگر آنے والے نمازی نے جماعت ہوتی ہوئی پائی اور یہ معلوم نہیں کرسکا کہ فرضوں کی جماعت ہے یا تراویح کی تو اُس شخص کو اس طرح نیت کرنی چاہیئے کہ اگر عشا کی نماز ہے تو پیچھے اس امام کے فرضوں نیت کرتا ہوں۔ اگر تراویح ہے تو تراویح کی نیت کرتا ہوں تو اقتدا صحیح ہوجائے گی۔ پھر اگر معلوم ہوا کہ نماز عشا تھی تو نماز ہوگئی اور اگر تراویح تھی تو نفل ہوگئی مگر تراویح پھر پڑھے۔ اس واسطے کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ تراویح کا وقت بعد عشا کے ہوتا ہے۔ فرض اور وتر اور نفل کی جماعت کے ساتھ تراویح مکروہ ہے

مسئلہ۔ تراویح میں ایک دفعہ تمام قرآن مجید کا پڑھنا اور سُننا سنت ہے اور دو قرآن کا پڑھنا اور سُننا فضیلت ہے اور تین کا افضل ہے۔ ستائیسویں رمضان کو ختم کرنا قرآن کریم کا افضل ہے۔ بعض جاہل ختم قرآن تراویح کے بعد نماز تراویح پڑھنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ فعل مکروہ ہے

اگر کسی جگہ حافظ قرآن نہ ملے تو فقط قل ھو اللہ سے ہی تمام تراویح کی بیس رکعتیں پڑھ لی جائیں اور بعض فرماتے ہیں کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر قرآن تک دو بار پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر امام نے بھول کر ایک سلام سے چار رکعت تراویح پڑھ لیں اور دوسری رکعت میں نہ بیٹھا اور سجدہ سہو کرلیا تو ان چار رکعتوں سے دو رکعت تراویح ہوں گی اور دو رکعت نفل۔ اور اگر دوسری رکعت میں بمقدار التحیات بیٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا یاد آجانے پر یا مقتدی کے سبحان اللہ کہہ کر یاد دلانے پر بیٹھ جائے اور التحیات تشہد تک پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرکے پھر التحیات، درود، دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری رکعت کے بعد سجدہ یاد آئے تو چوتھی

Marfat.com

رکعت اور ملالے اور التحیات تشہد تک پڑھ کر سجدہ سہو کرکے اور التحیات ، درود ، دعا پڑھ کر دونو طرف سلام پھیر دے چاروں رکعت تراویح ہو جائیں گی -

مسئلہ - اگر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی اور پھر رکوع یا قیام میں سو تا رہ گیا اور امام کے سلام کی آواز سُنکر آنکھ کھلی تو جس قدر نماز رہ گئی ہے اُسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پوری کرتا ہے یعنی الحمد اور سورت نہ پڑھے اور بقدر الحمد اور سورت قیام کرکے نماز پوری کرکے سلام پھیر دے - ایک امام کو دو مسجدوں میں پوری پوری تراویح پڑھانا جائز نہیں - ایک امام آدھی تراویح ایک مسجد میں پڑھائے اور آدھی دوسری مسجد میں تو مضائقہ نہیں - ایک امام کے پیچھے پوری تراویح پڑھنا مستحب ہے اگر دو اماموں کے پیچھے پڑھی جائیں تو طریق مستحب یہ ہے کہ پوری تسبیح کے بعد دوسرا امام شروع کرے -

مسئلہ - نماز تراویح رمضان شریف میں سنت موکدہ ہے - مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی - چار رکعتوں کے بعد نماز تراویح میں اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی جائیں مستحب ہے - افضل یہ ہے کہ اس تسبیح کو پڑھو :-

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
پاک ہے وہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے - پاک ہے وہ جو عزت والا اور عظمت

وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ٥
والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور صاحب جبر ہے -

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط
پاک ہے وہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا ایسا کہ نہ اُس کے لئے نیند اور نہ موت

Marfat.com

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ

وہ بے انتہا پاک ہے اور بے انتہا مقدس ہے۔ وہ ہمارا رب اور فرشتوں اور جبرائیل

اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

کا رب ہے۔ الٰہی! ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے

يَا مُجِيْرُ

اے نجات دینے والے

اس کے بعد درود شریف پڑھے۔

قضا عمری

جمعتہ الوداع کے دن عوام جو قضا عمری پڑھتے ہیں۔ اس کی کوئی سند حدیثوں میں نہیں آئی۔ اگر اس دن قضا نمازوں کو ادا کرے یا صلوٰۃ التسبیح ادا کرے تو بہتر ہے کیونکہ رمضان المبارک میں نفلوں کا ثواب فرضوں کے برابر ملتا ہے اور ہر فرض کا ستر فرضوں کے برابر۔ تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک ہے اور تمام دنوں کا سردار جمعہ اور رمضان میں جمعوں کا سردار جمعتہ الوداع۔ آخری عشرہ کی ایک نیکی دوسرے دو عشروں کی تین تین نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ اس عشرہ میں شب قدر بھی ہے اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آخری عشرہ میں صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے ہی تمام گناہ بخشدے۔

مسئلہ۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی بعد نماز صبح ذکر اللہ میں مشغول رہے اور بعد طلوع آفتاب دو رکعت نماز نفل اشراق پڑھے اللہ تعالےٰ اُس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے بلکہ حضور علیہ السلام نے تاکیداً تین بار ارشاد فرمایا کہ ایک حج اور ایک عمرہ کا پورا ثواب عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

فضائل صلوٰۃ التسبیح

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اے چچا! اگر تم یہ نماز پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے کل گناہ پچھلے چھوٹے بڑے نئے پرانے، ظاہر اور پوشیدہ اور جو قصداً یا سہواً سرزد ہوتے ہیں۔ سب کو بخش دے گا۔ پھر ارشاد فرمایا اے چچا! تم اسے روزانہ پڑھ لیا کرو اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو جمعہ کے جمعہ پڑھ لیا کرو۔ اگر ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اے چچا! ساری عمر میں ایک بار تو ضرور پڑھ لو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہ بخشدے۔ حضرت عبدالعزیز ابن داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جنت کی خواہش رکھے وہ اپنے اوپر صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا لازم کرے اور حضرت ابو عثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی چیز سختی اور غم کے دفع کرنے کو صلوٰۃ التسبیح کے برابر نہیں دیکھی۔ اکثر ائمہ اور مشائخ کرام اس پر عمل کرتے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب اس صلوٰۃ التسبیح کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رُو ہو کر اس طرح نیت کرے۔ نیت کی میں نے اس نماز کی واسطے اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر کہتا ہوا کانوں تک ہاتھ اٹھا کر زیر ناف باندھے اور ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ پڑھے اس کے بعد پندرہ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ پڑھے۔ پھر اعوذ۔ بسم اللہ اور الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت ملائے اور رکوع جانے سے پہلے دس بار وہی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور تین بار رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم

Marfat.com

پڑھنے کے بعد دس بار ہی تسبیح پڑھے پھر قومے میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد دس بار پھر تسبیح پڑھے پھر سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر جلسہ کرے اور دس بار تسبیح پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار تسبیح پڑھے اس طرح ایک رکعت ختم ہوئی اور کل پچھتّر ۷۵ بار تسبیح پڑھی گئی۔ اب دوسری رکعت کے لئے اُٹھے اور شروع میں ہی پندرہ بار تسبیح پڑھے، پھر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے اور رکوع سے پہلے دس بار تسبیح پڑھے اور رکوع کرے اسی طرح دوسری رکعت ادا کرے اور تشہد کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور حسب سابق قرأت سے پہلے ہی پندرہ بار تسبیح پڑھے اور قرأت کے بعد دس بار تسبیح۔ اس طریقہ سے چاروں رکعتوں میں تین سو بار تسبیح پڑھی گئی۔ اس نماز کی ادائیگی کا بہترین وقت اگر روزانہ پڑھے تو بعد اشراق ہے۔ اگر ہفتہ میں پڑھے تو جمعہ کے دن۔ اگر مہینہ میں پڑھے تو جمعرات کے دن۔ اگر سال بھر میں پڑھے تو عاشورہ کے دن ورنہ سوائے اوقات مکروہہ کے ہر وقت جائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلی رکعت میں سورت تکاثر اور دوسری میں والعصر۔ تیسری میں کافرون اور چوتھی رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھی جائے۔ عہ

مسئلہ۔ اگر اس نماز میں سجدہ سہو پڑ جائے تو اس سجدہ میں سوائے سبحان ربی الاعلیٰ کے اور تسبیح نہ پڑھی جائے کیونکہ تسبیح کا ہر رکعت میں صرف پچھتّر ۷۵ بار پڑھنا ہی ثابت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اگر تسبیح کو بھول کر کسی رکن میں دس سے کم پڑھ لی تو اس سے اگلے رکن میں یہ تعداد پوری کرے۔ لیکن قومہ اور جلسہ میں زیادہ نہ کرے۔ تسبیح کی تعداد کو انگلیوں کی تعداد پر نہ گنے بلکہ دل میں گنے۔ زیادہ سے زیادہ انگلیاں دبا کر گن سکتا ہے۔

عہ اگر حافظ قرآن ہو تو بہتر ہے کہ مسبحات (یعنے جن سورتوں میں تسبیح کا ذکر آیا ہے) یعنے سورہ بنی اسرائیل۔ حدید۔ حشر۔ صف۔ جمعہ۔ تغابن۔ اعلیٰ سے کوئی چار سورتیں پڑھ لے۔ ایک روایت میں اذا زلزلت الارض۔ والعادیات اور سورۂ نصر اور اخلاص پڑھے (شرح مشکوٰۃ) درج ہیں۔ عبد العزیز عفی عنہ

Marfat.com

اسلام کا چوتھا رکن

حج

فرضیت حج بیت اللہ شریف قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا
اس کے ساتھ ہی احادیث معتبرہ اور اقوال بزرگان میں اس فریضہ کی تقدیس اور ضرورت پر مختلف پیرایہ میں بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسلمان پر کن حالات میں اور کن شرائط سے حج فرض ہے۔

حج کی حقیقت

سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ حج کیا ہے۔ حج وہ یادگار ہے جو حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام سے بالخصوص مخصوص ہے سنت ابراہیمی ہے۔ مجموعہ فرائض اربعہ ہے۔ انسانی حالت کو سدھارنے والا ایک مذہبی فریضہ ہے۔ روحوں میں جو کیفی جذبات میں ہیجان۔ دنیا میں راستی اور امن پیدا کرانے کی ایک چلتی مشین ہے کون نہیں جانتا کہ یادگا کو قائم اور زندہ رکھنا ایک فطری جذبہ ہے۔ زندہ قوموں میں مختلف قسم کی یادگاریں قائم رہتی ہیں۔ اسلاف کی تاریخ اس لیئے پڑھائی جاتی ہے کہ اس کے مطالعہ سے آئندہ نسلوں کے خیالات اور جذبات میں ایک خاص قسم کا تموّج اور جوش پیدا ہوتا ہے یہ کہنا کہ حج صرف ایک مذہبی یادگار ہے

Marfat.com

صحیح نہیں بلکہ تمدنی بھی ہے۔ اخلاقی بھی، سیاسی بھی اور مذہبی بھی۔ معادی بھی اور معاشرتی بھی۔

حج کیوں کرنا چاہیئے؟

کیا حج کے دِنوں میں ہمیں مختلف تمدنوں، مختلف زندگیوں اور مختلف خیالات کا نظارہ نصیب نہیں ہوتا۔ منیٰ، عرفات اور جبل رحمت پر جو نظارے ہمارے دیکھنے میں آتے ہیں کیا وہ بڑے بڑے روشن دماغوں کے واسطے صدہا پاکیزہ اور وسیع خیالات کا مجموعہ نہیں ہوتے؟ کیا ایک فلسفی مزاج کا آدمی اِن سے صدہا مسائل کا چربہ نہیں اُتار سکتا۔ کیا اِن نظاروں سے قوموں کی ترقی اور تنزل پر زندہ شہادتیں نہیں ملتیں۔ کیا لق دق جنگل اور سنسان میدانوں میں ہزارہا مخلوق اور تقریباً کل دنیا کے افراد انسانی کا مجمع ایک دوربین نگاہ کے واسطے دامن غور کو وسعت نہیں دیتا۔ اور کیا ہر طرف سے اِسے مساوات اور اخوت کا سبق نہیں ملتا اور کیا سچی آزادی اور صادق انسانیت کے نمونے اِن پتھروں اور چٹانوں میں نہیں ملتے جنہیں بعض بے باک اور جلد باز وحشی مقام وحشت کہتے ہیں دریغ نہیں کرتیں کیا ایک گدازدل کے واسطے جبل رحمت کا پاک اور پرجوش نظارہ اور اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ کی دِل ہلا دینے والی صدائیں عاشقوں کے لئے خدائی نظارہ اور الٰہی دیدار نہیں ہیں۔ بے ساختہ لوگوں کا لَاشَرِیْکَ لَکَ کہنا اور رومال ہلانا کیا وہ منظر نہیں جو توحید کو اپنے اصلی رنگ میں پیش کرکے تمام شرکوں کا ازالہ کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حج سے بڑھ کر دنیا میں کسی جگہ بنی نوع انسان کا اتنا بڑا مجمع نہیں ہوتا۔ حج میں کل اطراف و اکناف عالم کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اگرچہ اجنبیت کی وجہ سے بہت سے لوگ ایک دُوسرے کی زبان سے ناواقف ہوتے ہیں پھر بھی اسلامی نقطۂ خیال سے ایک دُوسرے کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور باوجود

Marfat.com

اختلافِ زبان، مغائرت ملکی، اجنبیت طبائع اور مخالف عادات کے ایک دوسرے کے تاثرات اور جذبات سے آشنا ہوکر ایک خاص نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور اس سے بے شمار تمدنی، اخلاقی، مذہبی اور قومی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ارض مقدس میں یہ سماں دیکھنے والے کہ باوجود اس قدر بُعد اور غیریت کے لوگوں میں کس قدر محبت اور اخوت پائی جاتی ہے تو سوچنے والے کے دِل ودماغ پر نقش ہوجاتا ہے کہ اسلام نے حج کو کن کن پاک اور اعلیٰ اغراض کے ماتحت فرض استطاعتی قرار دیا ہے۔ جب ہم وہاں غرباء کو تکلیف میں دیکھتے ہیں تو فوراً ہمیں خیال آتا ہے کہ جو لوگ افلاس کی حالت میں اپنے بال بچوں اور دیگر وابستگان کو چھوڑ کر حج کو آتے ہیں وہ نفس کے خلاف چلنے کی وجہ سے خود کو ایک مصیبت اور ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے مقدس اماکن میں بھی جاکر اخوت اور محبت کے خلاف دوسروں سے سلوک کرتے ہیں اور اس رُوحانی گناہ سے اپنے ضمیر کو آلودہ کرتے ہیں۔ ارضِ مقدس اور دیگر اسلامی ممالک میں جاکر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام جہاں گیا اس کی بدولت قومیں بدل کر مذہبی رنگ میں آگئیں۔ کوئی قوم نہ رہی۔ ارضِ مقدس میں سوائے اِسلام کے کوئی قوم نہیں ہر مسلمان بحیثیت مسلمان کے رہتا ہے۔ عورتوں کی حالت سے بھی ہمیں ارضِ مقدس اور دیگر اقطاع اسلامی میں ایک حیرت افزا اور خوش کن سماں دیکھنے کا موقع مل سکتا ہے۔ عورتیں پردہ میں رہتی ہیں۔ لیکن گھروں میں مقید نہیں رہتیں وہ آزاد بھی ہیں اور پابند بھی۔ اِن کی جرأت، دلیری آزاد منشی اور مکمل ستر پوشی۔ اِن کا یکساں لباس ان کا احترام اور خُودداری اِن کی غیرت اور شجاعت و بہادری دنیا کی عورتوں کے لئے ایک سبق ہے باوجود زیور نہ ہونے کے ان کی آرائش اِن کا ستھرا پن۔ اِن کا صحت افزا طریقۂ رہائش معمورۂ ہستی کی عورتوں کے لئے درسِ عبرت اور سبق نصیحت ہے۔ اس قسم کی اور سینکڑوں باتیں ایک مدبّر دماغ رکھنے والے کو ارضِ مقدس

Marfat.com

یں مل سکتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حج سے بہتر اجتماعی زندگی کے سلئے اور کوئی مسلک نہیں۔

علاوہ ازیں فریضۂ حج کی ادائیگی کے سلئے ثواب، گناہوں کی مغفرت، روح میں لطافت، اخلاق میں پاکیزگی اور خیالات میں عروج پیدا ہوتا ہے۔ بسلسلۂ اخوت اسلامی ایک دوسرے سے مل کر تبادلہ خیالات ہوتا ہے، اخوت اور مساوات کا سبق ملتا ہے، دنیا اور اس کے مختلف رسائل پر اطلاع ہوتی ہے۔ حج کے موقع پر ہمیں یہ سوچنے کا وقت ملتا ہے کہ اسلام نے جو تمدن ہمیں سکھایا ہے اُس میں کسقدر ترقی ہوئی اور کس قدر تنزل؟ اور ہمارے تمدن میں باوجود دعوئے وحدت اور مساوات کے کہاں اور کس حد تک فرق اور امتیاز ہے۔ کیا لباس احرام ہمیں یہ سبق نہیں دیتا کہ اسلام ہمیں ہر طرح اور ہر پہلو سے ایک بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ غریب اور امیر، بادشاہ، فقیر سب خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ کیا یہ درس مساوات نہیں؟ کیا اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ امتیاز قومی، امتیاز تمدنی، امتیاز معاشرتی یہاں تک کہ لباس کا امتیاز بھی مساوات اسلامی کے سراسر مخالف بلکہ ضد ہے۔ زمانۂ حج میں سب حاجیوں کے واسطے حلت و حرمتِ اکل اور ممنوعات و مباحات حج کا ایک جیسا ہونا قصور پر قربانی کا کرنا اور بعض قصوروں پر غلاموں کا آزاد کرنا کیا ہمیں اس کی تعلیم نہیں دیتا کہ ظاہر و باطن، اعزاز و امتیازات۔ نشست و برخاست۔ اکل و شرب، طور و طریق، گفتار و اطوار یہاں تک کہ دنیا کے تمام اصول معاشرت اور قواعد حیات میں امراء و فقرا کو مساوی ہونا چاہیئے اور دنیوی امتیاز و وجاہت کی بیخ کنی کر دینی چاہیئے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ شاہ و گدا سب کا لباس ایک جیسا ہوتا ہے۔ سب کے بال دراز۔ ناخن بغیر تراشے ہوئے۔ احرامی چادر بلا سلی ہوئی سب کے زیب بدن اور پھر سب کی ایک ہی دھن۔ یعنی رضائے مولیٰ کی طلب۔ یہ کیا امور ہیں اور کیوں ہیں؟ سچ یہ ہے کہ دنیا کے قصرِ رفعت و تکبر میں اصولِ حج

Marfat.com

کی ضرب سے زلزلہ پڑجاتا ہے۔ حج کو جاکر باجبروت بادشاہ، دولت مند عیاش امیر صاحب سطوت حکام نان شبینہ کو محتاج رہنے والے فقیر اور خانہ بدوش فاقہ پرست مسکین ایک جیسے ہو جاتے ہیں حسینوں کا غرور حسن و رعنائی۔ جباروں کی ظلم پسندی اور سفاکی، فلاسفروں اور حکیموں کی دماغی خود پرستی اور خود آرائی مکہ معظمہ پہنچکر سب خاک میں مل جاتی ہے۔ کیا عرصۂ منیٰ میں ہر مسلمان کا احرام باندھے پھرنا، اُٹھنا، بیٹھنا ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ہم سب کے سب ایک ہی خدا کے ماننے والے اور ایک ہی نبی کی اُمّت ہیں۔ ہمارا مذہب ایک ہے۔ ہمارا مسجود ایک ہے۔ ہمارا قبلہ ایک ہے۔ ہمارا طریق رہائش وضع قطع اور لباس ایک ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دشمن اور معاند ہوں۔ کیوں دوسروں پر شرافت نسبی، اعزاز دینوی اور قابلیت دماغی کی بدولت اپنی بزرگی اور برتری کے خواہاں ہوں؟ کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے اندر اس نفاق اور دشمنی کی تخم ریزی کریں۔ جس نے گذشتہ اقوام کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ پھینکا اور جس کی وجہ سے موجودہ ذلیل اقوام ذلّت کے گڑھے میں اور زیادہ گھُستی چلی جاتی ہیں۔

حج سے کیا نتائج مرتب ہوتے ہیں

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے محض خدا کے واسطے حج کیا اور دوران حج میں کوئی فحش و بدکاری نہ کی تو وہ حج سے ایسا پاک ہوکر واپس آئے گا۔ جس طرح پیدائش کے دن تھا۔ حج کے مقبول ہونے کی خصوصی علامت یہ ہے کہ انسان جتنے بُرے کام کیا کرتا تھا سب چھوڑ دے گناہ کرنے سے اُس کا دل بیزار ہو جائے۔ خواہشات و نفسانیت کا تابع نہ رہے۔ اصلاح نفس میں سعی کرتا رہے اور عبادت الٰہی میں اس کو ذوق آنے لگے۔ حج کے بعد اس کی نیکیاں زیادہ ہو جائیں اور گناہ کی طرف ہرگز التفات نہ کرے۔ تمام نافرمانیوں اور سرکشیوں کو چھوڑ کر خالص و مخلص دل سے رضائے

Marfat.com

الٰہی کی جستجو میں سرگرم ہو جائے۔ کیونکہ جو شخص حجر اسود کو ہاتھ لگاتا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے اس بات پر بیعت کرتا ہے کہ اُس کی نافرمانی سے بچیگا اور اُس کے تمام حقوق ادا کرے گا۔ لہٰذا حج کے بعد گناہ کرنا خدا تعالیٰ سے عہد شکنی اور فسخ بیعت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ فرماتے ہیں کہ حجر اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ بلاتشبیہ ہے جس نے اُس کو ہاتھ لگایا اُس نے اللہ تعالےٰ سے مصافحہ کیا۔ جس نے اُس کو بوسہ دیا اُس نے اللہ کے ہاتھ کو چُوما۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حجر اسود زمین پر اللہ کا بے مثال داہنا ہاتھ ہے جسکو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت نصیب نہ ہوئی اور اس نے اس رکن کو چھو لیا تو اس نے درحقیقت اللہ اور اُس کے رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرلی۔ اِن روایات سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص حج کرتا ہے اور حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے وہ گویا از سرِ نو بیعت کرتا ہے اور اس عہد قدیم کی تجدید کرتا ہے لہٰذا حاجی کو چاہیئے کہ جب حجر اسود کے پاس سے جدا ہو تو ہمیشہ اس عہد کا لحاظ رکھے جو سنگِ اسود کو بوسہ دیتے وقت کیا تھا۔ یہ کتنی بڑی بات ہوگی کہ بنائے اسلام مکمل کرنے کے بعد انسان پھر گناہوں کے کدال سے اُسی بنیاد کو ڈھادے۔ علماء سلف کا قول ہے کہ توبہ کے بعد گناہ کرنا قبل از توبہ ستّر گناہوں سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ بیماری کا دوبارہ لوٹ آنا پہلے مرض سے شدید تر ہوتا ہے۔

حاجی سے مصافحہ کرنے اور دعا کرانے کا بیان

جب کوئی مسلمان پُورے شرائط کے ساتھ خالصتہً للہ حج کرکے آئے تو وہ گناہوں سے بے لوث اور پاک وصاف ہوجاتا ہے اس کے سب گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ اس کی دعا بارگاہ رب العزّت میں مقبول ہوتی ہے۔ اسی واسطے اس سے ملنا سلام علیک کہنا اور مغفرت کی دعا کرانا مستحب ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب تم کسی

Marfat.com

حاجی سے ملو تو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو۔ اس سے دعائے مغفرت کراؤ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حاجی روانہ ہوں تو اُن کو رخصت کرنے جاؤ اور دعائے خیر کا توشہ ان کے ساتھ کر دو اور جب وہ حج کر چکیں تو قبل اس کے کہ وہ گناہوں میں پڑیں ان سے ملکر مصافحہ کرو۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں میں برکت ہوتی ہے۔

حج کے شرائط وجوب

حج کے واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں (۱) جوان ہونا (بچہ پر حج فرض نہیں) (۲) عاقل ہونا (دیوانہ پر حج فرض نہیں) (۳) آزاد ہونا (غلام کیلئے حج ضروری نہیں) (۴) بدنی تندرستی اور جسمانی صحت ہونا۔ (لنگڑے لُولے اپاہج اندھے اور بیمار پر حج فرض نہیں) (۵) راستہ میں امن ہونا (۶) استطاعت ہونا یعنی اتنی مالی قدرت ہو کہ راستہ کی آمد و رفت اور زمانۂ حج میں حرمین شریفین میں بسہولت قیام کر سکے اور پسماندگان کے لئے خورد و نوش کا مکمل انتظام کر جائے تاکہ اُس کی غیر حاضری میں متعلقین کو خرچ کی تکلیف نہ ہو۔

حج کے شرائطِ ادا

حج کے ادا کرنے کی تین شرطیں ہیں :- (۱) حج کا وقت یعنی یکم شوال المکرم سے حج کے آخری دن یعنی ۱۰ ذی الحجہ تک۔ شوال سے قبل احرام باندھنا مکروہ ہے (۲) مقام حج یعنی مکہ معظمہ اس کے علاوہ کسی اور جگہ حج کرنا جائز نہیں (۳) شرعی احرام بندھا ہوا ہو بغیر احرام کے حج صحیح نہیں۔

Marfat.com

حج کے فرائض

حج کے فرائض تین ہیں (۱) احرام باندھنا (۲) عرفات پر ٹھہرنا (۳) طوافِ زیارت یعنی درمیانی طواف کرنا۔ اگر ان میں سے کوئی رُکن فوت ہو جائے تو حج باطل ہو جائیگا اور آئندہ سال قضا واجب ہوگی۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات پانچ ہیں (۱) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا۔ (۲) مزدلفہ میں ٹھہرنا (۳) جمرۂ ثلاثہ پر کنکریاں پھینکنا (۴) سر منڈوانا یا بال کتروانا (۵) اگر حاجی مکہ معظمہ کا باشندہ نہ ہو تو اس پر طواف صدر یعنی آخری طواف بھی واجب ہے اگر ان تمام امور میں سے کوئی امر ترک ہو جائیگا تو حج ہو جائیگا۔ لیکن قربانی دینا واجب ہوگا۔ مذکورہ بالا امور کے علاوہ اور تمام امور مسنون یا مستحب ہیں۔ جن کے ترک سے حج باطل نہیں ہوتا۔

احرام باندھنے کا طریقہ اور احرام کے ارکان!

احرام کے دو رکن ہیں (۱) نیت کرنا (۲) لبیک پڑھنا۔ جو شخص حج کرنا چاہے اُس پر لازم ہے کہ اوّل احرام کی نیت کرے۔ اس کی صورت یہ ہے اوّل غسل کرے۔ سِلے ہوئے کپڑے اتار دے صرف تہبند اور چادر دو کپڑے پہن لے۔ نئے یا دُھلے ہوئے مونچھیں کتروائے۔ ناخن ترشوائے اور اصلاح بھی کرلے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

یا اللہ! میں حج کرنا چاہتا ہوں تو مجھ پر حج آسان کر دے اور اس کو قبول فرما۔ اس کے بعد لبیک پڑھے۔ لبیک یہ ہے۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ اس عبارت سے کم کر دینا جائز نہیں۔

ممنوعاتِ احرام

لبیک پڑھ لینے سے احرام مکمل ہو جاتا ہے۔ اب مندرجہ ذیل امور سے اجتناب لازم ہے۔ فحش بکنا۔ بدکاری کا ارتکاب کرنا۔ لڑائی، جھگڑا، فساد، قتل، خوں ریزی کرنا شکار کو چھیڑنا۔ کسی شکار کی طرف ہاتھ یا زبان سے اشارہ کر کے بتانا۔ سلا ہوا کپڑا کوٹ، شیروانی۔ جبہ۔ کرتہ قمیض۔ پاجامہ، پگڑی، صافہ، ٹوپی، جوڑے پہننا، بال کٹوانا، منڈوانا ناخن ترشوانا، خوشبو بطریق ضماد لگانا، جوں، کھٹمل، پسّو مارنا، سر یا منہ ڈھانپنا وغیرہ وغیرہ یہ تمام امور آداب احرام کے خلاف ہیں۔ ان کے ارتکاب سے احرام باطل ہو جاتا ہے۔ حج کے باقی مسائل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قربانی کی یادگار

قربانی حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وہ یادگار ہے جو آپ نے اپنے لختِ جگر سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کر دینے پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے قائم کی اور اللہ کا حکم خواب میں سنکر اپنے فرزند دلبند سے فرمایا۔ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی اے بیٹے میں خواب میں تمہیں ذبح کرنے کا حکم پاتا ہوں کہو تمہاری کیا رائے ہے تو سعادت مند بیٹے نے جواب دیا۔ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا

Marfat.com

تو مر مستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین - ابا جان! جو حکم ہے اس کی فی الفور تعمیل کیجئے اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے" اس جواب باصواب کو سنکر شفیق باپ نے اپنے سعید اور فرمانبردار بیٹے کے ہاتھ اور پاؤں باندھے اور اوندھا لٹا کر گلے پر پورے زور سے تیز چھری چلانا شروع کر دی مگر رب العزت جلّ مجدہٗ کی طرف سے چھری کو حکم ہوتا ہے کہ خبردار اگر حلقومِ اسمٰعیل علیہ السلام کا ایک بال بھی کٹ گیا تو میدانِ حشر میں سختی سے باز پرس کی جائے گی - اِدھر حضرت خلیل علیہ السلام چھری پر خفا ہو رہے ہیں اور اپنے خواب کو تعبیر کا عملی جامہ پہنانے پر مصر ہیں - اُدھر حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام شوقِ لقائے محبوب میں ہمہ تن قربانی بنکر زیرِ لب تبسّم فرما رہے ہیں - کہ حضرت خلیل علیہ السلام نے اس تبسّم کا موقع اور وجہ دریافت فرمائی تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ ابّا جان! آج ساری کائنات کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور ساری خدائی آپ کی اس جوانمردی استقلال اور سخاوت پر حیرت اور استعجاب کا اظہار کر رہی ہے جو کہ آپ رضائے الٰہی میں اپنے جگر گوشہ کی جانِ عزیز قربان کر رہے ہیں - ملاءِ اعلےٰ میں ایک کہرام مچا ہوا ہے اور دعائیں مانگی جا رہی ہیں اور سب کی توجّہ اس وقت آپ کی طرف ہے - لیکن اللہ تعالیٰ کی توجّہ صرف میری طرف ہے اور وہ میرے صبر و استقلال کو آزما رہا ہے اور بڑی توجّہ اور رحمت سے میری طرف کرم نوازی فرما رہا ہے تو میں کیوں نہ خوش ہوں جبکہ میرا خالق و مالک اور میرا جان آفرین خود اپنی بخشی ہوئی زندگی کو اپنے سامنے قربان کر دینے کی سعادت اور توفیق مجھے عطا فرما رہا ہے اس عاشقانہ اندازِ جواب کو سنکر اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیل علیہ السلام کو خوشخبری سنائی اور ارشاد ہوا فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ٥

یعنی جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھ دی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی

Marfat.com

کے بل لٹایا۔ ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم! بے شک تو نے خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔ ہم ایسا ہی نیکوں کو صلہ دیتے ہیں۔ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ○ وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○ بے شک یہ ایک کھلا ہوا اور بہت بڑا امتحان تھا۔ ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر اسے بچایا یعنی بجائے اسمٰعیل کے ایک مینڈھا ذبح کرا دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے پٹی کھول کر دیکھا تو فرزند دلبند کی بجائے ایک مینڈھا ذبح ہوا پڑا ہے۔ جبریلؑ نے عرض کی اے خلیلِ جلیل خدائے برتر آپ کو مبارکباد دیتا ہے اور آپ کے فرزند کی قربانی قبول فرماتا ہے اور خلعتِ خلّت سے آپ کو مشرف فرماتا ہے۔ صاحبزادے کے ہاتھ پاؤں کھولئے اور اسے سلام الٰہی پہنچائیے۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے فرطِ مسرت سے سجدۂ شکر الٰہی بجالایا اور ذبیح کو فرمایا۔ بیٹا! تم کو بذریعہ جبریل صبر و رضا کے سلسلہ میں سلام الٰہی آیا ہے اور ارشاد ہے کہ اسمٰعیل تیغ بلا پر صبر کرنے کے صلہ میں ہم تمہیں مستجاب الدعوات فرماتے ہیں۔ یہ قربانی کی اصل ہے اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے اپنے غلاموں کو قربانی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو قربانیاں فرمایا کرتے۔ ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے۔ قربانی کے نصاب کے لئے وہی شرائط ہیں جو صدقہ فطر کے وجوب کے لئے ہیں۔

قربانی کے احکام و مسائل

بکرا۔ بکری۔ دنبہ۔ بھیڑ ایک سال کی۔ گائے۔ بھینس دو برس کی۔ اور اونٹ پانچ برس کا ہونا چاہیئے۔ دُنبہ چھ ماہ کا اگر موٹا تازہ اور ایک سال کا معلوم ہوتا ہو تو جائز ہے۔ خصی یا ایسا جانور جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا تہائی سے کم سینگ یا کان کٹا ہوا جانور بھی جائز ہے قربانی کی کھال کو بیچنا گناہ ہے مگر اپنے صرف میں لا سکتا ہے اگر کھال خود بیچے

Marfat.com

تو اس کی قیمت صدقہ کر دے اگر قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس پر قربانی واجب ہو گئی اگرچہ صاحب نصاب تھا یا نہیں اگر دن گزر جائیں قربانی نہ کر سکے تو جانور کو زندہ صدقہ کر دے۔ ناقص جانور یا ایسا کہ جو مذبح تک چل کر نہ جا سکے ناجائز ہے۔ اندھا، کانا، لنگڑا، تہائی سے زیادہ دم کٹا وغیرہ سب ناجائز ہیں۔

مسئلہ - قربانی کا گوشت وزن سے تین برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے ایک فقیروں کے لئے۔ ایک اقربا کے لئے اور ایک خود اپنے لئے۔ سارا گوشت خود بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ قربانی صرف اللہ کے نام پر خون بہانے کا نام ہے۔ گوشت اور پوست سے قربانی کا کوئی تعلق نہیں۔ رات کو بھی قربانی کرنا جائز ہے مگر افضل نہیں۔ قربانی کے وقت کوئی دعا زبان سے پڑھنی ضروری نہیں صرف دل سے قربانی کی نیت کر کے بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَر کہ دینا کافی ہے لیکن قبلہ رُو لٹاتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے کہ مستحب ہے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ -

ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

قربانی کے دن افضل یہ ہے کہ کچھ نہ کھائے اور قربانی کے گوشت سے ہی افطار کرے یہ سنت ہے۔ لیکن اس کو روزہ نہیں کہتے۔

Marfat.com

اسلام کا پانچواں رکن

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (ترجمہ) نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو۔
زکوٰۃ مسلمان میں خدا کی خاطر قربانی اور ایثار کرنے کی صفات پیدا کرتی ہے اور خود غرضی اور زر پرستی کی بُری عادت کو دُور کرتی ہے۔ دولت کی پوجا کرنے والا اور روپے پر جان دینے والا شخص اسلام کے کسی کام کا نہیں۔ جو شخص خدا کے حکم پر اپنی گاڑھی محنت سے کمایا ہوا مال اپنی کسی ذاتی غرض کے بغیر قربان کر سکتا ہے وہی اسلام کی سیدھی راہ پر چل سکتا ہے۔ زکوٰۃ مسلمان کو اُس راہ کی مشق کراتی ہے اور اس کو اس قابل بناتی ہے کہ خدا کی راہ میں جب مال صرف کرنے کی ضرورت ہو تو وہ اپنی دولت کو سینہ سے چمٹائے نہ بیٹھا رہے بلکہ دل کھول کر خرچ کرے۔

زکوٰۃ کا دنیوی فائدہ یہ ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دُوسرے کی مدد کریں کوئی مسلمان ننگا۔ بھوکا اور ذلیل و خوار نہ ہو جو امیر ہیں وہ غریبوں کو سنبھالیں اور جو غریب ہیں وہ بھیک مانگتے نہ پھریں۔ کوئی شخص اپنی دولت کو صرف اپنے عیش و آرام اور اپنی شان و شوکت ہی پر نہ اُڑا دے بلکہ یہ بھی یاد رکھے کہ اس مال میں اس کی قوم کے یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں کا بھی حق ہے اس میں اُن لوگوں کا بھی حق ہے جو کوئی کام کرنے کی قابلیت تو رکھتے ہیں مگر سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی قابلیت رائیگاں جا رہی ہے اس میں اُن

Marfat.com

بچوں کا بھی حق ہے جو قدرت سے دماغ اور ذہانت تو لائے ہیں مگر غریب ہونے کی وجہ سے تعلیم نہیں پا سکتے۔ اس میں ان کا بھی حق ہے جو معذور ہو گئے ہیں اور کوئی کام کرنے کے قابل نہیں رہے جو شخص اس حق کو نہیں جانتا وہ ظالم ہے اور اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا کہ تم اپنے پاس روپے کے خزانے بھرے بیٹھے رہو اور کوٹھیوں میں عیش کرو۔ موٹروں پر سیر کرتے رہو اور تمہاری قوم کے ہزاروں انسان صرف روٹی کے محتاج ہوں ہزاروں بچے تعلیم سے محروم رہیں۔ ہزاروں کام کے آدمی بیکار مارے مارے پھریں اسلام ایسی خود غرضی کا سخت دشمن ہے۔ کافروں کو ان کی تہذیب یہ سکھاتی ہے کہ دولت کو ہر جائز و ناجائز طریقوں سے اکٹھا کرو اور اسے سود پر چلا کر آس پاس کے لوگوں کی کمائی بھی تجوریوں میں بھر لو۔ لیکن مسلمان کو اِن کا مذہب سکھاتا ہے کہ اگر خدا تمہیں اتنا رزق دے۔ جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو تو اسے سمیٹ کر نہ رکھو بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی دو۔ تاکہ ان کی ضرورتیں بھی پوری ہوں اور تمہاری طرح وہ بھی کچھ کمانے اور کام کرنے کے قابل ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۤءِ وَالْمَسَاكِيْنِ یعنی تحقیق خیرات اور صدقات فقرا اور مساکین کے لئے ہے۔ زکوٰۃ کا منکر کافر ہے اور صاحب استطاعت ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ دینے والا فاسق ہے زکوٰۃ نہ دینے سے اصل مال کی برکت جاتی رہتی ہے اور زکوٰۃ نہ دینے کا بڑا سخت عذاب ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ وہ مال جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی گئی ہو قیامت کے دن گرم کر کے زکوٰۃ نہ دینے والوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں پر داغا جائیگا۔ سچ ہے کہ خدا کی دی ہوئی دولت کو اس کی منشا کے مطابق خرچ نہ کرنا اور حقداروں کی حق تلفی کرنا کس قدر ظلم ہے۔

Marfat.com

اسباب زکوٰۃ یعنی کن کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے؟

زیورات چاندی، سونا، نقد روپیہ اور تجارتی مال ان سب کی زکوٰۃ نکالنا فرض ہے جبکہ مال نصاب کے مطابق ہو اور مکمل ایک سال تک کسی آزاد۔ عاقل اور بالغ مسلمان کے قبضے میں رہے۔

مسئلہ۔ چاندی سونے کے علاوہ جو چیزیں خود اپنے استعمال اور کام میں لانے کی ہیں ان کی زکوٰۃ نہیں مثلاً کھانے کا غلہ۔ پہننے کے کپڑے۔ گھر کے برتن اور دیگر اسباب (اسمیں جہیز وغیرہ کے کپڑے برتن اور دیگر سامان بھی شامل ہے) سواری کا جانور (اسمیں موٹر تانگہ اور بائیسکل وغیرہ بھی شامل ہیں) پڑھنے کی کتابیں (اسمیں دارالمطالعہ یعنی لائبریری بھی شامل ہے) مزدوری کے اوزار (اسمیں سلائی کی مشین۔ برف بنانے کی مشین جرابیں۔ دستانے۔ بوٹ سلیپر۔ کپڑا بننے اور بنانے کی مشینیں اور دیگر ہر قسم کی مشین جو کسی کارخانے یا فیکٹری میں چلتی ہیں اور ذرائع روزگار ہیں ان تمام اشیاء کی زکوٰۃ نہیں ہوگی لیکن ان کی پیداوار اور آمدنی پر بشرطیکہ وہ آمدن نصاب کے مطابق ہو زکوٰۃ دینا فرض ہے

مسئلہ۔ جو مال ذاتی حاجت سے زائد اور کرائے کی نیت سے رکھا ہو مثلاً رہائشی مکان کے علاوہ کوئی اور مکان یا دوکان۔ دیگیں۔ برتن۔ شامیانے قناتیں۔ دریاں بجلی کے پنکھے بائیسکلیں۔ موٹر ٹیکسی اور لاری وغیرہ ان سب کی سالانہ آمدنی پر زکوٰۃ نکالنا فرض ہے بشرطیکہ وہ آمدنی نصاب کے مطابق ہو اور مکمل ایک سال تک قبضے میں رہے

مسئلہ۔ جو شخص قرضدار ہو وہ اپنے مال سے قرضہ کی رقم کو منہا کر کے باقی مال پر اگر وہ نصاب کے موافق رہے تو زکوٰۃ دے اور اگر خدا کا قرض ہے جیسے نذر۔ کفارہ وغیرہ تو اس پر بھی زکوٰۃ دے۔

مسئلہ۔ نصاب کیلئے سال کا تقرر اسوقت ہوگا جب آپ صاحب نصاب بنجائینگے مثلاً اگر کسی شخص کے پاس رجب کے مہینہ میں دو سو روپے آجاتے ہیں تو اس کا سال رجب سے آئندہ رجب تک ہوگا اگر یہ رقم ابتدائے سال سے بڑھتے بڑھتے دس ہزار تک پہنچ جائے اور آئندہ رجب آجائے تو زکوٰۃ دس ہزار پر ہی دینا ہوگی یعنی سال کے اختتام پر جو مال آپ کے قبضے میں ہے وہی مال سال بھر آپ کے قبضے میں متصور ہوگا اور اسی پر زکوٰۃ دینا ہوگی اسطرح

Marfat.com

شروع سال یعنی ماہ رجب میں آپ کے پاس ایک ہزار روپیہ تھا اور اگلے رجب تک تجارت کے سلسلہ میں یہ روپیہ کم و بیش ہوتا رہا اور اختتام سال پر آپ کے پاس صرف دو سو روپے رہ گئے ہیں تو زکوٰۃ بھی صرف دو سو روپے پر ہی ہوگی۔

مسئلہ۔ سال کے دوران میں اگر آپ کسی مہینے میں صاحب نصاب نہ رہے تو سال کی شرط ٹوٹ جائیگی آپ کو پھر نئے سرے سے سال شروع کرنا ہوگا جبکہ آپ دوبارہ صاحب نصاب بنیں۔

نصابِ زکوٰۃ و عُشر

مال کی اس مقررہ مقدار کو نصاب کہتے ہیں جسکے موجود ہونے اور سال بھر قبضہ میں رہنے پر زکوٰۃ دی جاتی ہے ہر شے کا نصاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے

نقشہ نصابِ زکوٰۃ

نام اشیاء	مقدار نصاب	مقدار زکوٰۃ	کل زکوٰۃ
چاندی	½ ۵۲ تولہ	چالیسواں حصہ	۱ تولہ ۳ ماشہ ۶ رتی
سونا	½ ۷ تولہ	″	۲ ماشہ ۶ رتی
مال تجارت	½ ۷ تولہ سونے کی قیمت کا	″	چالیسویں حصہ کی قیمت
مویشی	۵ اونٹ	ایک بکری	
″	۳۰ گائیں یا بھینس	ایک گائے کا بچہ ایک برس سے زیادہ کا	ایک گائے کا بچہ
	۴۰ بکریاں یا بھیڑیں	ایک بکری	

نقشہ نصاب عُشر

زمین کی زراعت اگر بارانی یا چشمہ سے ہو	کل آمدنی کا	دسواں حصہ	دسواں حصہ
اگر ڈول وغیرہ سے ہو	″	بیسواں حصہ	بیسواں حصہ

مسئلہ۔ نقد روپے کا نصاب یہ ہے کہ اس سے کم از کم ½ ۵۲ تولہ چاندی خریدی جاسکے اگر ½ ۵۲ تولہ سے چاندی کم ہو اور ½ ۷ تولہ سے سونا کم ہو تو اگر دونوں کو ملاکر

Marfat.com

۵۲½ تولہ چاندی یا ۷½ تولہ سونا خرید اجا سکے تو نصاب مکمل ہو جاتا ہے اور اُس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ تجارت کے خچروں اور گدھوں پر بھی زکوٰۃ ہے اور مویشیوں کی کمی بیشی کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ۔ سونا۔ چاندی سکہ دار ہو خواہ معمولی ہو خواہ ڈلہ خواہ زیور سب پر زکوٰۃ ہے۔

مسئلہ۔ صاحبِ نصاب ایک سال سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے یا حساب سے جس قدر زکوٰۃ دینی ہو اُس سے زیادہ دے تو درست ہے مگر جو نصاب کا مالک نہ ہو اسے درست نہیں کہ کئی نصابوں کی زکوٰۃ پہلے ہی دیدے

مصارف زکوٰۃ

جہاں جہاں مال زکوٰۃ صرف ہو سکتا ہے وہ یہ ہیں:۔

فقیر یعنی وہ شخص جو صاحب نصاب نہ ہو۔ مسکین جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ صدقہ وصول کرنے والا جسے اس کام کے عوض اس کے موافق روپیہ دیا جائے۔ مکاتب غلام کا آزاد کرانا۔ ایسا قرضدار جس کے موجودہ مال سے قرض کو منہا کریں تو باقی روپیہ نصاب سے کم رہ جائے۔ فی سبیل اللہ کسی ایسے شخص کی امداد کرنا جو خرچ نہ ہونے کے باعث حج سے رُک گیا ہو ایسا مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں روپیہ موجود نہ ہو مالکِ نصاب کو حق حاصل ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ان سب مصارف میں دے یا بعض میں

مسئلہ۔ مندرجہ ذیل جگہوں پر مال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں:۔

مسجد بنانا۔ میّت کا قرض ادا کرنا۔ میّت کو کفن دینا۔ غلام خرید کر آزاد کرنا اپنے بزرگوں یعنی باپ، دادا، نانا، نانی وغیرہ کو دینا۔ اپنی اولاد مثلاً بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی وغیرہ کو دینا۔ خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو دینا دولتمند یعنی مالکِ نصاب کو دینا بنی ہاشم یعنی ساداتِ کرام کو دینا۔

Marfat.com

الجہاد فی الاسلام

اعتذار۔ اس رسالہ میں توحید، نماز۔ روزہ، حج اور زکوٰۃ کے نہایت ضروری اور اہم مسائل کی اگرچہ حتی المقدور وضاحت اور تشریح کردی گئی ہے لیکن اس سے اسلامی زندگی کی مکمل تصویر سامنے نہیں آسکتی کیونکہ روحِ اسلام یعنی مسئلہ جہاد جس پر اس تصویر کی تکمیل کا دارومدار ہے اس کتاب میں درج نہ ہوسکا جس کو ضمیمہ کے طور پر شامل کتاب کرکے ہدیہ ناظرین کررہا ہوں۔

جہاد اور اس کے اغراض و مقاصد

حقیقت یہ ہے کہ جہاد تمام عبادتوں کا نچوڑ بلکہ مغزِ عبادات ہے دیگر تمام عبادات صرف مالی یا بدنی قربانیوں پر مشتمل ہیں مگر جہاد میں مالی اور بدنی قربانیوں کے علاوہ جانی قربانی کے مواقع بھی میسر ہیں اور یہ وُہ شرف ہے جس کے حصول کے لئے ہر مسلمان نے اللہ تعالےٰ سے ان الفاظ میں عہد کر رکھا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

(قرآن کریم)

تو کہدے کہ میری نماز اور دیگر ہر قسم کی عبادات مالی، جانی اور بدنی قربانی حتیٰ کہ میری زندگی اور موت صرف اس پروردگار عالم کیلئے ہے جسکا کوئی شریک نہیں اور میں اس کام پر مامور کیا جا چکا ہوں چنانچہ میں ہی خود سب سے پہلے اس کے فرمان اور رضا کے مطابق اس کی اطاعت کیلئے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔

Marfat.com

اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک مسلمان یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کے صرف نماز ادا کر لینے۔ روزہ رکھ لینے، حج کر لینے اور صرف زکوٰۃ ادا کر دینے سے محولہ بالا عہد کا ایفا نہیں ہوتا بلکہ جب تک اس کی راہ میں جان قربان کرنے اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا عزم بالجزم لیکر میدانِ جہاد میں نہ نکلے گا۔ آیت مذکورہ کے آخری حصہ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کا مصداق ہرگز نہیں بن سکتا اور نہ ہی اس کی یہ نامکمل سی تصویر اسلام کے متعین چوکھٹے میں فٹ ہو سکتی ہے تو معلوم ہوا کہ اسلام کا تصور توحید سے شروع ہو کر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے منازل مہمہ طے کرتا ہوا اور اپنی تصویر کے نقوش اور خد و خال کو نمایاں کرتا اور سنوارتا ہوا اپنی آخری منزل جہاد میں پہنچ جاتا ہے جہاں اس کے اعمال کے تمام خطوط پر مناسب رنگ آمیزی کی جاتی ہے اور پھر کہیں جا کر وہ تصویر اس قابل ہوتی ہے کہ اسلام کے چوکٹے میں فٹ کی جا سکے۔

علاوہ ازیں دیگر تمام عبادات ذاتی افادیت کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ مثلاً نماز کے ذریعے انسان ذاتی طور پر شرافت و نجابت اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ روزے سے اپنے نفس کا تزکیہ مقصود ہے۔ حج سے زیارت بیت اللہ شریف اور آستانہ عالیہ مصطفویہ پر حاضری سے تسکین روح اور راحتِ دل نصیب ہوتی ہے اور زکوٰۃ نکالنے سے اپنے سرمائے کو میل کچیل سے پاک و صاف کر کے ہر قسم کے مادی خطرات سے محفوظ رکھنا ہے۔ اگرچہ ان تمام مادی منافع کے ساتھ ساتھ فرائض کی ادائیگی بھی ہوتی جاتی ہے۔ لیکن خالق ارض و سماء اور علام الغیوب نے انسان کی خلقت کی حکمت صرف یہی قرار نہیں دی تھی بلکہ اسے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کا اعلان کر کے ملائکہ کی مسبح اور مقدس جماعت کے مقابل زمین کے اندر اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے بھیجا گیا تھا تاکہ دنیا میں صرف اللہ کی حکومت اور بادشاہی کا چرچا ہو۔ اُسی کے قانون جاری اور ساری ہوں۔ تمام انسانی گردنیں صرف اسی کی اطاعت گزار ہوں۔ کوئی فرد یا جماعت کسی سرزمین میں اس کے

Marfat.com

مقابل یا متوازی حکومت نہ قائم کر سکے۔ کوئی اس کے وضع کردہ قوانین میں ترمیم و تنسیخ نہ کر سکے۔ دُنیا میں امن و امان اور عدل و انصاف کا دَور ہو۔ کوئی جابر کسی مجبور پر دستِ ظلم دراز نہ کرے۔ شرفا کی جان، مال، عزت اور ناموس کو بدمعاشوں اور رہزنوں سے کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہو۔ کمزور طاقتوروں سے دب کر ہر وقت احساسِ کہتری میں مبتلا نہ رہیں۔

جہاد فی سبیل اللہ وہ فریضہ ہے جس کی ادائیگی میں انسان کی ذاتی منفعت کو قطعاً کوئی دخل نہیں اور اس کی ادائیگی میں للّٰہیت خلوص اور جذبۂ قربانی نمایاں طور پر کار فرما ہیں۔ صرف اور صرف اسی فریضہ کی ادائیگی اور اسی حکمت کے ماتحت انبیا کرام کی ترسیل اور نزولِ وحی کا سلسلہ شروع کیا گیا تاکہ ہر باغی و منکر اور ہر فرعون و نمرود کی سرکش گردن کو بزورِ دلیل و برہان اور بہ طاقتِ شمشیر و سنان خداوند لاشریک کے سامنے جھکا دیا جائے۔ چنانچہ یہ مقصد عزیز و وحید سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سید المرسلین۔ شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین خاتم النبین حضرت محمدؐ مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس تک بدرجہ اتم پُورا ہوتا رہا اور جب کبھی کسی نمرود یا کسی فرعون نے سرکشی کی اور خدا کی حکومت اور بادشاہت کے مقابلہ میں اپنی فرمانروائی کا جھوٹا سکہ چلا کر مخلوق خدا کو ناحق ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا تو خدا کے فرستادوں اور توحید کے علمبرداروں نے سچے جاں نثاروں کی طرح علمِ جہاد بلند کر کے باغی عنصر کی گردنیں توڑ کر رکھ دیں اور تمام دنیا میں اعلاے کلمۃ الحق کا ڈنکا بجا دیا۔ نسلِ انسانی کو صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ اور محکوم بنا کر باقی تمام طاغوتی طاقتوں سے آزاد کرا دیا۔ اس مقصدِ اعلےٰ کے حصول کے لئے جو جو قربانیاں خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار غلاموں نے پیش کی ہیں اور جس خوبی اور شان کے ساتھ آپ نے اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ منصبِ خلافت اور نیابت کا حق ادا کیا ہے اس کے نظائر بدر و حنین۔ خیبر و تبوک اور احد و کربلا کے میدان اور مصر و ایران۔ اسپین و طرابلس اور روم و شام کے ممالک

کی تواریخ پیش کرتی رہیں گی اور حق یہ ہے کہ اسلام کی تصویر ہی اس وقت مکمل ہوتی ہے جب ایک مسلمان سر پر کفن باندھ کر میدان جہاد میں کود پڑتا ہے اور دنیا سے ظلم و طغیان فتنہ و فساد کو مٹانے اور اس کی جگہ عدل و انصاف اور حق و صداقت کا نظام قائم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے اور جب وہ اپنے مقاصد علیا میں کامیاب و کامران ہو جاتا ہے تو دنیا میں غازی کے معزز لقب سے نوازا جاتا ہے اور اگر اس جد و جہد میں خود ہی قربان ہو جائے تو شہادت کا بلند مرتبہ حاصل کر کے ہمیشہ زندہ رہنے والوں کی مقدس صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

جہاد کی اہمیت

جہاد کے اغراض و مقاصد کی اس مختصر سی تشریح کی تائید میں چند آیات قرآنی ملاحظہ فرمائیں:

۱ الٓمّٓ ۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ (سورہ روم)

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ محض یہ کہکر کہ ہم ایمان لائے یعنی صرف کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائیگا حالانکہ ان سے پہلے بھی جس جس نے ایمان کا دعویٰ کیا ہے اس کو ہم نے آزمایا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اللہ بندوں کو دکھائے کہ ایمان کے دعویٰ میں سچے کون ہیں اور جھوٹے کون!

۲ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ط (پ ۴ رکوع ۹)

یہ بات حکمت الٰہی کے خلاف ہے کہ وہ مومنوں کو اسی حال میں رہنے دے جس طرح کہ وہ اب ہیں (یعنی سچے مومن اور جھوٹے مدعیان ایمان یعنی منافق غلط ملط رہیں) جب تک کہ خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر دے اور پاک سے ناپاک کو جدا نہ کر دے

۳۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے (ہرگز
يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا نہیں) جبتک کہ اللہ تعالیٰ یہ نہ دیکھے کہ تم میں سے کتنوں نے
مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ جہاد کیا ہے اور وہ کون کون ہیں جنہوں نے اللہ اور اس
دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَ کے رسول اور مومنوں کو چھوڑ کر غیروں اور منافقوں سے
لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً (التوبہ) اندرونی تعلقات قائم نہیں کر رکھے ہیں۔

۴۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے گروہ کا ساتھ دیتے
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا ہیں جس سے اللہ ناراض ہے (یارسول اللہ) یہ لوگ تمہارے
هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ ہیں اور نہ انہیں کے ہیں یہ تو شیطانی پارٹی کے لوگ ہیں
حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اور خبردار رہو کہ شیطانی پارٹی والے ہی ناکام و نامراد رہنے
الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ پ ۲۸ والے ہیں جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت اور مقابلہ
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ کرتے ہیں وہ شکست کھانے والوں میں ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ
وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝ کا قطعی فیصلہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہو کر رہیں گے
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ
رُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ یقیناً اللہ تعالیٰ طاقتور اور زبردست ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اِن آیات بیّنات میں مسلمانوں کے ایمانوں کی حقیقت اور صداقت جانچنے اور پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی تجویز فرمائی ہے جس کے ذریعے سچے مسلمان اور برائے نام مسلمان یا طیب اور خبیث کے درمیان امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ اس کسوٹی کا نام جہاد ہے اور یہی وہ معیار ہے جس پر پورے اُترنے کی ہر سچے مسلمان کے دل میں آرزو اور تڑپ موجود ہے اور یہی وہ کسوٹی ہے جس کے سامنے آنے سے ہر منافق پہلوتہی کرتا ہے اور طرح طرح کے حیلے بہانے بناتا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ایسے دعویداروں کو بھی اپنی جماعت سے خارج کر کے شیطانی جماعت میں ان کا شمار کر دیا ہے جو بظاہر تو مسلمانوں میں رہتے سہتے ہیں لیکن در پردہ غیروں سے ساز باز رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے رازہائے درون پردہ سے دشمن کو آگاہ کرتے رہتے ہیں اسلامی اصطلاح میں ایسے گروہ کو منافقین کی جماعت کہتے ہیں اور موجودہ سیاسی دُنیا

Marfat.com

ایسے لوگوں کو منافقین کا لم کے نام سے پکارتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی جماعت قطعاً مسلمانوں میں شامل نہیں۔

فرضیت جہاد

قرآن کریم میں جہاد کی اہمیت کے متعلق اور بے شمار آیات موجود ہیں لیکن میں صرف انہیں پر اکتفا کرتے ہوئے اب فرضیت جہاد کی چند آیات ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ منجملہ دیگر فرائض الٰہیہ کے مسلمانوں پر جہاد بھی ایک نہایت اہم فریضہ ہے۔

۱۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ نِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ط (الحج ع ۱۲)

جن لوگوں پر ظلم کی حد ہو چکی ہے اب ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان مظلوموں کی امداد پر قادر ہے جو اپنے وطن اور گھروں سے محض اس جرم پر نکال دیے گئے ہیں کہ ان کا ایمان یہ ہے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔

۲۔ کُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ع (بقر ۱۰ ع)

فرض کر دیا گیا ہے تم پر جہاد اور لڑنا تمہیں ناپسند ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو اچھا سمجھو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو کیونکہ کسی چیز کی اچھائی اور برائی کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

۳۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ج وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ؕ

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم راہِ خدا میں نہیں لڑتے۔ حالانکہ کمزور مرد کمزور عورتیں اور بچے یہ پکار رہے ہیں کہ اے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لے۔ جس بستی کے لوگ بڑے ظالم ہیں اور اپنی عنایت سے ہمارے لئے کوئی مددگار اور حامی کار تجویز فرما کر بھیج دے

Marfat.com

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ط (انفال)

جسقدر مادی اور اخلاقی قوت تم فراہم کر سکتے ہو اپنے دشمنوں کے مقابلے کیلئے مہیا کرو اور بندھے رکھو گھوڑوں کے رسالے اس سے ڈراؤ گے تم خدا کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور علاوہ ازیں ان کو جن کو تم اس وقت نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے۔

جہاد کے فضائل اور مجاہدین اسلام کی شان

روایت ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جنازہ پڑھنے سے پہلے ہر میت کی عملی زندگی کے متعلق تحقیق فرمالیا کرتے چنانچہ حسب معمول حضور نے فرمایا کہ یہ شخص کیسا تھا اور زندگی میں اس کا کیا معمول تھا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص کو ہم نے کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اس نے کبھی روزہ نہیں رکھا۔ اس کا کوئی فعل اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں نہ تھا۔ الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی زندگی کے متعلق کوئی اچھی اور نیک رائے کا اظہار نہ فرمایا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ایسے شخص کی حضور علیہ السلام نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ لیکن منشا رحمۃ اللعالمین اور تھا۔ آپ نے حاضرین پر ایک بار پھر نظر مبارک اٹھائی تو ایک دیہاتی مسلمان اٹھ کھڑا ہوا اور دست بستہ یوں گویا ہوا کہ یا رسول اللہ! اس متوفی کے متعلق میں کچھ زیادہ تو نہیں جانتا صرف اس کے ایک عمل کا شاہد ہوں۔ جبکہ ایک دفعہ لشکر اسلام جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کوچ کرتا ہوا اتفاق سے اس کے گاؤں سے گزرا اور وہاں اس لشکر نے رات کو قیام فرمایا سفر کے تھکے ماندے مجاہدین اطمینان سے سو گئے۔ اس شخص نے سوچا۔ کہ کہیں دشمن ہمارے لشکر کو غافل پا کر حملہ نہ کردے۔ اس خیال سے تمام رات ان سوئے ہوئے مجاہدین کے ارد گرد پہرہ دیتا رہا۔ حتیٰ کہ صبح ہوئی اور لشکر اسلامی

اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا"۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیہاتی کا یہ بیان سنکر نہایت شادماں ہوئے اور فرمایا چلو اس کی نماز جنازہ پڑھیں چنانچہ جنازہ اُٹھایا گیا اور حضور نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے میّت کو قبر میں اُتارا۔ میّت کو قبر میں رکھ کر حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارا گمان اس کے متعلق کچھ اور تھا اور میرا گمان کچھ اور ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ حوریں قبر میں اس خادمِ مجاہدین کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے آپس میں تکرار کر رہی ہیں۔ سبحان اللہ مجاہدین اسلام کے لشکر کے گرد صرف ایک رات پہرہ دینے والے کو یہ شرف حاصل ہوا تو مجاہدین فی سبیل اللہ کی شان کا اندازہ فرمایئے اِن کی کیا قدر و منزلت ہوگی؟

(۲) ایک شخص نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمایئے کہ جو عمل جہاد کے برابر فضیلت رکھتا ہو۔ حضور نے فرمایا کیا تم ساری زندگی ہر وقت نماز میں مشغول رہ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ممکن ہے؟ پھر آپ نے فرمایا اچھا۔ کیا تم ساری زندگی روزہ دار رہ سکتے ہو۔ اُس نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بھی میری استطاعت سے باہر ہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ قسم ہے اس ربِ ذوالجلال کی اگر تم اِن دونو عملوں پر قادر بھی ہوتے پھر بھی مجاہدین کے مقام کو نہ پہنچ سکتے۔

(۳) ایک شخص خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئں جس کا ثواب جہاد کے برابر ہو تو حضور نے جواب دیا کہ اب کوئی عمل نہیں ہے جس کا ثواب جہاد کے برابر ہو۔

(۴) ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! سب لوگوں سے افضل کون ہے؟ حضور نے جواب دیا وہ مومن سب سے افضل ہے جو راہِ خدا میں اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کرتا ہے۔

(۵) فرمایا راہِ خدا میں صبح یا شام کو چلنا اِن تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج چڑھتا اور ڈوبتا ہے اور راہ خدا میں صبح یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے

Marfat.com

(۶) فرمایا جس شخص کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلودہ ہوں اُسے دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی۔

(۷) حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں کو ناگوار نہ گزرتا تو میں ان کو چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاتا۔ خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں شہید ہو جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر شہید ہو جاؤں۔ پھر زندہ کیا جائے اور پھر شہید ہو جاؤں۔

(ارشادات نبوی از بخاری شریف)

خیبر کو جاتے ہوئے ایک یہودی ملازم راعی (بکریاں چرانے والا) خدمت اقدس مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ کہ مجھے تلقین اسلام کر کے اپنے غلاموں میں داخل فرما لیجئے۔ چنانچہ حضور نے اسے کلمہ طیبہ پڑھا کر داخل اسلام کر لیا۔ پھر چرواہے نے عرض کی کہ حضور! میں بھی مجاہدین اسلام کے ساتھ جہاد میں جانا چاہتا ہوں مگر یہ بکریاں یہودی کی ہیں۔ ان کا کیا بندوبست کروں۔ حضور نے فرمایا کہ سنگریزے اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے ان بکریوں کی طرف پھینک دو کہ "اب جاؤ بکریو! اپنے مالک یہودی کے گھر پہنچ جاؤ"۔ چنانچہ بکریوں کو اس طرح گھر پہنچا کر خود میدان جہاد میں پہنچ گیا اور داد شجاعت دیتا ہوا شہید ہو گیا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب اس نومسلم مجاہد کے لاشہ کی تلاش میں گئے تو لاشے کو دیکھ کر منہ پھیر لیا اور جلدی واپس تشریف لے آئے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اپنے مجاہد غلام سے کس وجہ سے منہ پھیر لیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ میں نے کسی نفرت یا ناراضگی کی بنا پر منہ نہیں پھیرا بلکہ اس کے لاشے پر حوروں کا زبردست جھرمٹ ہے۔ ہر ایک حور یہی تمنا رکھتی ہے کہ یہ نوجوان صرف اسی کی گود میں آرام کرے۔ چنانچہ تمام حوریں اپنے بناؤ سنگار اور رعنائی کی پیشکش کر رہی ہیں۔ لیکن مجھے دیکھ کر شرمندہ سی ہو گئی ہیں اور میں انہیں دیکھ کر شرم کے

Marfat.com

مارے منہ پھیر کر واپس آگیا ہوں۔

جہاد کی ترغیب

جہاد کے راستہ میں جتنی رکاوٹیں درپیش آسکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کا اجمالی تذکرہ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں کر دیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے نزدیک جہاد کی کتنی اہمیت اور عظمت ہے اور وہ مسلمانوں سے کس قسم کی قربانی چاہتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اے رسول! مسلمانوں سے کہدے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ کے لوگ اور تمہارا مال و دولت جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ تجارتی کاروبار جس کے ماند پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے رہائشی مکانات اور کوٹھیاں جنہیں دیکھ دیکھ کر تم خوش ہوتے ہو یعنی تمہاری تمام رشتہ داریاں اور تمام دنیوی جاہ و جلال اور اموال تم کو اللہ کی راہ سے اس کے رسول کی اتباع سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو بس انتظار کرو تاکہ خدائی فیصلہ تمہارے سامنے اصلی شکل میں نمودار ہو جائے اور قانونِ قدرت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو یہ توفیق ہی نہیں دیتا کہ وہ اپنے اموال اور رشتہ داریوں سے قطع تعلق کر کے جہاد جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز ہو سکیں

آیت مندرجہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت پوری وضاحت کے ساتھ

Marfat.com

سامنے رکھ دی ہے کہ جہاد کی راہ میں اگر تمہارے ماں باپ۔ بہن، بھائی، بیوی بچے عزیز و اقارب حتیٰ کہ اپنی پیاری جان بھی کوئی رکاوٹ پیدا کریں تو سچے اور مخلص مسلمان کی شان یہی ہے کہ ان تمام رکاوٹوں کی پروا نہ کرتا ہوا پورے عزم و استقلال کے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول کی محبت اور اطاعت میں میدانِ جہاد میں کود پڑے۔ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جاں نثار صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے اپنے اعمال سے ہر جہاد میں ہر محاذ پر ایسی ایسی نظیریں قائم کر دی ہیں جن کو آج بھی اگر ہم مشعلِ راہ بنا لیں تو ہر میدان میں فائز المرام ہو سکتے ہیں۔

تمنائے شہادت

زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے اور اس زندگی کو ہر ممکن طریقے سے بچانا اور قائم رکھنا فرض ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ یعنی جب تمہارا اضطراب اس حد تک پہنچ جائے کہ جان چلے جانے کا خطرہ لاحق ہو تو صرف جان بچانے کے لئے حرام اور مردار گوشت کھا لینا بھی جائز ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ موت کی کبھی آرزو نہ کرو۔ حتیٰ کہ مصیبت کے وقت بھی تمہارے منہ سے مایوسی کے کلمات نہ نکلیں۔ کیونکہ زندگی ایک نعمت ہے اور طلبِ موت کفرانِ نعمت ہے۔ لیکن اس کے باوجود سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ یا اللہ! ہمیں شہادت کی موت عطا فرما کے الفاظ کے ساتھ تمنائے شہادت فرمائی اور فرمایا کہ جس کے دل میں تمام عمر کبھی شہادت کی آرزو پیدا نہیں ہوئی اس کا ایمان ہی نہیں۔ یعنی وہی جان جس کو ہر ممکن طریقے سے حتیٰ کہ مردار گوشت کھا کر بھی اگر یقینی زندگی کی صورت پیدا ہو سکے، بچانا فرض تھا۔ اسی جان کو جہاد فی سبیل اللہ میں جذبہ شہادت کے ماتحت قربان کر دینا تکمیلِ

ایمان کا ذریعہ بنا دیا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ موت اور شہادت میں ایک واضح فرق ہے۔ موت صرف اس فانی زندگی سے ہاتھ دھو لینے کا نام ہے اور شہادت اس فانی زندگی کو قربان کر کے ابدی زندگی حاصل کرنے کو کہتے ہیں اور اس پر قرآن کریم کے یہ الفاظ گواہ ہیں وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ○ (اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والوں کو مُردہ مت کہو وہ تو ابدی زندگی کے مالک ہو چکے ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

اس کے علاوہ موت کا ایک وقت مقرر ہو چکا ہے۔ انسان نہ اس وقت مقررہ سے پہلے مر سکتا ہے اور نہ بعد میں۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے کہ :-

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (آلِ عمران)

کوئی جان سوائے اللہ کے حکم کے نہیں مرے گی ہر ایک کا وقت مقرر ہو چکا ہے

دوسری جگہ فرمایا :-

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط (النساء)

تم جہاں کہیں ہو گے موت تم تک پہنچ جائیگی اگرچہ تم محفوظ اور بلند برجوں کے اندر بھی ہو۔

تو جب موت کا وقت مقرر ہے اور موت سے انسان کسی تدبیر سے بھی نہیں بچ سکتا تو انسان کیوں نہ میدانِ جہاد میں موتِ شہادت کی تمنا کرے۔ شہادت کی موت کی تمنا سے ہماری دنیوی زندگی کا ایک منٹ بھی تو کم نہیں ہوگا۔ ہم اس وقت ہی مریں گے جو وقت ہماری موت کا مقرر ہو چکا ہے۔ میدانِ جہاد میں بھی موت اس وقت ہی آنی ہے جب وقت مقررہ آ جاتا ہے۔ جہاد کی موت میں بھی دنیوی زندگی کا خاتمہ نہیں ہوتا اگر اس وقت ہم جہاد میں نہ ہوتے تو جہاں بھی ہوتے موت وہیں پہنچ جاتی

موت کے اس اسلامی عقیدہ نے مسلمانوں کے دلوں سے موت کا ڈر بالکل نکال دیا ہے۔ جب مسلمان کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جب تک موت کا وقت مقررہ نہ آئیگا وہ ہرگز نہیں مرے گا اور جب وقت آ ہی گیا

Marfat.com

تو موت سے بچنا کسی طرح بھی ممکن نہیں تو پھر موت سے ڈر اور خوف کیسے ہو سکتا ہے۔ جب وقت نہیں ہے تو موت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور اگر وقت آچکا ہے تو ڈرنے سے کیا فائدہ؟ ایسی موت کو خوش آمدید کہنا چاہیئے اور خوشی سے جان جان آفرین کے سپرد کرنا چاہیئے اِسی عقیدے کی بنا پر تو قرونِ اولیٰ کے مسلمان تلواروں کی جھنکاروں اور تیروں کی بوچھاڑوں میں نتائج سے بے خوف ہو کر کفار کی صفوں میں گھس جاتے تھے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالےٰ نے شہید کو جنّت کا حتمی وعدہ بھی دے رکھا ہے اور حضور علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ شہید کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور میدان حشر میں اس کو حق ہو گا کہ وہ اپنے خاندان کے ستر گنہگار افراد کو اپنے ساتھ جنّت میں لے جائے اور فرمایا کہ شہید کی رُوح پرواز نہیں کرتی جب تک کہ وہ اپنا مقام جنّت میں دیکھ نہیں لیتی۔

اور یہ تمام سعادتیں صرف عمل جہاد ہی سے حاصل ہو سکتی ہیں خدا ہر مسلمان کو توفیق دے۔ آمین

حیاۃ فی القصاص

ہمارے اکثر رہنمایانِ قوم اور دیگر فاضل مقررین جب کبھی ریڈیو پر یا مجمع عام میں موجودہ سیاسی صورتِ حالات پر لب کشائی فرماتے ہیں اور جب خصوصاً ہندوستان کی پاکستان دشمنی اور متمردانہ روش مشرقی پنجاب میں سکھوں کی درندگی اور سنگھیوں کی منظم مسلم کش پالیسی اور مسلم خواتین کی بے حرمتی اور ان پر جبری قبضہ۔ حیدر آباد پر غاصبانہ قبضہ اور مسلمانوں کی بے دریغ تباہی اور نسل کشی اور کشمیر میں مسلمانوں کا دردناک اور منظم قتل عام وغیرہ وغیرہ مسائل پر روشنی

ڈالتے ہیں تو اگرچہ سکھوں اور سیوک سنگھیوں کے مظالم اور بربریت کی داستانیں نہایت موثر انداز میں بیان کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ مسلم قوم کے غیور نوجوانوں کو جوابی طور پر کارروائی کرنے اور ان بے کس مجبور اور مقہور طبقہ، مستورات کو سکھ درندوں کی چیرہ دستیوں سے نجات دلانے کے لئے کوئی عملی صورت اختیار کرنے سے باز رکھنے کی بھی زبردست ہدایت فرماتے ہیں اور اس ذلیل کن پالیسی کو قوم مسلم کی فیاضی اور وسعتِ قلبی سے تعبیر کرتے ہیں اور اس طرح اغیار کے سامنے خلقِ "محمدی" کے غلط اور جھوٹے نقشے پیش کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ حکومت ہندوستان کی موجودہ روش اور ہندوؤں اور سکھوں کے الم نشرح عزائم بد کے پیشِ نظر ہمارے محترم رہنماؤں کا اپنی قوم کو درس فیاضی دینا اور غیور فرزندانِ اسلام کے انتقامی جذبات کو خلق محمدی اور اسوۂ صحابہ کے غلط تصورات پیش کر کے دبائے رکھنا ساری قوم کو بزدل بنا کر ذلیل کرا دینے کے مترادف ہے۔ حالانکہ دشمن کی طرف سے مظالم کی انتہا ہو چکی ہے لاکھوں فرزندانِ توحید موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔ لاکھوں خانماں برباد ہو چکے ہیں۔ نصف لاکھ کے قریب ہماری بہو بیٹیاں اِن کے غاصبانہ قبضہ میں ہیں اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ ہماری محبوب سلطنت پاکستان پر بھی ان کی للچائی ہوئی نظریں ہیں اور وہ اس موقع کی تلاش میں ہیں کہ کب مسلمانوں کو پاکستان سے بھگا کر صحرائے عرب کی طرف دھکیل دیا جائے اور سارے ملک پر رام راج کا خیالی پھریرا لہرایا جائے۔ چنانچہ محاربۂ کشمیر انہی عزائمِ بد کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

ہمارے بعض واجب الاحترام رہنماؤں نے تو یہاں تک کہ دیا ہے کہ اسلام میں انتقام لینا سرے سے جائز ہی نہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب سمجھ لیا جائے کہ دشمن متظالم پہ مظالم کرتا چلا جائے اور ہم اسے معافی کی سندیں عطا کرتے چلے جائیں۔ دشمن ہماری عزت اور ناموس کو داغدار کر دے تو ہم اس کا شکریہ

Marfat.com

ادا کر کے اپنی فیاضی اور وسعتِ قلبی کا ثبوت دیں اور پھر اپنی روش کو اسوۂ رسول اور خلقِ محمدی سے تعبیر کریں ہرگز نہیں۔ اسلام نے ایسی تعلیم ہرگز نہیں دی یہ تعلیم تو صرف عیسائیوں کے ہاں تھی کہ اگر تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری بھی اس کے آگے کر دو (اب تو عیسائی بھی اس کو ناقابلِ عمل سمجھ کر چھوڑ چکے ہیں) اسلام ایسی بزدلانہ تعلیم کا ہرگز قائل نہیں۔ اس نے تو علے الاعلان کہ دیا ہے کہ :-

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ ۔ اے سمجھدار اور غیور فرزندانِ اسلام انتقام اور بدلہ لینے ہیں ہی تمہاری زندگی کا راز مضمر ہے کیونکہ جب تک دشمن کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا مدِّ مقابل بھی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کرسکتا ہے اور اس کے مظالم اور خوں ریزیوں کا مُنہ توڑ جواب دے سکتا ہے اس وقت تک دشمن کے حوصلے پست نہیں ہو سکتے اور وہ مظالم سے باز نہیں آسکتا۔

مَیں نہایت ادب کے ساتھ ان محترم حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو جہاد کا حکم ہی اس وقت ملا جبکہ کفار کیطرف سے مظالم کی انتہا ہو چکی تھی۔ کبھی کوئی مسلمان اُونٹ چراتا ہوا گرفتار کر لیا جاتا۔ کبھی کفار کسی کے مویشی ہانک کرلے جاتے۔ کبھی کسی مسلمان کا بازو ہی کاٹ دیا جاتا۔ کسی کی ٹانگ توڑ دی جاتی۔ کسی کی آنکھ پھوڑ دی جاتی۔ کوئی مسلم بچہ آزادی کے ساتھ شہر سے باہر نہ نکل سکتا تھا غرضیکہ کفارِ قریش اور دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا اور مسلمانوں کی زندگی اجیرن ہو چکی تھی۔ لیکن مسلمان بلا اجازت مدافعت کے لئے بھی ہاتھ نہ اُٹھا سکتے تھے اور بار بار حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور کفار کی اِن چیرہ دستیوں اور جارحانہ کارروائیوں کے خلاف شکایتیں کرتے اور مقابلہ کرنے کے لئے حضور اقدس سے اجازت طلب کرتے یہاں تک کہ غیرتِ خداوندی جوش میں آئی اور حضرت جبرئیل امین یہ اجازت نامہ لے کر دربارِ محمد مصطفیٰ

Marfat.com

آحمدِ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کہ :-

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ (حج ع ١٢)

جن لوگوں پر انتہائی مظالم ہو چکے ہیں - اب اُن کو بھی جنگ کرنے کی اجازت ہے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ اُن مظلوموں کی مدد پر قادر ہے جو اپنے وطن اور گھروں سے محض اس جرم کی بنا پر نکال دیے گئے کہ اُن کا ایمان ہے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے -

مسلمانوں کو ظالم کا زور توڑنے اور ظلم کے روکنے کی یہ سب سے پہلی اجازت ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمائی اور اس کے بعد اسلام اور کفر کی پہلی ٹکر میدان بدر میں ہوئی جہاں کفار اپنی پوری تیاریوں اور زور شور سے مسلح ہو کر صف بستہ ہوئے اور اِدھر مسلمان جو اگرچہ تعداد میں صرف تین سو تیرہ اور اسلحہ کے لحاظ سے بالکل نہتے تھے - لیکن دل میں کفار کے مظالم کے خلاف جوشِ انتقام تھا اور مسلمانوں کا مکہ معظمہ سے ناحق اخراج ، بانی اسلام اور مسلمانوں کی توہین اجلّہ صحابہ اور ان کے اہل و عیال کی تذلیل کے مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے تھے -

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان میدانِ بدر میں اس بے جگری سے لڑے کہ لشکر کفار کے چھکّے چھوٹ گئے - اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے نام پر تلوار اُٹھانے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا کی نوید ربّانی نے فرشتے بھیجکر مدد کی اور مسلمانوں کو وہ فتح مبین نصیب ہوئی کہ رہتی دنیا تک اس جنگ کی داستانیں دُہرائی جائیں گی - اس جنگ میں جذبۂ انتقام اس حد تک کارفرما تھا کہ دو کمسن بچے حضرات معاذؓ اور معوذؓ بھی اس کو نہ چھپا سکے - دونوں صاحبزادے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگے - چچا جان ! ابو جہل کونسا ہے - وہ ہر وقت ہمارے نبی محترم رسولِ معظم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا اور آپ کی توہین کرتا رہتا ہے - ہم آج اس سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتے ہیں حضرت عبد الرحمن

Marfat.com

نے حیرانی اور استعجاب کے ساتھ بچوں کی طرف دیکھا اور خاموشی سے ابوجہل کی طرف اشارہ کر دیا راوی بیان کرتے ہیں کہ اشارے کا ہاتھ اٹھنے اور بچوں کے دشمن پر پل پڑنے میں سبقت کا امتیاز مشکل تھا۔ اگرچہ ناموسِ مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم پر دونوں بچے قربان ہو گئے لیکن ابوجہل کو بھی کیفرِ کردار تک پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ جہاد میں کامیابی جذبۂ انتقام پر موقوف ہے اور جذبۂ انتقام ایمان کی نشانی ہے کیونکہ اس میں زندگی کا راز مضمر ہے اللہ تعالیٰ نے واضح حکم فرمایا ہے :-

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ
(انفال)

دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر قسم کی مادی طاقت یعنی اسلحہ وغیرہ جو تم مہیا کر سکتے ہو اکٹھا کر لو تاکہ اللہ اور تمہارے مشترکہ دشمن تم سے خوف کھا کر دبے رہیں اور اس کے علاوہ (وہ بھی ڈرتے رہیں جو دشمنوں سے ساز باز رکھتے ہیں) اگرچہ تم اسوقت انہیں نہیں جانتے مگر ہم انہیں خوب جانتے ہیں۔

یہ وہ تیاری ہے جو صرف جذبۂ انتقام کے ماتحت ہی کی جا سکتی ہے جو جذبۂ جہاد پیدا کرتی ہے اور جس سے کامیاب جہاد ہو سکتا ہے۔ اس انتقام کی ممانعت میں کوئی دلیل نہیں۔ رہا دشمن سے فیاضانہ سلوک اور وسعتِ قلبی کا مظاہرہ تو میں مضمون کی طوالت کے خوف سے صرف ایک فتح مکہ ہی کی مثال پیش کر کے ختم کرتا ہوں۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب مجاہدین اسلام کا لشکر فتح و ظفر کے پھریرے فضائے آسمانی میں لہراتا ہوا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مکہ معظمہ میں داخل ہوا تو حرم مقدس میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ تمام سرداران قریش مجرم بن کر سرنگوں حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سابقہ نامۂ اعمال پر غور کر کے دل ہی دل میں اپنے لئے سزائیں تجویز کرتے رہے کیونکہ ان میں سے کسی نے بھی مسلم دشمنی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے بعض صحابہؓ کو تپتے ہوئے کوئلوں پر ننگا لٹا دیا تھا اور اس وقت اٹھایا تھا جب ان کے بدن سے تمام چربی پگھل کر کوئلوں کو سرد کر چکی تھی۔ ان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹانے والے بھی موجود تھے اور ان میں

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو چٹائی میں لپیٹ کر دھونی دینے والے بھی شامل تھے۔ انہوں نے ہی مبلغین کی جماعت میں سے بعض اجلّہ صحابہ کو نیل کے کھولتے ہوئے کڑھاؤ میں ڈال کر کباب بنا دیا تھا اور جب مسلمان مکہ کی سرزمین کو چھوڑ کر اپنے گھربار آبا و اجداد کی تمام املاک کو خیرباد کہ کر مدینہ منورہ میں پناہ لے رہے تھے تو انہوں نے وہاں بھی اُن کا تعاقب کیا غرضیکہ مکہ کے ان باشندوں نے تمام اخلاقی اور قومی قوانین کو بالائے طاق رکھ کر ایک ایک مسلمان کو ان مظالم کا تختہ مشق بنایا تھا۔ جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے کینہ ور دشمنوں اور نسلِ انسانی کے حقوق پامال کرنے والوں بے گناہوں پر ایسے مظالم کرنے والوں کے لئے قتل سے کم کوئی سزا تجویز نہ ہو سکتی تھی تا کہ وہ دوبارہ سر اُٹھانے کے قابل نہ رہ سکیں۔ موجودہ دَور کی مہذب سے مہذب حکومتیں بھی اپنے دشمنوں سے جبکہ وہ ان پر پوری طرح غالب آجاتی ہیں۔ اس سے کم کسی قسم کا سلوک بھی روا نہیں رکھتیں لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مکہ پر غالب آنے کے بعد جو سلوک ان سے کیا کائناتِ عالم میں تا قیامت اس کی مثال نہ مل سکیگی۔ حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے خانہ کعبہ کو بتوں کی نجاست سے پاک وصاف کیا اور پھر عثمان بن طلحہ کو بلایا یہ عثمان بن طلحہ خاندانی طور پر خانہ کعبہ کے چابی بردار یعنی مجاور تھے ہجرت سے پہلے ایکدن حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں بغرض طواف وعبادت تشریف لائے اور اندر جانے کی خواہش کا اظہار فرمایا تو اسی عثمان بن طلحہ نے نہایت گستاخی اور بے ادبی کے ساتھ حضور علیہ السلام کا ہاتھ جھٹک دیا۔ اور نہایت متکبرانہ انداز میں کہا کعبہ ہمارا ہے تم کون ہو جو کعبہ کے اندر جانے کا حق رکھتے ہو یہ ہماری مرضی پر موقوف ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر کسی کو داخل ہونے دیں یا نہ ہونے دیں۔ اس پر محبوب رب العالمین شفیع المذنبین جلال میں آ گئے اور فرمایا کہ انشاء اللہ بہت تھوڑی مدت بعد اس خانہ کعبہ پر پرچم اسلام لہراتا ہوگا اور تم نہایت ذلیل ہو کر شرمندگی کے ساتھ یہ

Marfat.com

چابیاں میرے حوالے کردگے اور پھر میں اپنی مرضی سے یہ چابیاں جس کو چاہونگا دے دونگا"عثمان نے مبہوت ہوکر پوچھا کیا اس کعبہ پر آپ کی اس بھوکی ننگی جماعت کا قبضہ ہوجائے گا اور سرداران قریش میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہوگا اور کیا آپ کی جماعت اس قدر زبردست ہوجائے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفارِ قریش بھی موجود ہوں گے اور ان کی جمعیت بھی کافی ہوگی مگر میرے اللہ کو یونہی منظور ہے کہ پرچم اسلامی پوری آب وتاب اور شان وشوکت کے ساتھ خانہ کعبہ پر لہرائے اور دشمنان اسلام کو ذلیل وخوار کرے کون جانتا تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ایک حقیقت بنکر تقدیر مبرم کی طرح لوح محفوظ میں کندہ ہوجائیں گے اور عین ڈھائی سال کے بعد اس کا ظہور ہوگا۔

چنانچہ عثمان بن طلحہ کو بلایا گیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اس سے چابیوں کا مطالبہ کیا تو اس کے سامنے ڈھائی سال پہلے کا وہ واقعہ اور حضور اقدس کی وہ پیش گوئی ایک زندہ حقیقت بن کر کھڑی ہوگئی۔ اس نے نیچی نظروں سے چابیوں کا گچھا حضور اقدس میں حاضر کردیا اور چپکے سے پیچھے ہٹ گیا۔ حضور نے ایک بار نظر مبارک اُٹھا کر تمام مجمع کی طرف دیکھا اور پھر چابیاں اسی عثمان بن طلحہ کے حوالے کرکے فرمایا لے جو تجھے اللہ اور اُس کا رسول دیتا ہے آج سے تم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خانہ کعبہ کے چابی بردار مقرر کئے جاتے ہو۔ چنانچہ آج تک اسی خاندان میں یہ شرف چلا آرہا ہے۔ اس احسان، کرم پروری اور بندہ نوازی پر عثمان کے پاؤں میں اخلاقی بیڑیاں پڑگئیں۔ اب وہ کہاں جاسکتا تھا۔ فوراً قدموں میں گرکر پڑھا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اس کے بعد سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے سرداران قریش کی طرف توجہ فرمائی جن میں سے ہر ایک نے اپنے اعمال کے مطابق اپنی اپنی سزا گردن زدنی سے کم نہ تجویز کررکھی تھی اور پوچھا اب بتاؤ۔ تم سے کیا سلوک کیا جائے؟ سب نے متفق ہوکر عرض کی کہ جس طرح ایک

Marfat.com

کریم بھائی اپنے دوسرے بھائی سے سلوک کرتا ہے۔ اسی سلوک کے آج ہم آپ سے متوقع ہیں۔ اس پر حضور اکرم رحمتِ مجسم تاجدارِ عرب و عجم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہادی سبل ختم الرسل احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (آج کے دن تم پر کوئی مواخذہ نہیں) جاؤ تم سب کو معاف کیا جاتا ہے۔

اللہ! اللہ! کیا فیاضی ہے اور کیا وسعتِ قلبی ہے سزا تو ایک طرف حرف ملامت بھی نہ کہا گیا۔ اشارۃً سرزنش تک بھی نہ کی۔ ان سے یہ اقرار بھی تو نہیں لیا گیا کہ آئندہ ہم نیک چلنی اختیار کریں گے۔ کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ جس نے بھی آکر معافی چاہی آپ کی وسیع رحمت کے سامنے کسی کی درخواست رد نہ ہوئی۔ آپ نے اپنے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والے وحشی کو معاف کر دیا حضرت حمزہؓ کا جگر چبانے والی ہندہ کو بھی معاف کر دیا الغرض ہر قسم کے دشمن اور ظالم سے ظالم کو اس قسم کی معافی دے کر حضور نبی کریم رؤف و رحیم رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ نظیر قائم کر دی جس کی مثال دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

یہ ہے فیاضی اور وسعتِ قلبی لیکن اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جبکہ تمام دشمن اور ظالم مغلوب ہو کر اور مجرم بن کر خدمتِ اقدس میں پیش ہوئے اور جبکہ آپ کے ایک معمولی اشارے پر ان تمام دشمنانِ اسلام کی زندگیوں کا خاتمہ آنِ واحد میں ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ نے ان تمام دشمنوں کو معاف کر کے نوعِ انسانی پر احسان و کرم کی اتنی زبردست بارش برسائی کہ تمام عالم میں اس کے اثرات سے گل و گلزار لہلہا اٹھے۔ جس کی بھینی بھینی اور مست خوشبو سے تمام مسلمان قیامت تک فیضیاب ہوتے رہیں گے لیکن جب تک کفارانِ قریش اور دشمنانِ اسلام مقابلہ میں ڈٹے رہے غلامانِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلواریں اُن کے خون کی پیاسی رہیں۔ پاکستان کے دشمن تو ہمیں چیلنج پر چیلنج دیے جا رہے ہیں

Marfat.com

مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے مہربان رہنمایان قوم اپنے نوجوانوں کے دلوں سے جذباتِ خودداری، غیرت، جذباتِ جہاد اور دشمن کے مظالم کے خلاف جذباتِ انتقام کو نکال دینے کی سعیِ ناکام میں مشغول ہیں۔ تاکہ ہمارے دشمن ہمارے جذبۂ وفاشعاری اور خیرسگالی سے متاثر ہو کر ہماری بہو بیٹیوں کو چپکے سے ہماری سرحد پر چھوڑ جائیں اور راتوں رات کشمیر سے اپنی فوجیں بلا لیں۔ حیدرآباد کی آزاد سلطنت کو بحال کر دیں۔ جونا گڈھ کی ریاست کو آزاد کر دیں اور مشرقی پنجاب کے خانماں برباد مہاجرین کو از سرِ نو اپنے اپنے گھروں میں آباد ہونے کا موقع دیں۔

این خیال است و محال است و جنوں

کتنی خوش فہمیاں ہیں اور کتنی غلط امیدیں ہیں جو ہمارے اکابرین نے دشمن سے لگا رکھی ہیں۔ حالانکہ مثل مشہور ہے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ ہمیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہیئے اور ان کی ہر چالاکی اور عیاری سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کشمیر کا مسئلہ ہو یا حیدرآباد کا۔ جونا گڈھ کا قضیہ ہو یا مشرقی پنجاب کے مہاجرین کا۔ ہمیں ہر معاملہ میں جرأت، استقلال، حوصلہ اور جذباتِ خودداری سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اللہ پر بھروسہ کر کے اپنے ملک اور قوم کی حفاظت اور نگہداشت کے لئے کربستہ ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیں اپنے نیک ارادوں میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ

سید حمید شاہ عفی عنہ

خطیب جامع مسجد۔ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب۔ لاہور

تمت بالخیر

Marfat.com

متفرق مسائلِ ضروریہ

پیدائش

جب مسلمان کے گھر کوئی بچہ لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو اسے نہلاؤ۔ کپڑے پہناؤ اور ماں کا دودھ پلانے سے پہلے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہو تاکہ دنیا میں آتے ہی بچے کو اس عہد کی یاد تازہ ہو جائے جو یومِ میثاق پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس نے دیگر ارواح کے ساتھ مِل کر الست بربکم کے جواب میں بلےٰ کہکر کیا تھا۔ پھر کسی بزرگ کے ہاتھوں کوئی میٹھی چیز بچے کے تالو میں لگوائی جائے اسے تحنیک کہتے ہیں

عقیقہ

پیدائش کے ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ اگر لڑکا ہے تو دو بکرے اور اگر لڑکی ہے تو ایک بکرا ذبح کیا جائے۔ گوشت ایک تہائی خیرات کر دیا جائے اور دو تہائی خود اور دیگر اعزا و اقربا میں بانٹ دیا جائے۔ بچے کے سر سے پیدائشی بالوں کو اُتروا کر بالوں کے ہم وزن چاندی یا سونا خیرات کرنا چاہیئے۔ سر منڈنے کے بعد سر پر زعفران مل دینا بہتر ہے۔

عقیقہ کرنا مستحب ہے ضروری نہیں کہ ساتویں ہی دن کر دیا جائے۔ جب توفیق ہو کر سکتے ہیں۔ لیکن جب بھی کریں پیدائش کے دن سے ایک دن پہلے کریں۔ یعنی اگر بچہ پیر کے دن پیدا ہوا ہے تو عقیقہ اتوار کو کر دیا جائے۔

عے غالب احادیث سے عقیقہ ساتویں دن ہی مستحب ہے۔ اس پر ائمہ کا اتفاق ہے ۱۴-اور ۲۱ وغیرہ کو امام شافعی کا مذہب ہے۔ اور ۲۱ کے بعد بھی ساقط نہیں رہتا ۱۲
(شرح سفر السعادۃ - میزان الشعرانی - شرح ترمذی وغیرہ) عبد العزیز عفا اللہ عنہ

Marfat.com

اس طرح جب بھی ہوگا ساتویں دن ہی متصور ہوگا۔ عقیقہ کا جانور۔ صحیح سالم موٹا تازہ اور تندرست ہونا چاہیئے۔ اندھا۔ لنگڑا۔ مریل جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔

نام رکھنا

عقیقہ کے ساتھ ہی نام بھی رکھنا مسنون ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچوں کے اچھے اچھے نام رکھو۔ بُرے نام رکھنے سے حضور نے منع فرمایا ہے۔ حدیث پاک میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن نام بہت پسندیدہ ہیں۔ ایک مجلس میں اپنے غلاموں سے حضور نے فرمایا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تمہارے گھروں میں ایک ایک دو دو محمد کھیلتے ہوں۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمان بچوں کے ناموں میں اپنا نام مبارک دیکھنا اور سُننا پسند فرمایا ہے کیونکہ حضور کا ارشادِ پاک ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میدانِ حشر میں مُتبرّک اور مقدّس ناموں کی بھی رعایت فرمائے گا۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ منسوب کر کے اس رعایت سے فائدہ اُٹھائیں۔ ویسے بھی اچھا نام انسانی زندگی پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔

ختنہ

سرکارِ مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ چار چیزیں انبیاء کرام کے طریقہ سے ہیں:۔

(۱) ختنہ کرانا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا

دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ مندرجۂ ذیل باتیں انسانی فطرت سے تعلق رکھتی ہیں:۔

(۱) لبیں یعنی مونچھیں پست کرانا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) استنجا کرنا (۴) ختنہ کرانا (۵) کلی کرنا (۶) مسواک کرنا (۷) ناک میں پانی ڈالکر اسے صاف کرنا (۸) ناخن لینا

Marfat.com

(۹) غسل کرتے وقت بدن کے جوڑوں کو اچھی طرح مل کر دھونا۔

(۱۰) بغل کے بال صاف کرنا۔

(۱۱) ناف سے نیچے کے بال صاف کرنا

ختنہ کی رسم کو عموماً انبیائؑ نے ادا کیا ہے۔ اس لئے اس کی بڑی اہمیت ہے۔ ویسے ڈاکٹری اصول سے بھی ختنہ کرنا بہت مفید ہے اور اس سے بے شمار بیماریوں سے انسان بچ جاتا ہے۔

ختنہ دس بارہ سال کی عمر تک ہوجانا چاہیئے کیونکہ جب بچہ بالغ اور سمجھ دار ہوجائے تو اُس کا ختنہ کرنا بے حیائی کا موجب ہے بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کے ساتھ ہی ختنہ کردیا جائے۔

نکاح

نکاح دراصل اس عقد کو کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرد کو عورت سے منافع تمتع حاصل کرنے کا شرعاً استحقاق ہوجاتا ہے۔

ایجاب و قبول - اگر مرد و عورت دونو ایجاب و قبول ماضی کے الفاظ استعمال کرکے ادا کریں تو نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ یعنی اگر عورت کہے کہ میں نے اپنے نفس کا نکاح تیرے ساتھ کردیا اور مرد کہے کہ میں نے قبول کیا یا عورت کا ولی یا وکیل کہے کہ میں نے فلاں عورت کا نکاح تیرے ساتھ کردیا اور مرد کہے کہ میں نے قبول کیا تو نکاح صحیح ہوجائیگا۔

شرائط نکاح } (۱) زوجین میں سے ہر ایک بذات خود یا ان کے وکیل ایک دوسرے کے کلام کو سن سکیں (۲) دو آزاد عاقل، بالغ مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں نکاح کے وقت بطور گواہ کے موجود ہوں۔ گواہوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ نابینا یا فاسق ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن گواہ مجنون نہ ہوں (۳) دونو گواہوں نے ملکر نکاح کے الفاظ سنے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک نے اول سُنے دوسرے نے بعد میں۔ اس طرح صرف ایک

ع ہاں سترہ نبی پیدائشی مختون تھے (توضیح الجمیل مرتبہ خاکسار) عبدالعزیز عفا اللہ عنہ ۱۳۳۸ھ

Marfat.com

گواہ رہے گا (۴) اگر لڑکی نابالغہ ہو تو اُس کے ولی کا موجود ہونا یا کم از کم اس کی اجازت ہونا ضروری ہے۔ ہاں بالغہ عورت کے نکاح کے لئے ولی کی اجازت شرط نہیں۔

مستحب طریقہ اگر لڑکی بالغ ہو تو لڑکی کے والد یا ولی کو مناسب ہے کہ اوّل اس سے اِذن طلب کرے۔ اِذن طلب کرتے وقت دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔ جب لڑکی اِذن دیدے یا خاموش رہے یا ہنس دے یا رونے لگے یا ہُوں کردے تو آکر قاضی کو اجازت نکاح دے دے اور گواہ آکر گواہی دیں کہ فلاں شخص یا عورت کی بیٹی نے اپنا نکاح پڑھانے کے لئے بعوض اِتنے روپے مہر کے فلاں شخص کے ساتھ تم کو اپنا وکیل مقرر کیا یا اختیار دیا قاضی یہ بیان سُنکر نکاح کا خطبہ شروع کرے۔ جب خطبہ پڑھ چکے تو دولہا سے کہے کہ میں نے فلاں بنتِ فلاں کا نکاح بعوض اِتنے مہر کے تمہارے ساتھ کیا۔ تم نے قبول کیا؟ دولہا جواب میں کہے میں نے قبول کیا۔ بس اِن الفاظ کے کہنے سے نکاح ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مناسب ہے کہ دعا مانگیں تاکہ زوجین میں اتفاق اور نکاح میں برکت حاصل ہو۔ نکاح ایسی جگہ ہو جہاں سب کو معلوم ہو سکے کیونکہ نکاح کا اعلان ہونا ضروری چیز ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خفیہ نکاح کی ممانعت فرمائی ہے۔

مسئلہ۔ نکاح، طلاق اور کفر کے کلمات کسی بھی حالت میں زبان سے ادا کئے جائیں تو ان کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ مثلاً ہندہ نے مذاق کے طور پر زید سے کہا کہ میں نے اپنا نفس تیرے حوالے کیا یا میں نے تیری بیوی بننا منظور کرلیا تو نکاح واقع ہوگیا یا زید نے مذاق سے یا غصہ سے یا رنج میں اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے تین طلاق دیتا ہُوں

تو اگرچہ ایسا کہنے سے یہ گنہگار ہو جائے گا بسبب تین طلاق

ایک دم دینے گے مگر طلاق تینوں ہی واقع ہوجائیں گی اور اس کے لئے غصّہ یا رنج یا اشتعال حجت یا بہانہ نہ بن سکیگا۔ اسی طرح کلماتِ کفریہ جہالت یا بے خبری کے عالم میں کہے جائیں یا عمداً اور دانستہ ہر طرح کفر عاید ہوجائیگا اس سے فوراً توبہ استغفار کر کے رجوع کرنا چاہیئے

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ (پ ع ۱۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں درج ہے

قمری مہینوں کے نام

۱ محرم الحرام	۲ صفر المظفر	۳ ربیع الاوّل
۴ ربیع الثانی	۵ جمادی الاولیٰ	۶ جمادی الآخرۃ
۷ رجب المرجب	۸ شعبان المعظم	۹ رمضان المبارک
۱۰ شوال المکرم	۱۱ ذیقعد	۱۲ ذی الحجہ

Marfat.com

اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

سَعْفَصْ قَرِشَتْ ثَخَّذْ ضَظَّغْ

س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

Marfat.com

مختلف سورتیں

سورۃ انشراح

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ
کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ اور ترا بوجھ تجھ سے اُتار دیا۔ وہ
الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
بوجھ جس نے توڑ دی پیٹھ تری اور ہم نے بلند کیا تیرے ذکر کو۔ پس تحقیق ہر تنگی کے بعد
یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰى
کشادگی ہوتی ہے۔ تحقیق مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ پس جب تو فارغ ہو تو محنت
رَبِّكَ فَارْغَبْ ع
کر اور اپنے رب کی طرف رجوع کر۔

سورۃ قدر

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚۖ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ
تحقیق ہم نے اس کو (یعنی قرآن کو) شب قدر میں نازل کیا اور کیا تو جانتا ہے کیا ہے
الْقَدْرِ ؕ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ تَنَزَّلُ
شب قدر۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور
الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ۛ
فرشتے اُترتے ہیں۔ اللہ کے حکم سے۔ ہر ایک کام پر امان اور سلامتی ہے
هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ع
یہاں تک کہ دن نکل آئے۔

Marfat.com

سورۃ فیل

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ أَلَمْ

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيْلَ ۙ

ان کے مکر کو غلطی میں نہ ڈال دیا اور ان پر چھوٹے چھوٹے جانور بھیجے۔ ان پر

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۝

پتھروں کی کنکریاں پھینکتے۔ پھر ان کو بھس کھایا ہوا کر دیا۔

سورۃ قریش

لِإِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ إِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ

اس واسطے کہ قریش کو ہلا رکھا ہلا رکھنا ان کو کوچ سے جاڑے اور گرمی کے۔ تو چاہیے

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْ أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ

بندگی کریں اس رب کی جس نے ان کو کھانا دیا بھوک میں اور امن دیا

اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

ڈریں۔

سورۃ کوثر

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ

ہم نے تجھ کو ہر چیز کی کثرت عطا فرمائی۔ پس اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی

هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

کر بے شک تری شان میں گستاخی کرنے والا ابتر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ

کہ

کتاب مستطاب!

تحفۂ رشیدیہ

یعنی

خمسۂ ضروریہ

جس میں کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے نہایت ضروری احکام و مسائل عام فہم انداز میں مختصر طور پر تحریر کئے گئے ہیں

مرتبہ و مؤلفہ

سید حمید شاہ خطیب جامع مسجد گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور

حسب فرمائش

خان عبدالرشید خان صاحب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور

و

اراکین مجلس منتظمہ مسجد کمیٹی مغربی پنجاب گورنمنٹ پریس لاہور

فیروز سنز ٹرسٹ لاہور نے

... خان پرنٹر فیروز پرنٹنگ ورکس ۳۶۵ سرکلر روڈ لاہور

سے

چھپوا کر شائع کیا

(بار اول ۲۰۰۰)

331

Marfat.com